

آفت جان

ایلاف علی

صبح سویرے سورج کی روشنی سے اس کی آنکھ کھلی۔
منمنم آنکھیں ملتے ہوئے اس نے سائڈ ٹیبل سے فون اٹھایا فون آن کرنے پر پہلا نوٹیفکیشن ہی اس کے
چہرے پر ہلکی سی مسکان لے آیا
یہ کسی کے پیج کی۔ کا نوٹیفکیشن تھا اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس نوٹیفکیشن پر کلک کیا۔ اس کے سامنے کھل
گئی
_____ہاں میں لکھتی ہوں آج بھی تیرا نام ہتھیلی پہ □
ہاں میں کہتی ہوں آج بھی تم میرے لیے انمول ہو
شعر کے ساتھ کسی لڑکی کے ہاتھ کی تصویر بھی تھی _____
اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے ہلکے سے لب ہلا کر کہا منمنم امپریسو
اور تبھی بیڈ سے اٹھ کر باتھ روم میں گھس گیا

تقریباً پندرہ منٹ کے بعد وہ فریش ہو کر باہر آیا بالوں کو تولیے سے خشک کرتے ہوئے اس نے تولیے بیڈ پر پھینک دیا

ڈریسنگ روم سے بلیک ڈریس پینٹ اور وائٹ شرٹ زیب تن کیے ہوئے وہ باہر نکلا
شیشے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے وہ عرصہ پہلے کی یادوں میں جا پہنچا

جانتے ہو شاہ میں بھی دوسروں کی طرح تمہارا نام اپنے ہاتھ پر لکھا کروں گی ٹھیک ہے نا وہ ایک معصوم سی
تقریباً تیرہ چودہ سال کی لڑکی تھی

اس خیال کہ ذہن میں آتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہو گئی

اس نے خیال کو فوری اپنے ذہن سے جھٹکا اور بلیک ٹائی باندھنے لگا

خود پر پرفیوم چھڑکتے ہوئے اس کے منہ سے بے ساختہ آواز آئی

وہ لکھتی ہو گی آج بھی اپنے ہاتھوں پہ میرا نام وہ مجھے آج بھی انمول سمجھتی ہو گی

اور مسکراتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا



فجر پڑھ کر اپنی کی ہوئی۔ کے وہ ابھی کمینٹس چیک کر ہی رہی تھی

وہ بہت غور سے اس شخص کا کمٹ ڈھونڈ رہی تھی

جو سال میں ایک دفع بس اس کی سالگرہ کے دن پر اس شخص نے کیا تھا

اف لگتا ہے اس نے میری - دیکھی ہی نہیں ہوگی

صوفے سے اٹھ کر مشل چائے بنانے کے لیے کچن میں چلی گئی

چائے بناتے ہوئے وہ خود سے باتیں کرنے لگی اسے تو یہ بھی نہیں پتا ہوگا کہ یہ - کون کرتا ہے اس نے تو

ویسے ہی سالگرہ والی - پہ کمٹ کر دیا ہوگا

اور تبھی اس کی بے دھیانی پر چائے ابل گئی آہ اب یہ بھی مجھے ہی صاف کرنا پڑے گا

تبھی اسے کسی کی بات یاد آئی "ہمارے پاس رزق میسر ہے تبھی ہم اس کی قدر نہیں کرتے کبھی ان لوگوں

کا سوچنا جو سخت سردی اور سخت گرمی میں کام کرنے کے باوجود تنگ دستی سے زندگی گزار رہے ہیں"

یہ سوچتے ہی وہ جلدی سے گری ہوئی چائے صاف کرنے لگی اور دل ہی دل میں اس اللہ سے معافی مانگنے لگی

(یا اللہ مجھے معاف کر دے بے دھیانی میں مجھ سے آپ کی دی گئی رزق ضائع ہوگئی)



عالیان شاہ اپنی گاڑی سے نکلا تو سامنے اک شاندار عمارت تھی جو کہ اس کے والد کی تھی جس کا نام (صناعۃ الشاہ) شاہ انڈسٹریز تھا یہ ایک کپڑے ڈیزائن کرنے والی کمپنی تھی جو کہ سعودی عرب کے شہر جدہ میں مواقع تھی

(عالیان شاہ ضروریز شاہ کا دوسرا بیٹا تھا جو کہ ایک کمال کا پیکر تھا اس کے علاوہ اس نے BSSC کر کے اپنے والد کی کمپنی جوائن کر لی) وہ سیدھا اپنے والد ضروریز شاہ کے آفس میں پہنچا کام کی بات کرنے کے بعد اسے اسسٹنٹ نے بتایا کہ تیس منٹ بعد ان کی ڈائریکٹرز کے ساتھ میٹنگ تھی

وہ میٹنگ کا انتظار کرتے ہوئے اپنے آفس میں آکر بیٹھ گیا اور سگریٹ پینے لگا

تقریباً تیس منٹ کے بعد سب میٹنگ روم میں جمع ہو گئے

ضروری کاغذات پہ سائن کرنے کے بعد کاروبار کو وسیع کرنے کے لیے پلاننگ کی جارہی تھی

تبھی وہاں بیٹھے ایک شخص نے پاکستان میں کمپنی کی ایک شاخ کھولنے کا مشورہ دیا

شاہ کے چہرے پر کچھ لمحوں کے لیے مسکان آئی جو کہ اس نے جلدی سے ضبط کر لی

لیکن یہ مشورہ ضروریز شاہ کو کچھ زیادہ نہ بھایا اور اس کا فیصلہ منفی میں کرتے ہوئے میٹنگ ختم کر دی گئی

سوچوں کی دنیا میں کھویا ہوا وہ آفس سے گھر آ رہا تھا ایک ہاتھ میں سگریٹ لیے دوسرے ہاتھ سے گاڑی چلا رہا تھا

سورج غروب ہونے کو تھا آہستہ آہستہ اندھیرا چاروں پہر چاہ رہا تھا
تبھی اس نے ایک سنسان جگہ گاڑی روکی اس کے سامنے ایک سامنے سورج غروب ہو رہا تھا
سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتے ہوئے وہ کچھ سوچنے لگا
تبھی اس کے موبائل کی بیل بجی جس پر کسی پیج کی۔ کا نوٹیفکیشن تھا اس کے اس پہ کلک کیا تو۔ اس کے
سامنے کھل گئی

اک تم سے کیا محبت ہو گئی

ساری دنیا سے عداوت ہو گئی

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی

اب تو آجا کہ اب تو خلوت ہو گئی

ممنعمم وہ سگریٹ کا آخری کش لیتے ہوئے سگریٹ پھینک کر گاڑی میں بیٹھ گیا اور تیز رفتار سے گاڑی

گھر کی جانب چلانے لگا



نماز فجر پڑھنے کے بعد وہ اپنی دادی کی آواز پہ گیارہ بجے اٹھی۔ جی دادی۔۔۔ مثل تم نے یونیورسٹی نہیں جانا کیا؟؟۔۔۔ آنکھیں ملتے ہوئے دادی آپ بھول گئیں کیا ابھی تو میرے پیپرز ختم ہوئے ہیں یہ کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں گھس گئی اور شاہور لینے چلی گئی

ناشتے میں ہمیشہ کی طرح اس نے صرف چائے لی تھی اور مزے سے صوفے پہ بیٹھ کر پینے لگی کہ تبھی اسکا چچا زاد بھائی زین اس کے پاس آگیا

کیا کر رہی ہو مثل؟؟ (وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی) مجھے تو لگتا تھا کہ شاید آپ کی یہ دونوں آنکھیں کام کرتی ہیں (زین منہ بناتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گیا) میرا مطلب یہ نہیں تھا میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ کیوں نا تم میں عائشہ اور عائزہ (زین کی بہنیں) ہم کہیں باہر گھومنے چلیں ویسے بھی تم فری ہو کیوں نا ہم کچھ پلان کر لیں پھر ویسے بھی رمضان شروع ہونے والا ہے کیوں نہ ہم آج رات کھانا باہر کھائیں صوفے سے اٹھتے ہوئے چلو پھر تم رات کو تیار رہنا یہ کہتے ہوئے وہ باہر چلا گیا



وہ اپنے کمرے میں آکر ٹائی دور پھینکتے ہوئے بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گیا تبھی اس کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ نکلا۔۔۔

اگلے دن صبح سب میٹنگ روم میں موجود تھے کچھ ڈائریکٹرز ضروریز شاہ کے فیصلے کے خلاف تھے جس کی بنا پر یہ میٹنگ منعقد کی گئی

ضوریز شاہ خاموشی اپنے فیصلے پر سب کی تنقیدیں سن رہے تھے

ہمارا خیال ہے ضروریز شاہ کہ پاکستان میں اپنی کمپنی کہ شاخ کھولنے سے کافی فائدہ ہوگا کیونکہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور ہماری کمپنی تقریباً وہاں کے لباس کے مطابق ہی کپڑے ڈیزائن کرتی ہے

(ضروریز شاہ) پاکستان میں کاروبار کرنے کے لیے ہمیں کافی بڑی رقم انویسٹ کرنی ہوگی اور چونکہ میں یہاں بہت مصروف ہوتا ہوں میں اس کی ذمہ داری نہیں لے سکتا

وہ جو کب سے سر نیچے کیے ہاتھوں میں پن دبائے سب کچھ سن رہا تھا اچانک اس کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی اور بلند آواز میں کہا گیا اس پروجیکٹ کی ذمہ داری لینے کے لیے میں تیار ہوں

میٹنگ روم میں کچھ لمحے خاموشی رہی جسے ضروریز شاہ نے توڑا شاہ بیٹے تم مطلب تم پاکستان جاؤ گے اس پروجیکٹ کے لیے؟؟

جی والد صاحب اگر کسی کو اعتراض نا ہو تو یہ پروجیکٹ میرے حوالے کر دیں میں اپنی پوری کوشش کروں گا

کچھ اہم باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اور شاہ کا ریکارڈ دیکھتے ہوئے یہ پروجیکٹ عالیان شاہ کے حوالے کر دیا گیا

وہ میٹنگ سے واپس آتے ہی اپنے آفس میں سگریٹ پہ سگریٹ پی رہا تھا اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ

یہ اکسائمنٹ ہے خوشی ہے یا کوئی اور احساس جو اسے پاکستان جانے کا سن کر ہوا تھا



دوپہر کو سبزی کاٹتے ہوئے اچانک اس کے ہاتھ پر چھوڑی لگ گئی آنسو کا ایک قطرہ اچانک اس کی آنکھ سے گر گیا۔ وہ سبزی میریب آیا (کام کرنے والی) کو پکراتے ہوئے

اپنے کمرے میں رات کی تیاری کرنے لگی

(زین گاڑی کا ہارن بار بار بجاتے ہوئے) چلو بھی عائرہ کتنا تیار ہونا رہ گیا ہے وہ تینو جو پچھلے دس منٹ سے اس کا انتظار کر رہے تھے اب تو رونے والے ہو گئے تھے تبھی وہ گاڑی میں آکر بیٹھ گئی اور تینوں نے شکر ادا کیا

ہوٹل پہنچ کر سب نے اپنی اپنی پسند کا آرڈر کیا اور کھانے میں مصروف ہو گئے کچھ دیر بعد سب گھر واپس آ گئے

وہ ہمیشہ کی طرح چاند کو دیکھتے ہوئے چائے پی رہی تھی اسے چاند ہمیشہ سے ہی بہت پسند تھا تبھی کچھ خیال آنے پر اس نے۔ کی

نہ رفاقتیں بدلی ہیں

نہ تم سے انداز بیاں

ہم تجھے آج بھی یاد کرتے ہیں

دن چڑھتے ہیں دن ڈھلتے ہیں

اور چاند کو دیکھتے ہوئے ایک آنسو اس کی گال کو چوم کر گر گیا



گھر آکر وہ اپنے کمرے میں بند ہو گیا اور کتنی ہی دیر بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا رہا

کچھ دیر بعد چینج کرنے کے لیے ڈریسنگ روم میں گیا اور پجامہ پہنے باہر آیا رات کو اسے شرٹ پہن کر سونا پسند نہیں تھا

فون پر ایف بی سکروٹنگ کرتے ہوئے اس نے - دیکھی _____ منہم فون بیڈ پر پھینک کر

سگریٹ ہونٹوں میں دبائے لائٹر سے جلایا اور لائٹر دور پھینک کر کھڑی کہ قریب آگیا پردہ پیچھے کرتے ہی چاند کی روشنی واضح طور پر اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی اس نے آنکھیں بند کر لیں

سگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑتے ہوئے اس نے زیر لب کہا

تذکرہم ینبغی نسیانہ

(یاد تو انھیں کرتے ہیں جنھیں بھولا جائے)

وانساک ممکن بالنسبة لی

(اور تمہیں بھولنا میرے لیے ممکن نہیں)

آنسو کا ایک قطرہ اس کی گال کو چومتے ہوئے گر گیا جس پہ اس نے طنزیہ مسکراہٹ کی

ایک ماہ پورا ہونے کو تھا پاکستان میں کاروبار کی تیاری تقریباً مکمل ہو چکی تھی

وہ اپنے کمرے میں اپنی پیننگ میں مصروف تھا تبھی اس کی والدہ دروازہ بجا کر اندر آئیں

کچھ لمحے خاموشی رہی _____ شاہ کیا تم واقعی پاکستان جانا چاہتے ہو؟؟

میں کاروبار کے سلسلے میں جا رہا ہوں امی کچھ عرصے تک واپس آ جاؤں گا

شاہ میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی بیٹا آذان (عالیان کا بڑا بھائی) بھی اس ملک میں نہیں

آپ فکر نہ کریں امی میں روز آپ کو کال کیا کروں گا یہ کہتے ہوئے شاہ نے اپنا سر اپنی ماں کی گود میں رکھ لیا

امی کیا ان سب کو میں یاد بھی ہوں گا یا نہیں؟



آج وہ عازہ اور زین کے ساتھ اس کی پھپھو کے گھر آئی تھی _____ مثل کچھ لو نا (عازہ کی پھپھو کے بیٹے

نے کہا) جی میں کھا رہی ہوں بہت شکریہ آپکا

اور کچھ دیر بعد اس کے فون کی رنگ ہوئی (جی امی ہم بس نکل ہی رہے ہیں اور یہ کہتے ہوئے اس نے فون

رکھ دیا)

وہ امی کہہ رہیں تھیں کہ دادی جان نے ہمیں بلایا ہے کچھ خاص بات کرنی ہے

یہ سن کر عازہ اور زین بھی جانے کے لیے کھڑے ہو گئے پھر ضرور آنا تم سب اور مشل کو بھی ضرور لانا
مشل کے سر پر پیار دیتے ہوئے زین کی پھپھو نے کہا
پھر سب گھر کو روانہ ہو گئے



اپنی ضروری سامان کی پیکنگ کرنے کے بعد وہ اپنی فیملی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا کہ تبھی (ضروریز شاہ نے
کہا) کیا پاکستان اطلاع کر دی گئی ہے کہ تم آرہے ہو؟
وہ جو کب سے یہی سننا چاہتا تھا خود کو قابو کرتے ہوئے بولا (کیا مطلب)

شاہانہ بیگم پانی کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے بولیں ظاہر ہے شاہ تمہارے ابو کا آبائی گھر ہے
ضروریز شاہ نے مداخلت کی اور ویسے بھی شاہ اگر تم لاہور میں ہوتے ہوئے کہیں اور رکو گے تو تمہاری دادی
کو اچھا نہیں لگے گا اور پھر میری شامت آجائے گی
جیسا آپ لوگوں کو مناسب لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں اور دل ہی دل میں شاہ خوشی سے پھولے نہیں سا رہا
تھا

تو پھر ٹھیک ہے میں آج ہی لاہور اطلاع کر دوں گا تم سب سے کے لیے کچھ تحفے تحائف ضرور لے لینا
یہ کہتے ہوئے ضروریز شاہ کھانے کی میز سے اٹھ گئے



لان سے گھر میں داخل ہوتے ہی صوفے پر دادی بیٹھیں سب کا انتظار کر رہیں تھیں

سب دادی کے پاس آکر بیٹھ گئے رسمی باتوں کے بعد دادی نے سنجیدگی سے سب کو اطلاع دی (آپ کے بڑے تایا ضوریز شاہ کا چھوٹا بیٹا عالیان شاہ کام کے سلسلے میں کل کی فلائٹ سے لاہور آرہا ہے)

وہ جو سنجیدگی سے بات سن رہی تھی یک دم اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا کچھ لمحے خود کو قابو میں لاتے ہوئے وہ بولی

وہ کتنے بچے کی فلائٹ سے آرہے ہیں دادی جان؟؟

بیٹا تمہارے تایا بتا رہے تھے کہ انشاء اللہ کل صبح نو بجے تک شاہ یہاں ہوگا

یہ سن کر سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگ گئے گھر کی صفائیاں کروائی جارہی تھیں عالیان شاہ تقریباً پانچ سال کے عرصے کے بعد پاکستان آرہا تھا



امی مجھے کیا پتا ان سب چیزوں کا آپ خود ہی ڈرائیور کے ساتھ آجائیں وہ اپنی والدہ کے ساتھ پچھلے ایک گھنٹے سے شاپنگ کرتے ہوئے اچھا خاصا بور ہو رہا تھا

شاہ اب تو تقریباً سب کی شاپنگ ہوہی گئی ہے تم غصہ نہ کرو

شاہ اپنے ہاتھ میں کچھ چیزیں پکڑتے آپ چلیں میں ان کا بل کروا کے آتا ہوں

یہ کہتے ہوئے وہ کاؤنٹر تک جا رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر کسی چمکدار چیز پر پڑی وہ ایک بہت خوبصورت پائل تھی

شاہ نے اسے پکڑ کر دیکھا اور مسکراہٹ اس کے چہرے پر رونما ہو گئی (اسے پیک کر دو) ملازم کو کہنے لگا



فجر کی نماز پڑھ کر وہ گھر کے پچھلے حصے میں موجود سویمنگ پول میں پاؤں ڈبوئے بیٹھی ہوئی تھی آج ساری رات اسے خوشی سے نیند ہی نہیں آئی تھی وہ پانچ سال بعد شاہ کو دیکھنے والی تھی

آج اس کی دعائیں قبول ہو چکی تھیں

اچانک کسی خیال کے آتے ہوئے اس نے فون پکڑا اور کچھ لکھنے لگی

دعائیں تو چند کو بھی دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتیں ہیں ان کے سامنے تمہاری چھوٹی سی یہ خواہش بہت بے معنی ہے

جب تم سجدہ کرتے ہو تو محبت کا حق ادا کرتے ہو

جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہو تو یقین کا حق ادا کرتے ہو

اور محبت کا تو یقین کے بغیر وجود ہی نہیں

جس نماز میں دعا شامل نہ ہو وہ دعا ہمیشہ ادھوری رہتی ہے تو پھر نمازیں ادھوری رکھ کر خواہشوں کے مکمل ہونے کی طلب کیسی

(ۛ)



رات کے پہر ایک ہاتھ میں سگریٹ لیے اور دوسرے ہاتھ سے وہ اپنی جیب سے پائل نکالے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

کمرے میں ہر طرف اندھیرا تھا پردے پیچھے ہونے کی وجہ سے چاند کی روشنی پائل کو جگمگا رہی تھی
کم الثمن سیکون محظوظا هذا الشعبان الذي ستكون صغيرة

(کتنی خوش قسمت ہوگی وہ شے جو تمہیں چھوٹی ہوگی)

اپنے لب پائل کو لگاتے ہوئے اس نے پائل سائیڈ ٹیبل پر اپنی گھڑی کے پاس رکھی اور خود تیار ہونے کے لیے چلا گیا

کالے رنگ کی ڈریس پینٹ کے ساتھ اس نے کالے رنگ کی شرٹ زیب تن کی ہوئی تھی
گھڑی پہنتے ہوئے اس نے ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھا وہ واقعی بہت خوبصورت تھا اس کے دونوں گالوں پہ ڈمپل پڑتا تھا اس کی آنکھیں شہد رنگ کی سی تھیں جن کو وجہ سے وہ اور بھی پرکشش لگتا تھا

پائل اپنی جیب میں ڈال کر اس نے سن گلاسز پکڑیں اور کمرے سے باہر روانہ ہو گیا

ضوریز شاہ اور ان کی بیگم شاہ کو ایئر پورٹ چھوڑنے آئے تھے

آپ لوگ کیوں آگئے میں خود ہی چلا جاتا پہلے بھی تو جاتا ہوں

شاہانہ بیگم (شاہ کی والدہ) بیٹا پہلے تم جب بھی جاتے ہو کچھ دنوں تک واپس آ جاتے ہو اب تمہیں کچھ عرصہ وہاں رکنا ہے ہم بھی وہاں آنے کی کوشش کریں گے

اپنی امی کا ہاتھ چومتے ہوئے آپ فکر نہ کریں امی میں روز آپ کو کال کیا کروں گا اور جلد آنے کی کوشش بھی کروں گا

(ضوریز شاہ) ان سے ملو شاہ بلال احمد (شاہ کا پرسنل سیکٹری) یہ بھی تمہارے ساتھ پاکستان جائے گا

یہ وہاں کیا کریں گے انہیں ادھر کا کام سمجھالنا چاہیے

شاہ تمہیں یہ کام جتنا آسان لگ رہا ہے یہ اتنا بھی آسان نہیں سب کام تمہا کیلے نہیں کر پاؤ گے کچھ لمحوں بعد شاہ اور اس کا سیکٹری سب سے مل کر پاکستان کے لیے جہاز میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے

شاہ نے آنکھیں بند کی اور مسکرا کر کہا

"کہانی میں نیا موڑ لا رہا ہوں

میں تیری خاطر لاہور آ رہا ہوں"



مثل کی بڑی بہن شائقہ بھی زین سے ملنے کے لیے گھر آچکی تھیں شائقہ کی شادی چار سال پہلے ان کی خالہ کے بیٹے شاکر سے ہوئی تھی

اور اب شائقہ کا ایک بہت پیارا دو سال کا بیٹا تھا جس کا نام سائمن تھا

سب ناشتہ کر رہے تھے تبھی دادی کا فون بجا (اسلام و علیکم دادی جان میں شاہ بات کر رہا ہوں) ارے شاہ بیٹا تم (انہوں نے حیرانی سے کہا) کب تک آرہے ہو بیٹا (دادی میں ایئرپورٹ پہ ہوں جلد ہی گھر کے لیے روانہ ہو جاؤں گا

دادی نے شاہ کو دعائیں دے کر کال کٹ کر دی

دادی نے سب کو دیکھا جو انہی کی طرف دیکھ رہے تھے

سب کی نظریں خود پر دیکھ کر انہوں نے سب کو اطلاع دی کہ شاہ تقریباً ایک گھنٹے تک یہاں پہنچ جائے گا وہ جس نے رات سے سے کچھ نہیں کھایا تھا یہ سن کر اس کی بھوک ایک دفع پھر مر گئی اور وہ پانی پینے لگی (شائقہ نے ہنسی دباتے ہوئے کہا) کیا ہوا مثل تم نے کھانا کیوں چھوڑ دیا تم ٹھیک تو ہو

میں ٹھیک ہوں آپنی بس تھوڑی عجیب سی حالت ہو رہی ہے یہ کہتے ہوئے وہ اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی یہ لڑکی بھی نا اس کو کب کیا ہو جاتا کوئی سمجھ نہیں سکتا (مثل کی امی نے کہا)

یہ سنتے ہی سب کے قہقہے بلند ہو گئے



سن گلاسز لگا کر شاہ اور بلال ایئرپورٹ سے باہر نکل آئے کمپنی کی طرف سے گاڑی پہلے ہی وہاں موجود تھی

ڈرائیور نے جلدی سے شاہ سے سامان لیا اور گاڑی کی ڈگی میں رکھنے لگا

اتنے میں شاہ سگریٹ جلا کر کش لگانے میں مصروف ہو گیا

سر آپ کی گاڑی تیار ہے ڈرائیور گاڑی کا دروازہ کھول کے شاہ کا انتظار کر رہا تھا

شاہ گاڑی میں بیٹھ گیا کچھ سگریٹ پیتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کی اور زیر لب کہا

إلى عيني انت فقط اقتقد البصر

(میری آنکھوں کو فقط تیری دید کی حسرت ہے)

شاہ گھر سے کچھ ہی دور تھا اس کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھتی ہی جا رہی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ یہ کونسا

احساس ہے جو اس کی یہ حالت کر رہا ہے

(بلال) سر آپ ٹھیک تو ہیں اے۔ سی آن ہونے کے باوجود آپ کو پسینے آرہے ہیں

ہممم ___ میں ٹھیک ہوں وہ بس آب و ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے ہو رہا ہے (جب کہ وہ جانتا تھا کہ اس کی یہ حالت کس لیے ہو رہی ہے)

کچھ ہی لمحوں بعد شاہ نے راستے میں گاڑی رکوائی باہر نکلتے ہی اس نے سگریٹ پھینکا اور پانی کی بوتل سے منہ پر چھٹے مارنے لگا اس کے دل کی دھڑکن نارمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

سر اگر آپ کہتے ہیں تو ہم پہلے ہسپتال چلے جاتے ہیں (بلال)

(اپنے بالوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے اس نے مدہم پڑتی آواز میں کہا) نہیں میں ٹھیک ہوں اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا

گاڑی اپنی منزل کی طرف ایک دفع پھر سے چلنا شروع ہو گئی

منصب شاہ (شاہ کے دادا) کی لاہور کے علاقے کیولری گراؤنڈ میں واقع ایک اعلیٰ کوٹھی تھی جہاں شاہ کے دو چچا اور ان کی فیملی رہتی تھی پانچ سال قبل ضوریز شاہ بھی اپنی فیملی کے ساتھ یہیں آباد تھے

وہ اپنوں سوچوں میں گم تھا کہ تبھی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی اس نے باہر دیکھا تو گاڑی ایک بڑے سے گیٹ کے باہر موجود تھی ڈرائیور کے ہارن دینے پر گارڈ نے فوراً سے گیٹ کھولا اور گاڑی گھر کے اندر داخل ہو گئی

شاہ اس گھر کو اچھے سے پہچانتا تھا اس کا بچن اسی گھر میں گزرا تھا اس گھر سے اسکی بہت سے یادیں وابستہ تھیں

ڈرائیور نے شاہ کے لیے دروازہ کھولا تو وہ اپنی سن گلاسز ٹھیک کرتے ہوئے گاڑی سے باہر نکل

آیا



پورے گھر میں افراتفری کا عالم تھا سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے دادی سب نوکروں کو ان کے کام کی ہدایات دے رہیں تھیں (میرب ایسا کرو تم اچھی سی چائے بنا لو شاہ بیٹا چائے کا بہت شوقین ہے) عازہ اپنے کمرے میں بیٹھی بناؤ سنگھار کر رہی تھی تبھی اس کی امی کمرے میں داخل ہوئیں

کیا کر رہی ہو عازہ

(شوخی لہجے میں اس نے کہا) کچھ خاص نہیں خود کو تھوڑا تیار کر رہی ہوں آخر وہ اتنے سالوں بعد آرہا ہے (لپسٹک کو ہونٹوں پر لگاتے ہوئے کہنے لگی) میں چاہتی ہوں اس کی نظر میرے علاوہ کسی اور کو نہ دیکھے (اس کی ماں نے فخریا مسکراہٹ کی اور اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہنے لگیں) ایک عورت جانتی ہے کہ اسے مرد کو کیسے متاثر کرنا ہے اور وہ تمہیں بخوبی پتا ہے یہ کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر چلی گئیں مثل کچن میں موجود برتن صاف کر رہی تھی کہ تبھی شائقہ سائمن کو لے کر اس کے پاس آئی

مشل میری بہن پلیز یہ سائٹ کو تیار کردو اور خود بھی چیخ کر لو کیا حالت بنائی ہوئی ہے اپنی مجھے دادی بلا رہی ہیں میں ان کی بات سننے جارہی ہوں

شائقہ سیم کو کچن کی سلیپ پر بٹھا کر چلی گئی

مشل نے فوراً سے ہاتھ صاف کیے اور سائٹ کو اٹھا کر اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی

تو سائٹ آپ کونسے کپڑے پہنو گے اس کے سامنے سارے کپڑے رکھتے ہوئے اسے کہنے لگی

وہ جو بیڈ سے نیچے اترنے کی کوشش کر رہا تھا جلدی سے بھاگنے کی تیاری کرنے لگا

ارے ارے آپ کہاں جارہے اس نے جلدی سے اسے اٹھایا اور بیڈ پر لیٹا کر اس کے کپڑے تبدیل کرنے لگی

واہ آپ تو بہت پیارے لگ رہے ہو سائٹ شیشے میں دکھاتے ہوئے کہنے لگی اس سے پہلے کہ اسے اور دیر ہوتی

وہ سائٹ کو لے کر باہر آئی تبھی عائشہ نے سائٹ کو دیکھا اور اسے لپک کر پکڑتے ہوئے اپنی گود میں اٹھا کے چل دی

میں اسے نیچے لے کر جارہی ہوں ہم دونوں کچھ کھیل لیں گے تب تک آپ بھی تیار ہو جائیں

مثل بھی اپنے کمرے میں آکر فریش ہونے چلی گئی تقریباً تھوڑی ہی دیر بعد وہ کالے رنگ کا پجامہ اور قمیص زیب تن کیے وہ بال تولیے سے خشک کرتی ہوئی باہر نکلی

تولیہ بیڈ پر رکھتے ہوئے وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال برش کرنے میں مصروف تھی تبھی گاڑی کے ہارن نے اسے چونکا دیا اسے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ شاہ کی آمد ہو چکی ہے شاہ کا سوچتے ہی اس کی دھڑکنوں نے اسکا ساتھ دینا چھوڑ دیا اس کا دل تو باہر نکلنے کو تھا



شاہ جو اپنی گاڑی سے باہر نکلے کھڑا تھا بلال نے اسے مخاطب کیا چلیں سر؟؟

ہمممم چلو اور شاہ آگے آگے چلنے لگا

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ یہ قدم کیسے بڑھا رہا ہے اسے اپنا جسم منجمد ہوتا محسوس ہو رہا تھا لان سے اندر داخل ہوتے ہوئے اس نے بلند آواز میں سلام لیا جسے سن کر سب شاہ کی طرف متوجہ ہو گئے



اس نے فوری بیڈ سے اپنا سرخ ڈوبٹہ اٹھایا اور خود کو سیٹ کرتے ہوئے نیچے جانے لگی

بہت مشکل سے وہ اپنے دل کو قابو میں لاتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر نیچے آرہی تھی



اس کی نظریں سب میں سے اسی کو تلاش کر رہی تھیں لیکن سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرایا اور جلدی سے دادی کے قریب آ کر ان کا ہاتھ چومنے لگا دادی نے فوراً ہی شاہ کو گلے سے لگا لیا ایک ہاتھ بالوں میں پھیرتے ہوئے وہ دادی سے مل کر سیدھا ہوا تبھی اس کی نظر سیڑھیوں سے آتی لڑکی پر پڑی



وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی تبھی اس کی نظر سامنے کھڑے شخص پر پڑی شاہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے فوراً نظریں چڑا لیں اور سیڑھیاں اتر کر سائمن کو گود میں اٹھانے لگی



شاہ جو بالوں میں اپنا ہاتھ لیے ساکت کھڑا تھا اس کا وقت تو تھم سا گیا دنیا سے بے خبر وہ اس لڑکی کو دیکھنے میں مگن تھا جو اس بچے کے گالوں کو اپنے لبوں سے چومنے میں مصروف تھی

تبھی دادی کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا سب کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر شرمندگی سے اس نے اپنا ہاتھ بالوں سے نکال کر فوراً اپنی پیٹ کی جیب میں ڈال دیا اور سر جھکائے دوسرے ہاتھ سے اپنے فون کو بے وجہ چلانے لگ گیا



مثل سائِم کو لیے بھاگی کچن میں آگئی سائِم کو نیچے اتارتے ہی اس نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور جلدی جلدی پانی اپنے اندر انڈیلنے لگی

(پھولتے ہوئے سانس کے ساتھ اس نے مدہم آواز میں خود سے کہا) اففففف آج تو مجھے لگا اس کی نظروں کے حصار میں مر ہی جاؤں گی

یا اللہ میرے دل کو سکون دے دیں اور اسے قابو میں رکھیں ورنہ میں تو اسے دیکھتے ہی مر جاؤں گی



شرمندگی کے باعث اپنی نظریں فون پر ہی رکھتے ہوئے وہ سب سے گفتگو میں مصروف تھا

شاہ نے بلال کا تعارف سب سے کروایا بلال بہت اچھا لڑکا تھا وہ جلد ہی سب میں گھل مل گیا تھا سب شاہ اور بلال سے باتوں میں مصروف ہو گئے

شاہ بیٹا آپ کو سفر میں کوئی پریشانی تو نہیں پیش آئی؟؟ (مثل کی امی نے شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا)

نہیں چاچی الحمد للہ سب اچھے سے ہو گیا

اتنے میں مثل کچن سے چائے اور لوازمات لیتے ہوئے لیونگ روم میں آگئی مثل سب چیزیں ٹیبل پر رکھنے میں مصروف تھی

یہ لو بیٹا جائے پی لو دادی نے چائے کا کپ شاہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا
مسکراتے ہوئے شاہ نے نرم لہجے میں جواب دیا نہیں دادی میں چائے نہیں پیتا
یہ سن کر مثل کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی (وہ جو کہتا تھا کہ اگر میں
چائے نہ پیوں تو مر جاؤں گا وہ اب چائے نہیں پیتا وہ حیرانی سے سوچنے لگی)
تبھی عازہ شاہ کے قریب صوفے پر بیٹھ گئی (کیسے ہو شاہ) اس نے شاہ پر نظریں جماتے ہوئے کہا
اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھنے کا تکلف کیے بنا شاہ اٹھ کھڑا ہوا مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے میں ابھی آتا
ہوں یہ کہتے ہوئے شاہ باہر لان کی طرف چل دیا
لبے لبے ڈنگ بھرتا وہ لان میں آگیا اس کا سامنے ہوتے ہوئے اپنی نظروں کو اس کی طرف متوجہ کرنے
سے روکنا اس کے لیے بہت مشکل تھا
گلاسز لگا کر اپنی جیب میں موجود سگریٹ جلائی اور کش لیتے ہوئے خود کو ریلیکس کرنے لگا
پچھلے کچھ لمحوں کا سوچتے ہوئے شاہ کے چہرے پر موجود ڈمپل نمایا ہوئے اور دل سے آواز آئی
راہ آسان ہو گئی ہے
جان پہچان ہو گئی ہے □
پھر پلٹ کر نگاہ نہیں آئی

تم پہ قربان ہو گئی ہے □

ہائے ___ اور سگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑنے لگا پانچ دس منٹ کے بعد خود کو ریلیکس کر کے وہ واپس لیونگ روم میں داخل ہوا



آپنی لائیں سائمن کو مجھے دیں میں اسے سلا دیتی ہوں (وہ جو کب سے کسی بہانے کی تلاش میں تھی سائمن کو نیند کی حالت میں دیکھ کر شائقہ کو کہنے لگی)

سائمن کو اپنی گود میں اٹھائے وہ اپنے کمرے میں آگئی سائمن کچھ ہی منٹوں بعد سو چکا تھا اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے وہ خود بھی اس کے ساتھ لیٹ گئی

آنکھیں بند کرنے پر اسے عجیب سا سکون محسوس ہوا وہ سکون جسے وہ کئی سالوں سے تلاش کر رہی تھی اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اسکی روح کو سکون ملا تھا آنکھیں بند کیے وہ مسکرا رہی تھی تمہاری دید پہ آنکھوں کی عمر باندھیں ہم

تمہارے نام پر یہ دھڑکن چلے اگر اجازت ہو



دوپہر کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا سب کھانے میں مصروف تھے تبھی شاہ نے سنجیدگی سے کہا

اہم قسم _____ میں یہاں رک نہیں سکتا مجھے جانا ہوگا

(سب نے حیرانی سے شاہ کی طرف دیکھا) کیوں بیٹا ہم نے تو تمہارا کمرہ بھی صاف کروا دیا ہے تم یہیں رہو گے

دادی دراصل ابھی یہاں کاروبار شروع کیا ہی ہے تو کچھ زیادہ مصروفیات ہیں اور کمپنی کا اونر ہونے کے باعث یہ معاملات مجھے خود ہی طے کرنے ہوں گے اور بلال بھی میرے ساتھ ہے اسے بھی رہنے کا مسئلہ ہوگا لیکن سر میری تو ساری فیملی یہیں گلبرگ 2 میں رہتی ہے میں نے تو پہلے ہی ضروریز صاحب سے بات کر لی تھی تبھی انہوں نے مجھے آپ کے ساتھ پاکستان بھیج دیا

تو بس پھر طے ہو گیا شاہ بیٹا آپ ادھر ہی رہو گے ہمارے ساتھ ویسے بھی ہم سب نے آپ کو بہت یاد کیا ہے آپ اب کہیں نہیں جاسکتے

ٹھیک ہے دادی جیسا آپ کہیں لیکن ابھی میری کچھ مصروفیات ہیں مجھے جانا ہوگا ایک دو دن تک آجاؤں گا سب پھر سے کھ

خاموشی سے بیٹھی وہ سب کی گفتگو سن رہی تھی اور دل ہی دل میں سوچ رہی تھی (کیا شاہ مجھے بھول گیا ہے کیا اسے میں واقعی یاد نہیں) اور بے دھیانی سے اپنی پلیٹ میں چچ پھیرنے لگی

شاہ اسکی اس حرکت کو دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا وہ کیا سوچ رہی ہوگی لیکن وہ ابھی اسکا سامنا نہیں کر پا رہا تھا



دوپہر کے کھانے کے بعد اس نے خود کو اپنے کمرے میں بند کر لیا اور اللہ سے باتیں کرنے لگ گئی
یا اللہ میری دعاؤں کا کیا ہوا میں نے تو دعائیں کی تھیں کہ وہ واپس آجائے لیکن مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ
مجھے بھول بیٹھا ہے وہ ازیت میں تھی
ہمیں لوگ نہیں ہمیں وہ امیدیں دکھ دیتیں ہیں جو ہم لوگوں سے لگاتے ہیں فون پکڑتے ہوئے وہ کچھ لکھنے
لگی

وہ تو بھول گئے ہمیں

اور ہم سے یہ بھی نہ ہوا

(ۛ)

آنسو اسکی آنکھوں سے بہتے ہوئے زمیں بوس ہو گئے



کہاں ہے یہ لڑکی وہ کب سے بیٹھا اسی کا منتظر تھا لیکن وہ اپنے کمرے سے باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہی
تھی

جب کے اس کے ساتھ بیٹھی عائرہ کی باتیں سن سن کر وہ اکتا گیا تھا

سر مجھے اجازت دیں اب میں جاؤں میری فیملی کی مجھے کالز آرہی ہیں وہ میری راہ دیکھ رہے ہیں (بلال نے شاہ کے قریب آکر کہا)

ایسا کرو پھر ہم ساتھ ہی چلتے ہیں مجھے بھی کمپنی میں کچھ کام ہے

بلال اور شاہ دونوں جانے کے لیے کھڑے ہو گئے شاہ کی نظریں ابھی بھی سیڑھیوں پر ٹکی ہوئی تھیں لیکن آج تو جیسے اس نے شاہ کو اپنی دید کے لیے ترسانا تھا

سب سے ملنے کے بعد شاہ اور بلال لان میں موجود گاڑی کی طرف چل دیے

لان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے شاہ نے مڑ کر سیڑھیوں کی طرف دیکھا لیکن وہاں کسی کو منتظر نہ پایا شاہ جانے سے پہلے اسے ایک نظر دیکھنا چاہتا تھا لیکن اسکی دید اسے میسر نہ ہوئی

گاڑی ایک دفع پھر اپنی منزل کی طرف چل دی گاڑی میں موجود شاہ فون استعمال کرتے ہوئے گاڑی چلانے میں مصروف تھا جبکہ بلال پہلے ہی اپنے گھر اتر چکا تھا (بلال کے کافی اسرار کے بعد شاہ اس کے گھر والوں سے ملنے کے لیے اس کے ساتھ چلا گیا اور کچھ ہی دیر بعد کام کا بتا کر وہاں سے نکل آیا)

ہر طرف اندھیرا چھا رہا تھا اور وہ سگریٹ پیتے ہوئے گاڑی چلانے میں مگن تھا اچانک گاڑی پنچر ہو گئی جس کے باعث اسے گاڑی قریبی مکینک کو دکھانی پڑی وہ گاڑی سے باہر نکل کر کھڑا ہو گیا

چاند اس کے سر پر جگمگا رہا تھا آسمان تاروں سے بھرا ہوا تھا وہ درخت کے ساتھ ٹیک لگائے چاند کو دیکھ رہا تھا

میں جانتا ہوں تم ناراض ہوگی یا شاید رو بھی رہی ہوگی اور شاید مجھ سے کبھی بات بھی نہ کرو لیکن میں تمہیں بھولا نہیں ہوں یہ تمہاری غلط فہمی ہے

شاہ نے آنکھیں بند کی اور اسے محسوس کیا

آنت مثل آنفاسی وبصحة جيدة شخص مایمنی آن یتنفس

(تم تو میری سانسوں کی طرح ہو اور کیا سانس لینا بھی کوئی بھولتا ہے)

آنسو کا ایک قطرہ اس کے گال کو چومتے ہوئے گر گیا

منصب شاہ کے تین بیٹے (ضوریز شاہ، فرقان شاہ، عثمان شاہ) اور ایک بیٹی (کومل شاہ) تھیں

ضوریز شاہ کے دو بیٹے ہیں (آذان، عالیان)

فرقان شاہ کی دو بیٹیاں ہیں (شائقہ

، مثل)

عثمان شاہ کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے (عائزہ "عائشہ اور زین)

کومل شاہ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے (شاہ ویز، زیان اور سارہ) ہیں



فرقان شاہ اور عثمان شاہ کے اپنے پٹرول پمپ ہیں پٹرول کی درآمدات کے سلسلے میں وہ چند روز قبل شہر سے باہر کراچی گئے تھے

دادی جان نے انھیں عالیان شاہ کے آنے کی اطلاع دے دی تھی جس کو سنتے ہی وہ اپنا کام جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کرنے لگے تاکہ جلد ہی لاہور کے لیے روانہ ہو سکیں



گاڑی ٹھیک کروا کر وہ کمپنی کے لیے روانہ ہو چکا تھا اپنے آفس میں جاتے ہی اس نے اپنے لیپ ٹاپ پہ کام کرنا شروع کر دیا تھا اسے یہ پروجیکٹ بہت امیدوں کے ساتھ دیا گیا تھا اور وہ ان سب کی امیدوں پر پورا اترنا چاہتا تھا

وہ کام میں اتنا مصروف تھا کہ اسے کھانے تک کا خیال نہ آیا اپنے سٹاف میں سے ایک لڑکی سے اس نے مزید فائلز منگوالی تھیں جنہیں پڑھ کر اسے جلد از جلد سائن کرنا تھا تاکہ کام میں مزید دیری نہ ہو



اسے پتا ہی نہیں چلا کہ سوتے سوتے اس کی آنکھ کب لگ گئی صبح اٹھی تو اسے اپنا جسم نڈھال محسوس ہوا وضو کرنے سے اس کی حالت میں تھوڑی بہتری آئی اور اس نے نماز فجر ادا کی

اس کا دل یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ شاہ اسے بھول چکا ہے صبح کے دس بج رہے تھے بھوک کا نام و نشان دور دور تک نہ تھا

سیڑھیاں اتر کر وہ کچن میں چلی گئی اور میرب سے چائے کا کہہ کر خود صوفے پہ انتظار کرنے لگی
کیا ہوا ہے تمہیں مثل اس طرح منہ بنائے کیوں بیٹھی ہو (زین نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا)

کچھ نہیں مجھے کیا ہونا ہے بس لگتا ہے نیند پوری نہیں ہوئی چائے پی کر دوبارہ سو جاؤں گی

اگر کوئی بات ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو (زین نے شرارتی انداز میں اسے کہا)

ایسی کوئی بات نہیں ہے زین اتنے میں عازرہ اپنا فون استعمال کرتے ہوئے ان کے پاس آگئی

کیا کر رہے ہو تم دونوں (اس نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا)

کچھ نہیں بس مثل مجھے تھوڑی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی تو میں اس کے پاس آکر بیٹھ گیا (زین نے وضاحت کی)

مثل ٹھیک ہو بھی کیسے سکتی آخر جس کے اتنے خواب دیکھتی تھی اس نے تو اس سے بات کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا (طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے کہتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی)

وہ جو پہلے ہی اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہ تھی عازرہ کی باتیں سن کر مزید دکھی ہو گئی

ارے مثل اس کی باتوں پر غور نہ کیا کرو تمہیں تو پتا ہے اس کے دماغ کا اوپر والا فلور خالی ہے (زین اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کرنے لگا)

زین کی بات سن کر اس نے دکھاوے کے لیے مسکرا دیا اور اٹھ کر کچن میں چلی گئی

میرب آپا کیا میری چائے بن گئی (اس نے کچن میں آتے ہی میرب سے پوچھا)

جی مثل بیٹا یہ لیس آپ کی چائے اور چائے کا مگ مثل کے ہاتھ میں تھا دیا جسے لیتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی



رات دیر تک وہ اپنے آفس میں بیٹھا کام کرتا رہا کچھ کام ختم کرنے کے بعد اس کے اپنے فون پر ٹائم دیکھا تو رات کے 11 بج رہے تھے

فلائٹ کی وجہ سے وہ پہلے ہی تھکن محسوس کر رہا تھا اور کام کرنے کے بعد وہ مزید تھک چکا تھا

اپنا لیپ ٹاپ اور اور کچھ اہم فائلز اپنے ساتھ لیتے ہوئے وہ آفس سے نکل گیا اور ایک قریبی ہوٹل میں بکنگ کروالی

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے وہ اس کمرے کا معائنہ لینے لگا

ممممم۔۔۔ یہ ہوٹل کا ایک اچھا کمرہ تھا

اپنا سامان کمرے میں رکھتے ہوئے وہ لیپ ٹاپ لیے بیڈ پر بیٹھ گیا اور کام کرتے کرتے کب وہ سو گیا اسے پتا نہ چلا



اسے چائے بھی کڑوی لگ رہی تھی فون اٹھاتے ہوئے وہ اپنا پیج دیکھنے لگی اس کی ہر - کہیں نہ کہیں شاہ کے لیے ہی کی گئیں تھیں

اس کے پاس لکھنے کے لیے کچھ بھی نہ تھا اب وہ لکھتی بھی کیا جس کے لیے وہ پہلے لکھتی تھی اس شخص کو تو مثل یاد بھی نہیں اس نے فون واپس رکھ دیا

رات ہو چکی تھی وہ چھت پر بیٹھی چاند کو دیکھ رہی تھی

مثل اب کیسی ہو تم (زین اس کے پاس آکر کہنے لگا)

ٹھیک ہوں زین مجھے کیا ہونا ہے (اس نے دھیمے لہجے میں کہا)

جیسی تمہاری شکل ہو رہی ہے کوئی بھی دیکھ کہ بتا سکتا ہے کہ تمہارے چہرے کو فیشنل کی اشد ضرورت ہے (زین کا قبضہ بلند ہوا جب کہ مثل نے اسے صرف ایک گھوری سے نوازا تھا)

تم مجھے تنگ کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہو کیا؟ میرا ابھی بالکل موڈ نہیں تم کل تنگ کر لینا ابھی جاؤ (اسے نیچے بھیجتے ہوئے کہنے لگی)

اچھا اچھا جا رہا ہوں نیک انسان کی تو اس دنیا کو قدر ہی نہیں کہتے ہوئے نیچے چلا گیا
مثل اپنا سر منفی میں ہلاتے ہوئے مسکرائی اور دوبارہ چاند دیکھنے لگی
چائے پڑی پڑی ٹھنڈی ہو چکی تھی اور اس کا اب چائے پینے کو دل نہ تھا اس نے اپنا فون پکڑا
ہوا تو کچھ بھی نہیں

بس تھوڑا سا مان ٹوٹا ہے
تھوڑے سے لوگ بچھڑے ہیں
تھوڑے سے خواب بکھرے ہیں
بس تھوڑی سی نیندیں اڑ گئیں ہیں
تھوڑی سی خوشیاں چھن گئیں ہیں
ہوا تو کچھ بھی نہیں

بس اپنا آپ گنوا یا ہے
آنکھوں کو برسناسکھایا ہے
چاہتوں کا صلہ پایا ہے

ہوا تو کچھ بھی نہیں

بس کسی اپنے نے رلایا ہے

(۔ڈ)



اس کی آنکھ صبح الارم سے کھلی آنکھیں ملتے ہوئے اس نے ٹائم دیکھا صبح کے ساتھ بج رہے تھے بیڈ سے اٹھ کر وہ آفس کے لیے تیار ہونے لگ گیا۔ آفس پہنچا تو بلال وہاں پہلے سے ہی موجود تھا سر آگئے آپ میں آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا (بلال جو کہ فائلز دیکھ رہا تھا شاہ کو دیکھتے ہی کہنے لگا) وہ دونوں کام میں مصروف ہو گئے دو دن کیسے گزر گئے کچھ پتا نہ چلا اسے کام کے دوران اس کا کئی بار خیال آتا لیکن کام کا دباؤ زیادہ ہونے کی بدولت وہ رابطہ نہ کر سکا



(شائقہ سائمن کو لیے مشل کے کمرے میں آئی) مشل ہم جارہے ہیں گھر تو تم سے ملنے آئے تھے (وہ مشل کو گلے لگانے کیلئے آگے بڑھی تو اسے اس کا جسم گرم محسوس ہوا) کیا ہوا تمہیں مشل تمہارا جسم گرم کیوں ہو رہا کیا تمہیں بخار ہو رہا دکھاؤ مجھے وہ اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے معائنہ کرنے لگ گئی

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ویسے ہی گرم ہے (اس نے مدہم آواز میں کہا)

ایسے کیسے گرم ہے تمہیں بخار ہے مثل ایسا کرو تم کچھ کھا کہ دوا لے لو

ٹھیک ہے آپی میں لے لوں گی آپ خیریت سے جائیں (وہ سائمن کا گال چومتے ہوئے کہنے لگی

اسے بھی اپنا جسم بہت نڈھال محسوس ہو رہا تھا وہ جانتی تھی کہ اسے بخار ہو رہا ہے لیکن اس نے کوئی دوائی لینے کی زہمت نہیں کی

رات ہو چکی تھی وہ سارا دن اپنے کمرے سے باہر نہ نکلی اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا لیکن اس کے دل و دماغ پہ بس ایک ہی بات سوار تھی کہ شاہ اسے بھول گیا

اس حالت میں بھی اسے شاہ کی یادوں نے گھیرا ہوا تھا

سر درد تو محض ایک نام ہے۔

کچھ باتیں دماغ کو اتنی چبھتی ہیں کہ ہم برداشت نہیں کر سکتے

(ۛ)



آفس سے تھکا ہوا وہ اپنے کمرے میں آیا اپنا کوٹ بیڈ پر پھینکتے ہوئے اپنا فون لیے وہ صوفے پہ بیٹھ گیا

اس کا بیج کھولے وہ۔ س دیکھنے لگا اپنے ماتھے پر دو انگلیاں ٹکائے وہ۔ س دیکھ رہا تھا

ابھی حال ہی میں کی جانے والی - پہ اس کی نظر پڑی

(حیران ہوتے ہوئے) کیا اااا اس کے سر میں درد ہو رہا ہے یہ کہتے ہوئے وہ پریشانی سے سیدھا ہو کہ بیٹھ گیا

اس نے فوراً بیڈ سے اپنا کوٹ اٹھایا اور سائنڈ ٹیبل سے گاڑی کی چابیاں پکڑے باہر نکل گیا

(پارکنگ تک پہنچتے ہوئے وہ خود کو کوس رہا تھا) یہ سب میری ہی غلطی ہے جب مجھے پتا تھا کہ وہ کتنی حساس

طبیعت کی ہے میں نے پھر بھی اس کے ساتھ ایسا کیا

(جب بچپن میں بھی شاہ اس سے ناراض ہوتا تھا تو اسے بخار ہو جاتا تھا وہ نہایت حساس طبیعت کی معصوم سی

لڑکی تھی ایک بات کو دل سے لگائے گھنٹہ گھنٹہ رونے والی لڑکی)

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے شاہ سگریٹ جلانے کش لگانے لگا جبکہ بائیں ہاتھ سے تیز رفتار میں گاڑی چلا رہا تھا



رات کے بارے بج رہے تھے اسے پانی کی طلب ہوئی وہ بیڈ سے اٹھی اور نیچے پانی لینے جانے لگی کمرے کا

دروازا کھولا تو باہر ہر طرف اندھیرا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیے آگے بڑھی اور کچھ ہی فاصلے پر موجود

سیڑھیاں اترنے لگی



تیز رفتار میں گاڑی چلاتے ہوئے وہ تقریباً دس منٹ میں ہی پہنچ گیا۔ گھر سے تھوڑا فاصلے پر گاڑی کھڑی کرتے ہوئے سگریٹ پھینکا اور پیدل چلتے گھر کے گیٹ تک آیا اور ہلکی آواز میں گیٹ کھٹکھٹایا (اندھیرا دیکھ کر اسے معلوم ہو چکا تھا کہ سب سو رہے ہیں لیکن اسے ہر حال میں مشل سے ملنا تھا)

آواز سنتے ہی گاڑی نے بلند آواز میں پوچھا کہ کون ہے اس وقت

اتنی ہی بلند آواز میں اسے جواب دیا گیا (عالیان شاہ) جسے سن کر گاڑی نے فوراً دروازہ کھولا ارے شاہ صاحب آپ وہ جو پہلے ہی غصے میں تھا مزید گرم ہو گیا

(مجھے کچھ کام تھا اسی لیے اس وقت آگیا کسی کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے) کہتے ہوئے شاہ لان عبور کرتے ہوئے لیونگ روم میں جانے لگا

گھر میں ہر طرف گھپ اندھیرا تھا بس سیڑھیوں سے اوپر موجود کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا جس کی لائٹ کچھ سیڑھیوں کو روشن کر رہی تھی شاہ نے آہستہ سے قدم لیونگ روم میں رکھا اور دھیمے دھیمے قدم لیے اندر کی جانب آ رہا تھا

تبھی کسی آہٹ نے اسے چونکا دیا وہ وہیں کھڑا ساکت ہو گیا غور کرنے پر اسے آہٹ سیڑھیوں سے آتی محسوس ہوئی اس نے سیڑھیوں کی جانب دیکھا تو اس لڑکی کے چہرے پر ہلکی ہلکی روشنی پڑ رہی تھی وہ سیڑھیاں اترتی نیچے ہی آ رہی تھی

شاہ کو پہچاننے میں دیر نہ لگی کہ یہ مشل ہی تھی شاہ کے چہرے کہ ڈمپل نمایاں ہو گئے



وہ جو بے دھیانی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آرہی تھی _____ کسی کے ہاتھ کی گرفت اپنی بازو پہ محسوس کرتے ہوئے چیخ مارنے ہی لگی تھی کہ اس شخص نے اسے دیوار کے ساتھ لگا لیا اور اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا (شاہ نے اپنے اور مثل کے چہرے کے درمیان دائیں ہاتھ سے لائٹر جلایا جس کے چھوٹے سے شعلے نے ہلکی سی روشنی کردی جو دونوں کے چہروں کو تھوڑا تھوڑا واضح کر رہی تھی)

وہ جو پہلے ہی ڈری سہمی تھی شاہ کے چہرے کو دیکھتے ہی اس کی سانسیں بے ترتیب ہو گئیں شاہ نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے بائیں جانب دیوار پر رکھ کر اس کا راستہ روک لیا

اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں سانسیں بے ترتیب ہو گئیں دل کی دھڑکنوں نے تیزی اختیار کر لی اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ ایک ہی وقت میں کیا کیا ہو رہا تمہیں کیا لگا تھا مثل میں تمہیں بھول گیا بھلا کوئی سانس لینا بھی بھولتا ہے (شاہ دھیمے لہجے میں کہنے لگا) اس کے الفاظ سنتے ہی وہ جو پانی پینے جارہی تھی تیزی سے سیڑھیاں واپس چڑھتی اپنے کمرے میں جانے لگی (شاہ وہیں کا وہیں ساکت کھڑا خود سے کہنے لگا) ہاں _____ ابھی تو میں نے اپنی بات بھی مکمل نہیں کی _____

(اور اس کو دیکھا جو سیڑھیاں چڑھتی جا رہی تھی) اچھا سنو یہ تو بتا دو کہ میرا کمرہ کونسا ہے (اس نے ہلکے سے آواز لگائی)

وہ جو بس کسی بھی طرح جلد از جلد کمرے میں جانا چاہتی تھی ایک لمحے کے لیے رکی اور بنا پلٹے کہنے لگی (دادی کے ساتھ والا کمرہ آپکا ہے) اور دوبارہ سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں چلی گئی

لائٹر جیب میں ڈالتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم بھرتا کمرے کی جانب جا رہا تھا۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے شرارتی انداز میں خود سے کہا

(شکر ہے کمرے کا بتا گئی ورنہ آج میں نے اس کے کمرے میں ہی سونا تھا)

دروازے کا ہینڈل گھوماتے ہوئے شاہ نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔ اچانک اس کے منہ پر فون کی روشنی پڑی اور وہ وہیں کھڑا کا کھڑا رہ گیا

زین جو اپنے کمرے میں بیٹھا فون استعمال کر رہا تھا ہینڈل کے گھومنے کی آواز سن کر اپنے فون کی ٹارچ جلائے وہ دروازے کی جانب دیکھنے لگا

ارے شاہ بھائی آپ اس وقت زین نے فوراً بیڈ سے اترتے ہوئے لائٹس جلائی آپ ادھر کیوں کھڑے ہیں اندر آجائیں شاہ کو بیڈ کی طرف اشارہ کرنے لگا

شاہ ایک بار پھر شرمندہ ہو گیا اس کا دل کیا کہ واپس چلا جائے لیکن وہ اندر آ گیا (وہ دراصل وہ میں یہاں کچھ کام سے آیا تھا) جلدی میں اسے کوئی بہانہ یاد نہ آیا

اس وقت کیسا کام (زین نے تجسس سے پوچھا)

چھوڑو اسے ___ مجھے لگا یہ میرا کمرہ ہے تو میں ادھر آگیا ایم سوری میں نے تمہیں ڈسٹرب کر دیا (شاہ نے بات کو رفع دفع کرنے کے لیے فوراً ہی کہا)

نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ___ آپ کا کمرہ دادی کے کمرے کی بائیں جانب ہے

چلیں میں آپ کو دکھا دیتا ہوں (زین شاہ کو لیے اپنے کمرے سے باہر آگیا) یہ ہے آپکا کمرہ ___ ایک کمرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے زین نے کہا

بہت شکریہ زین (شاہ نے مسکراہٹ سجائے زین کا شکریہ ادا کیا اور کمرے میں چلا گیا)

بیڈ پر بیٹھے اپنا سر ہاتھوں میں لیے کہنے لگا (پاگل لڑکی پورا تو بتا دیتی مجھے) اور مسکرانے لگا



(کمرے میں آتے ہی اس نے جلدی سے دروازہ بند کیا اور دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی) یہ سب کیا تھا اس نے حیرانی سے خود سے پوچھا ___ کیا شاہ کو میں یاد تھی اس کی دھڑکنیں نارمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں اس نے دل پہ ہاتھ رکھا اور کہا (دل سمجھل جازرا اور مسکراتے ہوئے بیڈ پہ آ لیٹی)



اپنی شرٹ اتار کر پھینکتے ہوئے وہ بیڈ پر آ لیٹا اور آنکھیں بند کر لیں تبھی اس کے دل سے آواز آئی

آنا خسرت آنا خسرت لا اعر ف آین ذہبت

میں نے کھو دیا، میں نے کھو دیا میں نہیں جانتا میں کہاں گیا)

(فنا گشتم فنا گشتم، نمی دائم کجار فتم)

اس کے لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی

سب کھانے کی میز پر بیٹھے ناشتہ شروع کرنے جا رہے تھے جب وہ چلتا چلتا کھانے کی میز تک پہنچا (شاہ بھائی کہاں ہیں) سب نے اس کی طرف حیرانی سے دیکھا (لگتا ہے یہ ابھی بھی نیند میں ہے) زین کی امی نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا _____ نہیں امی میں اٹھا ہوا ہوں یار (اس نے عاجزی سے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا) وہ کل رات شاہ بھائی غلطی سے میرے کمرے کو اپنا کمرہ سمجھتے ہوئے اندر آ گئے تھے لیکن پھر میں نے انھیں اسی کمرے میں بھیج دیا جو دادی جان نے شاہ بھائی کے لیے تیار کروایا تھا کیا مطلب شاہ ادھر ہی ہے (دادی نے حیرانی سے پوچھا) _____ جی دادی جان کل وہ لیٹ آئے تھے آپ سب سو رہے تھے تو انھوں نے آپ لوگوں کو جگانا مناسب نہیں سمجھا (وہ کھانا شروع کرتے ہوئے کہنے لگا)

تو اب وہ کہاں ہے (دادی نے تجسس سے پوچھا) ظاہر ہے دادی اپنے روم میں ہی ہوں گے۔ مطلب وہ ابھی تک سو رہا ہے اسے تو جلدی اٹھنے کی عادت ہے اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے (وہ جو اتنے سوالات سن کر اکتا گیا تھا کہنے لگا) دادی جان وہ ٹھیک ہی ہوں گے اگر نہیں یقین آ رہا تو جا کر کنفرم کر لیں



اس سے شاہ کی رات والی حرکت بھلائی ہی نہیں جا رہی تھی رات ساری وہ اسی کا سوچتے سوچتے سو گئی اور صبح اٹھتے ہی اس کو پھر سے یاد آگیا۔ اللہ اللہ شاہ بھی نارات کو تو میں بہت ڈر گئی تھی (بیڈ سے اترتے ہوئے وہ خود سے باتیں کر رہی تھی) فریش ہونے کے بعد وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی کہ اچانک اسے خیال آیا۔ کیا مطلب شاہ بھی یہیں ہوگا (وہ مکمل حیران ہوئی) ہائے اللہ جی رات والے واقعے کے بعد میں کیسے اس سے نظروں ملاؤں گی (وہ رونے کو تھی) دوپٹہ خود پہ سیٹ کرتے ہوئے وہ خود سے مخاطب ہوئی

ایسا کروں گی میں اس کی طرف دیکھوں گی ہی نہیں بلکہ میں اپنی نظریں ہی نہیں اٹھاؤں گی یہ فیصلہ کرتے ہوئے اس نے شوخ انداز سے خود کو شیشے میں دیکھا اور کمرے سے باہر نکلتے ہی اس نے اپنی نظریں جھکا لیں اور سیڑھیاں اترتی نیچے آنے لگی



دادی جو اٹھ کہ شاہ کو دیکھنے کے لیے جانے لگیں تھیں مثل کو نیچے آتا دیکھ کر واپس بیٹھ گئیں۔۔۔ ارے مثل بیٹھا اٹھ گئی تم۔۔۔ چلو ادھر ہی آرہی ہو تو ایسا کرو شاہ کو بھی اس کے کمرے سے بلا لاؤ۔۔۔ وہ جو اس کی طرف نہ دیکھنے کا عزم کر کے آئی تھی دادی کی بات سن کر اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں اس نے نظریں اٹھا کر دادی کو دیکھا۔۔۔ دادی نے مسکراہٹ کے ساتھ اسے ایک دفع پھر کہا (جاؤ بیٹا شاہ کو بھی لے آؤ ناشتے کے لیے) اور سب پھر سے کھانے میں مصروف ہو گئے

اللہ جی میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے کہتے ہوئے شاہ کے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو کوئی جواب موصول نہ ہوا اس نے ایک دفع پھر کوشش کی لیکن کوئی آواز نہ سنائی دی تو اس نے آہستہ آہستہ دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔۔۔ کمرے میں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اس نے دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود بٹنز سے لائٹس آن کی اور شاہ کو دیکھنے کے لیے واپس مڑی۔۔۔ اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور وہ باہر بھاگنے کو تھی لیکن خود کو قابو میں لاتے ہوئے اس نے پھر مڑ کر شاہ کو دیکھا جو بنا شرٹ کے بیڈ پر الٹا لیٹا ہوا تھا۔۔۔ مثل اس کے قریب گئی (شاہ اٹھ جاؤ) بمشکل حلق سے آواز نکلی تھی لیکن کوئی رسپانس نہ ملا دو تین دفع آوازیں دینے پر جب شاہ ٹس سے مس نہ ہوا تو وہ اس کے بیڈ کے قریب بیٹھ گئی اور اس کے سر کو اپنے ہاتھ کی مدد سے ہلایا (شاہ اٹھ جاؤ) ہاں شاباش ایسے ہی میرے سر میں انگلیاں پھیرو مجھے اچھا محسوس ہوگا (وہ جو سمجھ رہی تھی کہ شاہ سو رہا اس کے اچانک بولنے پر اور ایسا بولنے پر وہ حیرانی سے گر گئی اور فوراً سے ہی دور کھڑی ہو گئی)

شاہ تمہیں شرم نہیں آتی کیا اور یہ، یہ کیا ہے شاہ تمہاری شرٹ کہاں ہے تمہیں نہیں پتا کہ اس گھر میں لڑکیاں بھی موجود ہیں

شاہ نے اپنا سر اٹھایا کہ اس کی طرف آنکھیں ملتے ہوئے دیکھا اور مسکرا دیا۔ اور بیڈ سے اٹھ کر اس کی جانب چلتا آیا۔ وہ جو پہلے ہی ڈر کہہ رہی تھی مزید ڈر گئی (شاہ کیا مسئلہ ہے کیوں تنگ کر رہے ہو) وہ ڈرتے ہوئے پیچھے کو جانے لگی۔ شاہ اس کے قریب آیا وہ میں نے بس یہی کہنا تھا کہ اس کے کان کے پاس مدہم سی آواز میں کہنے لگا (باقی لڑکیوں کا تو پتہ نہیں میں اس گھر میں موجود ایک ہی لڑکی کو جانتا ہوں اور اس کے سامنے مجھے زرا بھی شرم نہیں آتی) اور اپنے ڈمپلز کو گہرا کرتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا مثل وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی (یہ ابھی ابھی میرے ساتھ کیا ہوا) وہ ادھر ہی ساکت ہو گئی (توبہ توبہ) اور باہر کو بھاگ گئی

باہر آتے ہی اس نے نظریں جھکا لیں اور چلتے ہوئے زین کے ساتھ والی کرسی پہ آ بیٹھی۔ تم نے شاہ کو بلا لیا ناشتے کے لیے مثل بیٹا (دادی نے مثل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا) جی دادی وہ کچھ دیر میں آ جاتے ہیں۔ مثل بریڈ پر جیم (Jam) لگا رہی تھی تبھی زین نے ہلکی سی آواز میں اسے مخاطب کیا (یہ تمہاری شادی کی ویڈیو بن رہی تھی کیا جو نظریں جھکائے چلتی آرہی تھی) اور مزے سے بریڈ اس کے ہاتھ سے لے کر کھانے لگ گیا (وہ جسے پہلے ہی آدھا سانس آرہا تھا اب تو جیسا وہ بھی نہیں آئے گا) مثل نے گھوری ڈالتے ہوئے اس کی طرف دیکھا جسے کسی کھاتے میں نہ لاتے ہوئے زین مزے سے بریڈ کھانے لگا

(میرا سوال ابھی بھی وہیں ہے کیا تم اپنی شادی کی پریکٹس کر رہی تھی) اور اپنی بتیسی دکھانے لگ گیا۔ اس سے پہلے زین کچھ اور کہتا اس نے اپنے ہاتھ کا مکا بنایا اور اسے مارنے ہی والی تھی کہ شاہ کی آواز سن کر سیدھی ہو کہ بیٹھ گئی (کوئی بات نہیں آرام سے سوچ کر شام کو جواب دے دینا) زین نے ایک دفع پھر اسے چھیڑا

وہ بلند آواز میں سلام لیتے ہوئے دادی کی ساتھ والی کرسی پہ جا بیٹھا (شاہ کہ بالکل ساتھ والی کرسی زین کی جب کہ اس سے اگلی کرسی مثل کی تھی)

وہ جو اپنی کرسی سے اٹھ کے جانے لگی تھی دادی کی آواز پر رکی۔ (مثل بیٹا تم کہاں جا رہی ہو) وہ دادی میں کچن سے اپنی چائے لینے جا رہی ہوں (اور کہتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئی)

شاہ جو سر جھکائے سب کچھ نوٹ کر رہا تھا کسی سوچ کہ آتے ہی مسکرانے لگا۔

وہ شاہ بھائی میں نے آپ سے پوچھنا تھا کہ رات کو آپ کو یہ کس نے بتایا کہ آپکا کمرہ دادی کے ساتھ والا ہے (زین کا سوال سنتے ہی سب شاہ کی جانب دیکھنے لگے جبکہ شاہ صاحب کہ تو رنگ ہی اڑ گئے) وہ دراصل وہ جب میں پہلے آیا تھا ناتب میں نے کسی کو کہتے سنا تھا۔ اوہ اچھا ٹھیک ہے (زین کے کہنے پر سب دوبارہ ناشتے میں مصروف ہو گئے)

کچھ ہی لمحوں بعد اسے خیال آیا۔ (اوہ میں تو ناشتے میں صرف کوئی پیتا ہوں)۔ ایم سوری بیٹا ہمیں پتا نہیں تھا میں ابھی بنوا دیتی ہوں (مثل کی امی نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا) ارے نہیں نہیں کوئی بات نہیں

میں خود ہی بنوا لیتا ہوں) اور کرسی سے اٹھ گیا۔ عازہ جو اسکا پلان سمجھ چکی تھی اک پل بھی ضائع کیے بنا بولی (شاہ تم بیٹھو میں بنا دیتی ہوں) اور اٹھنے لگی

نہیں مجھے کسی کے ہاتھ کی کوئی پسند نہیں (سنجیدہ لہجے میں کہتے ہوئے وہ کچن کی طرف چل دیا)

سنیں آپا آپ زرا میرا کمرہ صاف کر دیں گی (شاہ نے میرب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا) جی شاہ بابا ابھی کر دیتی ہوں کہتے ہوئے میرب کچن سے باہر نکل گئی

وہ جو پہلے ہی اس آفت سے بچنے کے لیے ادھر آئی تھی اب مزید پھس چکی تھی

شاہ خاموشی سے ساری اشیاء کافی میکر میں ڈالنے لگا اور اس کا ٹائم سیٹ کر کے سلیپ کے ساتھ ٹیک لگائے مثل کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا جو اپنے کپ میں چائے ڈال رہی تھی

اہم اہم زرا میری بات سننا۔۔۔ شاہ کی آواز سنتے ہی مثل اپنا کپ چھوڑے باہر کی جانب بھاگنے لگی (تم کدھر بھاگ رہی ہو میری بات تو پوری سن لو) تبھی شاہ نے اس کو بازو سے کھینچ کر اس کی جگہ پر کھڑا کیا شاہ تمہیں شرم نہیں آتی کیا (اس نے اس کی طرف دیکھے بنا مثل نے کہا)۔۔۔ جیسا کہ میں نے تمہیں کمرے میں پہلے ہی تفصیلاً بیان کر دیا تھا لیکن اگر پھر بھی تمہیں سمجھ نہیں آئی تو میں تمہیں پھر سے بتا دیتا ہوں (اپنا چہرہ اس کے بالوں کے قریب کرتے ہوئے) تمہارے سامنے مجھے زرا بھی شرم نہیں آتی بے حیا (وہ بس اتنا ہی کہہ پائی) جبکہ شاہ کا قہقہہ بلند ہو گیا

(کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے سب کو اپنی جانب مخاطب کرتے ہوئے کہا) مجھے آفس جانا ہوتا ہے تو میں ہوٹل جا رہا ہوں وہیں سے تیار ہو کر آفس چلا جاؤں گا۔ اگر آپ لوگوں کو کوئی پریشانی نہ ہو تو اپنا سامان میں ڈرائیور کے ہاتھ بھجوا دوں؟؟

ارے بیٹا کیسی باتیں کر رہے ہو یہ تمہارا ہی گھر ہے جو مرضی کرو (دادی نے اس کی بات کا جواب دیا) شاہ نے دادی سے سر پر پیار لیا اور سب کو اللہ حافظ کہتا ہوا ہوٹل کے لیے روانہ ہو گیا



آفس پہنچنے پر بلال شاہ کو اطلاع دینے لگا کہ ان کی کمپنی کی رجسٹریشن ہو گئی ہے اب وہ جلد از جلد کام شروع کر سکتے ہیں

کمپنی میں سب ہی بہت مصروف تھے اچھے سے اچھے کپڑے ڈیزائن کرنے میں۔ شاہ کو بہت کم ڈیزائن پسند آتے تھے جس کی وجہ سے کام میں دیری ہو رہی تھی

شاہ نے بلال کو بہترین فیشن ڈیزائنرز ڈھونڈنے کے کام پر لگایا تھا جسے وہ بخوبی پورا کر رہا تھا

کمپنی میں روز انٹرویو لیے جاتے تھے جو کہ بلال کی زیر نگرانی میں ہوتے تھے

شاہ کمپنی کو جلد از جلد بلند مقام پر پہنچانا چاہتا تھا جس کے لیے وہ سارے پیپرز بہت احتیاط کے ساتھ خود سائن کرتا تھا شاہ نے دس ڈیزائنرز کو پسند کیا تھا جو کہ آنے والی عید کو لیکشن میں لاؤنچ ہونے تھے

ان دنوں شاہ بہت مصروف تھا گھر بھی لیٹ پہنچتا تھا اور اتنا تھکا ہوتا تھا کہ کسی سے ملنے جلنے کا ٹائم ہی نہیں ملتا تھا



فرقان شاہ (مثل کے والد) اور عثمان شاہ (زین کے والد) ایک دن پہلے ہی کام ختم کر کے لاہور آئے تھے اتوار کا دن ہونے کی وجہ سے سب کو چھٹی تھی شاہ بھی آج آفس نہیں گیا تھا شاہ اپنے دونوں چچا سے صبح ہی مل چکا تھا

سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے تبھی دادی نے سب کو اطلاع دی (آج آپ لوگوں کی کوئل پھوپھو شاہ بیٹے سے ملنے آرہی ہیں) مثل نے تجسس سے پوچھا (کیا ان کے ساتھ شاہ ویز، زیان اور سارا بھی آرہے ہیں) ہاں بیٹا آپ کی پھوپھو اپنی پوری فیملی کے ساتھ آرہی ہیں (پھر تو بہت مزہ آنے والا ہے) زین نے مداخلت کی جبکہ مثل بھی خوش تھی

شاہ کب سے بیٹھا سب کی باتیں رہا تھا خود سے کہنے لگا (ملنے پھوپھو مجھ سے آرہیں ان سب کو اتنی خوشی کیوں ہو رہی ہے) اور سب کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا

تبھی دادی نے شاہ کو بتایا (دراصل شاہ ویز، زیان اور سارا ان بچوں کے بہت اچھے دوست ہے جب بھی وہ لوگ آتے ہیں یا یہ جاتے ہیں تو مل کر کافی مزہ کرتے ہیں)

آہاں اچھی بات ہے (شاہ بس اتنا ہی بول پایا) جبکہ مثل کی بتیسی دیکھ کر شاہ نے اسے گھوری سے نوازا جسے مثل نے کسی کھاتے میں نہ لاتے ہوئے عائشہ اور عازہ کے ساتھ تیاری کے لیے اٹھ گئی

وہ کب سے اپنے کمرے میں بیٹھالیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا تبھی باہر سے کچھ آوازیں سنائی دیں وہ سمجھ گیا کہ پھپھو محترمہ تشریف لے آئیں ہیں اپنا لیپ ٹاپ بیڈ پر رکھتے ہوئے وہ باہر چلا گیا اور عین اس کے اندازے کے مطابق وہی ہوا کومل پھوپھو اور ان کی اولاد گھر میں داخل ہو چکی تھیں وہ چلتا چلتا لیونگ روم میں آگیا

ماشاء اللہ شاہ تم تو بہت بڑے ہو گئے ہو (کومل نے اس کی طرف مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے کہا جسے سن کر شاہ ان کی جانب آگیا اور گلے ملنے لگا) کیسی ہیں آپ پھپھو _____ میں ٹھیک میرے بیٹے تم کیسے ہو (الحمد للہ دعائیں آپ کی) شاہ نے نرمی سے جواب دیا _____ شاہ ویز، زیان اور سارہ بھی شاہ سے ملنے لگ گئے (آپ کیسے ہیں بھائی) سارہ نے بہت پیار کے ساتھ شاہ سے پوچھا (میں ٹھیک ہوں اینجل آپ کیسی ہو؟ جب میں یہاں سے گیا تھا تب آپ تقریباً چھ سات سال کی تھی اور اب تو آپ ماشاء اللہ بہت بڑی ہو گئی ہو) سب صوفے پہ بیٹھے آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے

جب دادی نے آواز لگائی (ارے بچوں کہاں ہو سب تمہاری کومل پھپھو آگئی ہیں) دادی کی آواز سن کر زین اپنے کمرے سے فون استعمال کرتا ہوا باہر آیا جب کہ عائشہ عازہ اور مثل، عازہ کے کمرے سے باہر آگئیں

عائزہ بھاگی ہوئی سیڑھیاں اترتی نیچے آگئی (سب کو نیچے آتا دیکھ کر سارہ ء شاہ ویز اور زیان بھی ان کی جانب جانے لگے) شاہ ان سب کو دیکھ کر پہلے تو حیران ہوا اور پھر غور سے سب کی جانب دیکھنے لگ گیا (شاہ ویز عمر میں سب سے بڑا تھا جب کہ زیان ان ہی کا ہم عمر تھا جبکہ عائشہ اور سارہ ان سب سے چھوٹی تھیں سب آپس میں بہن بھائیوں کی طرح رہتے تھے)

عائزہ نے جلدی سے آکر شاہ ویز سے سلام لیا اور زیان کے گلے لگ گئی

کہاں تھے یار تم لوگ اتنی دیر سے کیوں آئے ہم لوگ تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے وہ سارہ سے گلے لگتے ہوئے کہنے لگی) عائزہ کی طرح زین بھی سب سے گلے ملا جس کو دیکھتے ہوئے شاہ کو اچانک ہی خیال آیا۔ اس کا مطلب ہے مثل بھی زیان سے گلے ملے گی یہ نہیں ہو سکتا (وہ فوراً ہی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا) اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا مثل زیان کے گلے لگ چکی تھی (اوائے شاہ کے اچانک بولنے پہ شاہ خود بھی حیران ہوا جس کے برعکس سب شاہ کی طرف متوجہ ہو گئے جبکہ مثل سمجھ چکی تھی کہ شاہ نے ایسے ری ایکٹ کیوں کیا مثل فوراً ہی زیان سے دور ہو گئی اور سارہ کو گلے لگا لیا) کیا ہوا بیٹا سب خیریت تو ہے دادی نے شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

وہ دادی میں کہہ رہا تھا کہ دیکھیں نا یہ سب مجھے تو بھول ہی گئے (اسنے جلدی سے بہانا بنا دیا) جس پر سب کے قہقہے بلند ہو گئے (میں زرا کچھ کام کر کے آتا ہوں ابھی وہ شرمندہ ہو کہ فوراً کمرے کی جانب چلا گیا اور

کمرے میں آتے ہی خود کو کوسنے لگ گیا یار شاہ یہ کیا حرکت تھی (اور کمرے میں چکر لگانے لگ گیا) اور یہ لڑکی میرے ہاتھ لگے اس کی تو طبیعت میں ٹھیک کروں گا



رات ہو چکی تھی سب کھانے کی میز پر موجود تھے جبکہ شاہ کے ساتھ آج مثل بیٹھی تھی اور اس سے اگلی کرسی پر زین صاحب کا راج تھا

سب اپنے کھانے میں مصروف تھے جب شاہ پانی کا گلاس منہ کو لگائے ہلکی آواز میں بولا (یہ جو تمہاری طبیعت خراب ہو رہی ہے نا یہ ابھی میں ٹھیک کرتا ہو کچھ دیر تک) نا سمجھی کہ عالم میں مثل نے انتہائی معصومیت سے کہا (لیکن میں تو بالکل ٹھیک ہوں شاہ) ارے پاگل لڑکی وہ تمہیں ڈانٹ رہا ہے (دونوں جو سمجھ رہے تھے کہ زین کھانا کھانے میں مصروف ہے اس کے اچانک بولنے پر دونوں بے حد شرمندہ ہو گئے) شاہ تم صبر نہیں کر سکتے تھے کیا (مثل نے غصے سے مگر ہلکی آواز میں شاہ کو کہا) یار مجھے کیا پتا تھا اس کے کان اتنے تیز ہیں (شاہ نے سڑ کر کہا) ویسے شاہ بھائی میں نے یہ بھی سن لیا ہے اور مجھے کافی بڑا بھی لگ گیا (وہ مزے سے بریانی کھاتے ہوئے ایک دفع پھر کہنے لگا) غلطی ہو گئی زین صاحب ہم سے اور مثل اگر تم آئندہ اس بندے کے ساتھ بیٹھی تو پھر دیکھنا زرا میں دیکھتا ہوں تم میری مثل کو کیسے میرے ساتھ نہیں بیٹھنے دیتے (زین کے الفاظ سنتے ہی شاہ کا پانی حلق میں ہی اڑ گیا) وہ جو دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی

شاہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی کہنے لگی (دونوں بس کرو گے اب اور دونوں کو گھوری ڈالی جس کو دونوں نے بالکل اگنور کیا اور کھانا کھانے لگ گئے) کچھ لمحوں بعد _____

دراصل میں سب کو ایک خوشخبری دینا چاہتی ہوں (اس عمر میں خوشخبری) زین کے کہنے پر مثل ، شاہ اور زین کا بھی قہقہہ بلند ہو گیا

کیا ہو گیا تم تینوں کو (سب ان ہی کی طرف دیکھ رہے تھے جب دادی نے تینوں سے پوچھا) کچھ نہیں دادی وہ شاہ بھائی نے مزاق کیا تھا (شاہ نے ایک نظر زین کو دیکھا اور سر نفی میں ہلاتے ہوئے ہنسنے لگا) کوئل نے ایک دفع پھر اپنی بات شروع کی _____

جی تو وہ میں کہہ رہی تھی کہ شاہ ویز کی شادی کی ڈیٹ فلکسڈ ہو گئیں ہیں انشاء اللہ عید کے ایک ہفتے بعد شاہ ویز کی شادی کی رسومات شروع ہو جائیں گی (سب انتہائی خوش تھے اور شاہ ویز کو مبارک باد دینے لگے) اور دادی میں چاہتی تھی کہ بچے بھی دو تین ہفتے کے لیے اسلام آباد آجائیں شاپنگ میں میری کچھ مدد بھی کر دیں گے اور اپنی شاپنگ بھی کر لیں گے (یہ سن کر چاروں کی بتیسی نکل آئی) بھلا مجھے کیا اعتراض ہوگا کوئل ان بچوں سے پوچھ لو _____

بھلا ہمیں کیا اعتراض ہوگا (مثل نے فوراً سے جواب دیا)

مثل اب تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا (زین نے مثل کے پاس آکر کہا) مثل کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ زین کی بات کا مطلب کیا ہے _____

اس نے جیسے ہی اپنی دائیں جانب بیٹھے شخص کو دیکھا تو وہ پہلے ہی انتہائی سنجیدگی سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا (اب تم زرا مجھ سے ملو مثل) کہتا ہوا شاہ سیدھا ہو کہ بیٹھ گیا جبکہ مثل کا سانس وہیں کا وہیں اٹک گیا۔



رات کو مثل، زین اور شاہ چھت پر موجود تھے۔ محترمہ ادھر دیکھیں میری جانب (شاہ نے مثل کو کہا جو پچھلے پانچ منٹ سے دونوں کو اگنور کر رہی تھی) ہاں دیکھو ہم دونوں کی طرف (زین نے مداخلت کی) مثل آہستہ سے دونوں کی جانب مڑی (جی تو محترمہ آپ نے کس خوشی میں زیان کو گلے لگایا اور جانے کے لیے ہامی بھر لی شاہ نے پوچھا) ہاں بتاؤ کس خوشی میں اسے گلے لگایا اور ہامی بھری زین نے پھر مداخلت کی (وہ تو میرے بھائی جیسا ہے اور ہم ہر سال جاتے ہیں اس لیے میں نے بھی جانے کا کہہ دیا مثل نے ہلکی آواز میں جواب دیا)

(مثل دو تین ہفتے کم نہیں ہوتے یا تم کیسے جاسکتی ہو شاہ نے کہا اور زین کی باری کا انتظار کرنے لگا ہاں یار تم کیسے جاسکتی ہو زین نے اپنا فرض پورا کیا) دونوں محلے کی آئیوں کی طرح دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے مثل کی کلاس لے رہے تھے۔

دیکھو مثل اگر تم گئی تو میں اسلام آباد آکر تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا یقین کرو میرا شاہ نے سنجیدگی سے کہا

ہاں میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا زین نے فخریہ انداز میں کہا جس پر شاہ نے بغور اسے دیکھا اور کہنے لگا (یہ تم نہیں کہہ سکتے یہ بس میں کہہ سکتا ہوں مثل کو میرے علاوہ کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا) _____

تم دونوں بس کرو گے اب (اس کے ضبط کی اب انتہا ہو گئی تھی) ہٹو میرے راستے سے شاہ کو پیچھے کرتے ہوئے وہ سیڑھیاں اترتی نیچے چلی گئی _____

زین اور شاہ چھت پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے (یار کیا میں نے کچھ غلط کہا تھا) شاہ نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے زین سے سوال کیا

نہیں میرے بھائی تمہارا ایک ایک لفظ ٹھیک تھا (زین نے انتہائی سنجیدگی سے کہا) اور دونوں آسمان دیکھنے لگے



آج رات عازرہ، عائشہ، سارہ اور مثل ایک ہی کمرے میں سونے والے تھے _____

میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نا ہم پرسوں ہی اسلام آباد آجائیں کیوں کہ پھر رمضان شروع ہو جائے گا (عازرہ نے سوچتے ہوئے کہا)

ایسا کرتے ہیں ہم ایک ہفتہ اسلام آباد میں رہ لیں گے (مثل نے آئیڈیا دیا اور سوچنے لگی ویسے بھی شاہ نے دو تین ہفتے رہنے سے منع کیا تھا) ہاں یہ ٹھیک ہے رمضان سے پہلے واپس بھی آجائیں گے (عازرہ نے جواب دیا) بس پھر ٹھیک ہے ہم کل ہی اپنی پیکنگ شروع کر دیں گے چاروں لڑکیاں بہت خوش تھیں _____

صبح نو بجے کی فلائٹ سے کوئل پھپھو اور ان کی اولاد اسلام آباد کے لیے روانہ ہو چکے تھے _____

جبکہ شاہ بھی صبح آٹھ بجے آفس پہنچ چکا تھا اور کام میں مصروف ہو گیا۔۔۔ بلال ایسا کرو جلد از جلد کوئی موڈل اریج کرو ہمیں عید سے پہلے اپنی کولیکشن بھی لاؤنچ کرنی ہے (شاہ دھرا دھرا انگلیاں لیپ ٹاپ پر چلاتے ہوئے بلال سے کہنے لگا) جی سر میں جلد از جلد کوئی انتظام کرتا ہوں (کہتے ہوئے بلال شاہ کے آفس سے باہر نکل آیا)

سارا دن شاہ بہت سے کاموں میں مصروف تھا ان کی کولیکشن تقریباً تیار تھی بس کسی موڈل کا انتظام کرنا باقی رہ گیا تھا۔۔۔

وہ آفس سے تھکا ہوا گھر آیا تو سب کھانا کھانے میں مصروف تھے (آجاؤ بیٹا کھانا کھا لو عثمان شاہ نے شاہ سے کہا)

بہت شکریہ چچا میں کچھ تھکا ہوا ہوں آرام کرنا چاہتا ہوں اور مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا



تینوں لڑکیاں ساری پیکنگ کر چکی تھیں اور صبح اسلام آباد جانے کا انتظار کر رہیں تھیں۔۔۔

وہ اپنے بیڈ پر لیٹی کچھ سوچ رہی تھی (کیا شاہ کو بتا دوں کہ ہم جا رہے ہیں۔۔۔ نہیں نہیں شاہ شاید منع کر دے اور میرا سارا پلان برباد ہو جائے ایسا کروں گی میں اسے ادھر جا کر بتا دوں گی یہ ہی سوچتے سوچتے وہ سو گئی)

صبح آٹھ بجے وہ آفس پہنچ چکا تھا فیکٹری کا راؤنڈ لگانے کے بعد وہ اپنے آفس میں آگیا تب ہی بلال شاہ کو کچھ دکھانے لگا (یہ دیکھیں سر یہ کچھ ماڈلز ہیں جو میں نے سلیکٹ کی ہیں آپ ان میں سے کوئی فائنل کر دیں اور دونوں تصویریں دیکھنے لگے



وہ سب اپنا سامان گاڑی میں رکھوا چکے تھے۔۔۔ چلو بھی زین کیا کر رہے ہو ہم لیٹ ہو جائیں گے (عائزہ نے زین کو آواز لگائی جو دادی کا فون پکڑے کچھ ڈھونڈ رہا تھا کہنے لگا آگیا بس آگیا اور فوراً ہی دادی سے ملتے ہوئے آگیا)

صبر نہیں ہوتا کیا تم لوگوں سے (سب کو کہتے ہوئے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا عائزہ فرنٹ سیٹ پر زین کے ساتھ بیٹھ گئی جبکہ مثل اور عائشہ پیچھے بیٹھ گئیں



ٹھیک ہے بلال پھر اس موڈل کے اسسٹنٹ سے رابطہ کرو اور جلد از جلد اسے اپوائنٹ کرو شاہ اور بلال میٹنگ کے لیے جارہے تھے تبھی شاہ کے موبائل کی رنگ بجی شاہ نے موبائل آن کر کے دیکھا تو واٹس ایپ پہ میسج آیا تھا جس پہ زین کی ڈی پی لگی ہوئی تھی۔۔۔ چلتے چلتے وہ میسج سین کرنے لگا

دیکھو تم میرے بھائی ہو اس لیے میں تمہیں بتا دیتا ہوں کیا یاد کرو گے مثل اسلام آباد کے لیے نکل چکی ہے اور ہم اب راستے میں ہیں) ساتھ میں ایک تصویر سینڈ کی گئی تھی جو کہ سب کے ساتھ زین کی سیلفی تھی

میج دیکھتے ہی شاہ کا چہرہ لال ہو گیا (پاگل لڑکی میں نے تمہیں منع کیا تھا نا اب دیکھنا کیا ہوتا شاہ خود کلامی کرنے لگا) سوری سر آپ نے کچھ کہا میں نے سنا نہیں بلال نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا

شاہ گلاسز لگاتے ہوئے

(معصومیت سے کہنے لگا اب کیا کہنا ہے میں نے یار)

سر موڈل کے اسٹنٹ سے رابطہ ہو گیا ہے اور ہم نے اپنے کانٹریکٹ پیپرز بھی انہیں بھیجے ہیں جیسے ہی وہ سائن کر دیں ہم کام شروع کر سکتے ہیں (بلال شاہ کے آفس میں آتے ہی بتانے لگا)

آہاں یہ تو بہت اچھی بات ہے جلد از جلد اب ہمیں شوٹ کروانا ہوگا (شاہ پیپرز سائن کرنے میں مصروف تھا جب اس نے بلال کو ہدایت دی)

گھر آتے ہی وہ بنا کھانا کھائے اپنے کمرے میں چلا آیا کوٹ بیڈ پہ پھینکتے ہوئے وہ فریش ہونے چلا گیا کچھ ہی لمحوں بعد وہ فریش ہو کہ باہر نکلا اور اپنا فون پکڑ کر بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا

یہ دسویں تصویر تھی جو زین نے شاہ کو سینڈ کی تھی جس میں سب کسی جگہ پہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے

آہ مثل تمہیں منع کیا تھا نا کیوں چلی گئی تم (تصویر کو زوم کرتے ہوئے شاہ خود سے کلام کرنے لگا)

(هذه المسافات حالیه)

یہ دوریاں فلحال ہیں)

ہینڈ فری کانوں میں لگاتے ہوئے وہ گانے سننے لگا

دل میرا دیکھو

نہ میری حیثیت دیکھو

تیرے بن ایک دن جیسے

سو سال ہے



وہ رات کو اپنی پھوپھو کے گھر پہنچے تھے رات زیادہ ہونے کی وجہ سے اور سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے سب جلدی ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

(وہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ لیٹی شاہ کا سوچنے لگی) میرے پاس تو شاہ کا نمبر بھی نہیں تو میں کیسے اسے بتاؤں گی وہ تو غصہ ہو جائے گا (وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب عازہ اس کے کمرے میں آئی)

کیا کر رہی ہو مثل؟؟ عازہ نے بیٹھتے ہوئے مثل سے کہا_____ کچھ نہیں بس سونے لگی تھی (مثل بھی اٹھ کہ بیٹھ گئی) چلو یار نیچے چلو ہم سب شادی کی باتیں کر رہے ہیں تم بھی آجاؤ (عازہ مثل کو اپنے ساتھ لیتی نیچے آگئی)

ہاں تو میں سوچ رہا تھا کہ ہم کل ہی کہیں باہر گھومنے چلتے ہیں اور ساتھ میں شاپنگ بھی کر لیں گے کیا خیال ہے

(زیان نے سب کو اپنا آئیڈیا بتاتے ہوئے پوچھا)_____ بہت زبردست آئیڈیا ہے (عازہ نے جواب دیا) ہم ایسا کریں گے ایک ہی رنگ کے کپڑے بنوائیں گے کیا خیال ہے (عازہ نے پیشکش کی) ہاں کیوں نہیں لیکن اگر شاہ بھائی بھی ہمارے ساتھ ہوتے تو بہت اچھا ہو جاتا (زین نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا) کہہ تو ٹھیک رہے ہو لیکن وہ اپنے آفس میں بہت مصروف ہو گا ایسا کرتے ہیں ہم شاہ کی بھی شاپنگ خود ہی کر لیں گے (شاہ ویز نے بات ہی ختم کی) سب بہت خوش تھے_____

زیان تم بھول تو نہیں گئے کہ ہم نے ڈانس بھی کرنا تھا شاہ ویز بھائی کی شادی پہ (عازہ نے کچھ یاد آنے پر زیان سے کہا) ہاں ہاں مجھے یاد ہے تم فکر نہ کرو اور بس ہم ہی نہیں سب ڈانس کریں گے (زیان نے جواب دیا)

پر مجھے تو ڈانس نہیں آتا (مثل جو کب سے سب کی باتیں سن رہی تھی ڈانس کا سن کر فوراً بولی) ارے تمہیں بھی ہم سکھا دیں گے (عائزہ نے سب کی طرف سے جواب دیا جس پر مثل خاموش ہو گئی) صبح ناشتے کہ بعد ہی سب آؤٹنگ کے لیے روانہ ہو گئے سب نے مل کر تصویریں لی اور ایک دوسرے کی شاپنگ میں مدد کرنے لگے



وہ ابھی میٹنگ سے واپس آرہا تھا جب ساتھ چلتے بلال نے اسے اطلاع دی (سر ہمارے کانٹریکٹ پیپرز سائن ہو چکے ہیں ہمارے پاس یہی ہفتہ ہے شوٹنگ کے لیے پھر اس ماڈل کی کہیں اور شوٹنگ ہے) ڈیس گریٹ ایسا کرو پھر کل ہی شوٹنگ پلان کر لو کیونکہ ہمیں سب کپڑوں کے شوٹ میں کچھ دن لگیں گے اور ہمارے پاس ٹائم بہت کم ہے (شاہ کہتے ہوئے اپنے آفس میں آگیا) اپنی کرسی پہ بیٹھ کہ اس نے گہرا سانس لیا۔۔۔ تبھی اس کے فون پر میسج نوٹیفکیشن آیا جسے کھولتے ہی اس کا چہرہ لال ہو گیا میسج زین کا تھا جس میں سب کی تصویر تھی جبکہ زین نے عائزہ اور مثل کے کندھے پہ ہاتھ رکھا ہوا تھا اور سب مسکرا رہے تھے تصویر دیکھتے ہی شاہ کو اپنا سانس کم ہوتا محسوس ہوا (اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بندی کو ہاتھ لگانے کی) وہ اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے کہنے لگا

فون ملاتے ہی فوراً اس نے بلال کو اپنے آفس میں بلایا (جی سر آپ نے بلایا تھا) وہ اندر آتے ہوئے شاہ سے پوچھنے لگا

تمہارے پاس ایک گھنٹہ ہے ایک ہفتے کی پیکنگ کر لو اور ساری ٹیم کو بتا دو کہ شوٹ اسلام آباد میں ہو گا اور تم اور میں ابھی نکل رہے ہیں (شاہ نے نہایت سنجیدگی سے کہا)

لیکن سر یہ تو ہمارے بجٹ سے اوپر ہو جائے گا (بلال نے کچھ سوچتے ہوئے کہا) اس کا ایکسٹرا جتنا بجٹ ہو گا وہ میں اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے ادا کروں گا (نہایت ہی سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑھا اور چند لمحوں کے لیے رکا) تمہارے پاس ایک گھنٹہ ہے گاڑی میرے گھر کے باہر ہونی چاہیے (بلال کو آرڈر دیتے ہوئے وہ باہر نکل گیا جبکہ بلال پیچھے سے آوازیں لگاتا رہا) سر اتنی جلدی کیسے ہو گا سب میری بات تو سنیں۔۔۔ اب پتا نہیں سر کو کیا ہو گیا



وہ آفس سے صبح ہی گھر آ گیا تو دادی حیران ہو گئیں (شاہ بیٹا خیریت ہے آپ اتنی جلدی آگئے آج) دادی وہ میں اسلام آباد جا رہا ہوں ہماری کمپنی کی شوٹنگ ادھر ہونی ہے اس لیے جلدی آگیا پیکنگ کرنے کے لیے بس ابھی روانہ ہو جاؤں گا۔۔۔

بیٹا ایسا کرنا پھر تم اپنی پھوپھو کے گھر ہی رکنا (دادی اسے جلدی جلدی کپڑے بیگ میں رکھتے دیکھ کر کہنے لگیں) جی دادی میں سوچتا ہوں اس بارے میں۔۔۔ شاہ دادی سے کہتا ہوا فون ملانے لگا (ہاں بلال کہاں ہو تم جلدی آؤ میں انتظار کر رہا ہوں) اور فون بند کر دیا۔۔۔

تقریباً پانچ ہی منٹ کے بعد بلال آچکا تھا اندر آتے ہوئے بلال دادی سے سلام دعا کرنے لگا اتنے میں ہی شاہ اپنے کمرے سے آگیا چلو بلال _____ اور دادی سے ملتے ہوئے دونوں گاڑی کی طرف آگئے شاہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا اور دائیں ہاتھ سے سگریٹ پیتے ہوئے بائیں ہاتھ سے تیز رفتار میں گاڑی چلانے لگا _____



صبح سے شاپنگ کرتے ہوئے وہ سب تھک چکے تھے گھر آتے ہی سب اپنی اپنی شاپنگ پھوپھو اور ان کے شوہر کو دکھانے لگے _____

یہ دیکھیں پھوپھو آپ کو کیسے لگے ہمارے کپڑے عائشہ اپنی شاپنگ دیکھاتے ہوئے پوچھنے لگی بہت اچھے کپڑے ہیں سب کہہ اور یہ کیا تم لوگوں نے شاہ کے لیے بھی پجامہ کرتا لے لیا کیا کبھی اس نے پہنا بھی ہے یہ (پھوپھو نے تجسس سے پوچھا جس کا جواب زین نے دیا) شاہ بھائی تو جب سے آئیں ہیں ہم نے انہیں شلوار قمیض پہنے نہیں دیکھا پتا نہیں انہیں یہ پسند آتا بھی ہے کہ نہیں _____ دیکھنا شاہ ضرور یہ پہنے گا میں خود اسے کہوں گی (عائزہ نے پھر ٹانگ اڑائی) جس پر سب ہسنے لگے جبکہ مثل کو اندر ہی اندر غصہ آیا تھا کچھ ہی لمحوں بعد اچانک مثل کو کھانسی آنا شروع ہو گئی جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی _____ مثل کیا ہو گیا تمہیں یہ لو پانی پیو زیان نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا جسے پی کر اس کی طبیعت تھوڑی سنبھلی _____ کیا ہو گیا تھا تمہیں مثل بیٹا کو مل پھوپھو نے فکر مندی سے مثل

سے پوچھا۔۔۔ پتا نہیں پھوپھو اچانک ہی دم گھٹنے لگا تھا اب ٹھیک ہوں میں آپ فکر نہ کریں (مثل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جبکہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اسے کیا ہو گیا تھا)



شاہ کی گاڑی تیزی سے راستہ عبور کرتی جارہی تھی وہ بائیں ہاتھ سے گاڑی کسی ایکسپرٹ کی طرح چلا رہا تھا۔۔۔

سر آپ لیفٹی ہیں کیا (بلال نے تجسس سے پوچھا) ہمممم (جواب مختصر تھا) دائیں ہاتھ سے وہ مسلسل سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

سر یہ دیکھیں زرا بلال نے اپنا فون شاہ کی جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔ بلال آج جتنا کچھ میں نے دیکھ لیا ہے اتنا ہی کافی ہے

شاہ کے زہن میں ابھی بھی وہی تصویر گھوم رہی تھی (غصے میں اس نے گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھا دی



شاپنگ کر کے وہ کافی تھک چکی تھی اسے پتا ہی نہیں چلا کہ دوپہر کو کب اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔

شاہ۔۔۔ اچانک اس کی آنکھ کھلی وہ پسینے سے شرابور تھی اس کا سانس پھول رہا تھا اس نے بہت بڑا خواب دیکھا تھا۔۔۔

یا اللہ یہ کیسا خواب تھا (مثل مکمل طور پہ ڈر چکی تھی) شاہ کو تصور میں لاتے ہوئے وہ آیت الکرسی پڑھنے لگی اور ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کرنے لگی

یا اللہ شاہ کی حفاظت کرنا

تبھی کسی خیال کے آنے پر اس نے فون اٹھایا اور لکھنے لگی

اس کی حفاظت عزیز ہے مجھے اسے تصور میں لا کر آیت الکرسی پڑھنا پسند ہے مجھے

(۔ڈ)

ٹائم دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ عصر کی آذان ہو چکی ہے وہ جلدی سے اپنے بیڈ سے اٹھی اور وضو کرنے کے لیے واشروم میں چلی گئی



گاڑی تیز رفتار سے موٹر وے پر چل رہی تھی

سر آپ یہ دیکھیں تو سہی بلال نے ایک دفع پھر شاہ کا دھیان اپنی جانب کیا تھا

بلال کے بار بار بلانے پر شاہ نے اپنی گلاسز اتار کر اس کی جانب پلٹ کر دیکھا

بلال کے بار بار بلانے پر شاہ نے اپنی گلاسز اتار کر اس کی جانب پلٹ کر دیکھا

بلال کے فون کی جانب جھکتے ہوئے شاہ تصویریں دیکھنے لگا بس اتنا ہی کرنے کی دیر تھی کہ شاہ کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا شاہ نے اپنا ایک ہاتھ سر پہ رکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا بلال نے فوراً چلایا۔ (سر سامنے ٹرک ہے)

گاڑی کی رفتار اتنی تیز تھی کہ اگر بریک لگائی بھی جاتی تو بھی کوئی فائدہ نہ تھا نا سمجھی کے عالم میں شاہ نے فوری طور پر بریک لگاتے ہوئے گاڑی کا سٹیرنگ گھما دیا جس سے گاڑی ایک شدید جھٹکے کے ساتھ دور جا رہی

جھٹکا اتنا شدید تھا کہ شاہ کا سر گاڑی کے سٹیرنگ سے جا لگا اور اس کے منہ سے درد ناک آہ نکلی۔

(سر آپ ٹھیک تو ہیں) بلال فوراً شاہ پر جھکتے ہوئے فکر مندی سے کہنے لگا اور فوراً گاڑی سے نکلتے ہوئے شاہ کی جانب کا دروازہ کھولے اسے باہر نکالنے لگا (سر باہر آجائیں آپ) بلال نے شاہ کو فوراً گاڑی سے نکالا شاہ ابھی بھی اپنے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے گاڑی سے باہر نکلا (یہ ٹرک ہمارے سامنے کیسے آگیا) شاہ نے نا سمجھی کے عالم میں پوچھا

سر گاڑی کی سپیڈ بہت تیز تھی پتا ہی نہیں چلا کہ کب ٹرک سامنے آگیا۔ سر آپ ٹھیک تو ہیں آئیں ہم ہسپتال چلتے ہیں (بلال نے شاہ کے ماتھے سے خون بہتا دیکھا تو فکر مندی سے پوچھنے لگا)

بلال مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا اس حادثے سے پہلے ہی میری آنکھوں کے آگے اندھیرا آگیا تھا (شاہ ابھی بھی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں پکڑے کھڑا تھا)

سر لگتا ہے آپ کا بی بی بہت ہائی ہو گیا تھا تبھی آپ کا چہرہ بھی لال ہے اور آنکھوں کے آگے اندھیرا بھی آگیا تھا (بلال نے کچھ سمجھتے ہوئے جواب دیا)

لیکن بلال میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میں نے بریک کیسے لگائی اور کیسے گاڑی موڑی (شاہ پانی پیتے ہوئے سوچنے کے انداز میں کہنے لگا)

سر لگتا ہے ہمیں اللہ نے بچا لیا کیوں کہ اگر آپ وقت پہ گاڑی نہ موڑتے تو آج شاید ہم زندہ نہ ہوتے (بلال نے پریشانی کہ عالم میں بات کی)

بے شک ___ چلو بلال چلتے ہیں اب ہمیں پہلے ہی دیر ہو رہی (شاہ ٹشو سے اپنا زخم صاف کرتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھنے لگا)

سر آپ گاڑی نہیں چلائیں گے اب میں چلاؤں گا اللہ نہ کرے اگر پھر آپ کا بی بی ہائی ہو گیا تو ___ اور بلال شاہ کو پکڑتے ہوئے فرنٹ سیٹ پر بیٹھانے لگا اور خود فوراً ہی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ___



عصر کی نماز کے بعد وہ بھی سب کے ساتھ لان میں بیٹھی چائے پی رہی سب اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے جبکہ مثل اپنے ہی خیالوں میں مگن چائے پی رہی تھی اچانک ایک آنسو کے قطرے نے اس کی گال کو چھوا جسے محسوس کرتے ہوئے مثل کو ایک دفع پھر شاہ کا خیال آیا ___

مثل کے ساتھ بیٹھے زین نے مثل کو روتے دیکھا تو حیرانی سے پوچھنے لگا (کیا ہوا مثل تم رو کیوں رہی ہو)

نہیں نہیں میں رو نہیں رہی وہ تو بس ویسے ہی اور فوراً ہی اپنا منہ صاف کرنے لگ گئی۔ بس ویسی ہی زرا دل عجیب سا ہو رہا ہے دم گھٹ رہا ہے اللہ کرے سب خیر ہی ہو (مثل نے فکر مندی سے کہا) سب ٹھیک ہوگا انشاء اللہ تم فکر نہیں کرو زین نے اس کی جانب متوجہ ہو کہ کہا جس کہ جواب میں مثل ہلکا سا مسکرا دی۔

تو پھر ہم شادی سے کچھ دن پہلے ہی آجائیں گے تاکہ ڈانس پریکٹس کر سکیں (عائزہ نے زیان کو آئیڈیا تجویز کیا)

یہ ہوئی نابات بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ تم لوگ جاؤں ہی ناب ایک مہینہ تو رہ گیا ہے (زیان نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے سب سے کہا)

ڈانس کرنا کیا ضروری ہے مجھے تو بالکل ڈانس نہیں آتا بہت مشکل ہو جائے گا میرے لیے (مثل نے اپنی پریشانی سب کو بتائی)

ہم لوگ کونسا ایکسپرٹ ہیں مثل تم فکر نہ کرو ہم تمہیں اپنے ساتھ ڈانس کروا ہی لیں گے (زیان نے مثل کی ناک چھیڑتے ہوئے کہا)

اگر کسی نے میری شادی پہ ڈانس نہیں کیا تو میں اس کی بارات بھی نہیں آنے دوں گا یاد رکھنا تم لوگ (شاہ ویز نے مزاحیہ انداز میں سب سے کہا جس پر سب کے قہقہے بلند ہو گئے)

70

شاہ بھائی واقعی آپ یہاں آرہے ہیں اور پھر پھوپھو کے گھر کا راستہ شاہ کو بتانے لگا جس کے لیے شاہ نے اسے فون کیا تھا _____

فون بند ہوتے ہی زین فوراً گھر میں واپس آیا اور مشل کے کمرے میں داخل ہو گیا زین کا سانس پھولا ہوا تھا _____

مشل تمہیں پتا ہے شاہ اسلام آباد آگیا ہے اور اب وہ ادھر ہی آرہا ہے مجھے ابھی شاہ بھائی کی کال آئی تھی (زین تیزی سے بولتا ہوا مشل کو اطلاع دینے لگا) وہ جو اپنے بیڈ پر سکون سے بیٹھی تھی زین کی خبر سنتے ہی جیسے اسے کرنٹ لگ گیا (کیا کہہ رہے ہو زین شاہ واقعی ادھر آرہا ہے) مشل حیرانی سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

ہاں یار یہی تو بتا رہا ہوں وہ بس آنے ہی والا ہے میں نے سب سے پہلے یہ خبر تمہیں دی ہے ابھی کسی کو بھی نہیں پتا (زین نے مشل کو یقین دلاتے ہوئے کہا)

زین شاہ تو مجھے چھوڑے گا نہیں اس نے کہا تھا کہ اگر میں اسلام آباد گئی تو وہ میری ہڈیاں توڑ دے گا _____ مشل کی معصومیت بھری باتیں سن کر زین کا قبضہ بلند ہو گیا (یہی تو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ تمہارا کیا حال کرے گا) مشل کو مزید چھیڑتے ہوئے وہ قبضہ لگائے کمرے سے باہر چلا گیا _____

مشل خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے کہنے لگی (شاہ تو مجھے مارے گا نہیں مجھے پتا ہے وہ مجھے درد نہیں دے سکتا اور مسکراتے ہوئے نیچے چلی گئی)

شاہ کے آنے کی خبر زین سب کو دے چکا تھا سب بے حد خوش تھے سب باہر لان کی چیئرز پہ بیٹھے شاہ کا ہی انتظار کر رہے تھے۔

اچانک گیٹ پہ کسی گاڑی کا ہارن بجا سب سمجھ چکے تھے شاہ آگیا ہے جبکہ مثل تو خوشی سے جھوم رہی تھی شاہ گھر میں داخل ہوا اور شاہ کے پیچھے ہی بلال بھی اندر آگیا سب کھڑے ہو کر دونوں سے ملنے لگے لیکن جب سب کی نظر شاہ کے زخم پر پڑی تو سب فکر مند ہو گئے جبکہ کوئل پھوپھو فوراً شاہ کے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگی یہ کیا ہو گیا شاہ بیٹا۔ کچھ نہیں پھوپھو بس چھوٹا سا آکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور ساری تفصیل سب کو بتانے لگا جسے سن کر سب بہت پریشان ہوئے جبکہ مثل کی تو دھڑکنیں رکنے کو تھیں اسے یہ سب تصور کرتے ہوئے بھی درد محسوس ہو رہا تھا۔

مثل شاہ سے ملنے کے لیے آگے آنے ہی والی تھی لیکن شاہ نے اسے نظر انداز کر کے زیان کو گلے لگا لیا اور اتنی زور سے گلے لگایا کہ زیان کا سانس رکنے کو تھا گلے مل کر سیدھا ہوتے ہی زیان نے کہا (شاہ بھائی لگتا ہے آپ جم جاتے رہے ہیں) شاہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ابھی تو تمہیں نہیں پتا میں کہاں کہاں جاتا رہا ہوں اور بات مزاق میں لیتے ہوئے ہنس دیا اور سب سے ملنے لگا۔

سب چائے پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے جب شاہ بلال کا تعارف سب سے کروانے لگا (تم فکر نہیں کرو بیٹا یہ تم لوگوں کا ہی گھر ہے اور تم دونوں یہیں رکو گے کہیں اور جانے کا سوچنا بھی نہ) وہ جو پہلے ہی یہی چاہتا تھا کوئل پھوپھو کی پیشکش کو قبول کرتے ہوئے مسکرانے لگا۔

وہ دراصل میں تو یہاں کام کے سلسلے میں آیا ہوں ہمارے کمپنی کی موڈل کی شوٹنگ اسلام آباد ہی ہونی ہے میں نے تو کہا تھا کہ لاہور میں ہی کر لیں لیکن ٹیم کا کہنا تھا کہ اسلام آباد بہتر رہے گا (شاہ نے جلدی سے بہانا بنایا جسے سن کر بلال حیرانی سے شاہ کی طرف دیکھا اور ہلکی آواز میں پوچھا) سر یہ کیا تھا۔۔۔ تم چپ کر کے بیٹھے رہو آواز نہ نکلے تمہاری (شاہ اسے دھمکانے کے انداز میں بولا جسے سن کر بلال سیدھا ہو کہ بیٹھ گیا)

مشل جو کب سے شاہ کی جانب دیکھ رہی تھی کہ وہ بھی اس کی طرف دیکھے لیکن شاہ کو تو جیسے وہ سامنے بیٹھی نظر ہی نہیں آرہی تھی (شاہ دیکھو تو سہی) مثل عاجزی سے خود سے کہنے لگی۔۔۔

رات ہو چکی تھی سب کھانا کھا کر اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے شاہ بھی کافی پکڑے اپنے کمرے کی جانب آرہا تھا جب زین نے اس کا راستہ روکا جس پر حیرانی سے شاہ نے اپنی آئی برو اٹھائیں شاہ بھائی آپ کو پتا ہے دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اگر ایک کسی تکلیف میں ہو تو پہلے ہی دوسرے کو احساس ہو جاتا ہے (کیا فضولیت ہے زین تم مجھے اس وقت محبت کے فلسفے بتانے آئے ہو) شاہ نے اکتا کر کہا

شاہ بھائی آپ کی بندی کو بھی پہلے ہی احساس ہو گیا تھا تبھی وہ رو رہی تھی۔۔۔ وہ جو بے دھیانی سے زین کی باتیں سن رہا تھا مثل کا سنتے ہی حیرانی سے پوچھنے لگا (کیا ہوا تھا اسے کیوں رو رہی تھی وہ) پتا نہیں شاہ بھائی کہہ رہی تھی کہ اس کا دم گھٹ رہا ہے لیکن جیسا کہ میں آپ کو پتا ہے میں بہت زہین ہوں مجھے آپ کو دیکھتے ہی پتا چل گیا تھا کہ اس کے رونے کی کیا وجہ ہے۔۔۔

شاہ نے زین کو گھوری سے نوازا اور کسی خیال کے آتے ہی زین سے پوچھنے لگا (زیان اور مثل والی تصویر تم نے مجھے جان بوجھ کر سینڈ کی تھی ناکہ میں ادھر آجاؤں) شاہ کا سوال سنتے ہی جیسے زین کے طوطے اڑ گئے اور وہ نیند کا بہانا لگاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بھاگ دیا۔

مثل اپنے کمرے میں چکر لگائے سوچ رہی تھی (یا اللہ جی میں کیسے اسے مناؤں کیا میں اس کے پاس جاؤں اس وقت) کچھ سوچتے ہوئے وہ شاہ کے کمرے کی جانب جانے لگی سب سوچکے تھے لیکن کوئی تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی شاہ کے دروازے کے پاس پہنچی اور دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔ شاہ نے لیپ ٹاپ استعمال کرتے ہوئے نا سمجھی کے عالم میں اندر آنے کا کہہ دیا۔

مثل آہستہ آہستہ چلتی بیڈ پر اس کے پاؤں کے قریب جا بیٹھی (شاہ کیا تم مجھ سے ناراض ہو) مثل کی بات کو مکمل انور کر دیا گیا (شاہ ایم سوری نا ااااا میری بات تو سنو تم تو میری طرف دیکھ بھی نہیں رہے) ایک دفع پھر کوئی جواب موصول نا ہوا تو۔

اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے مثل اپنا ہاتھ اس کے پاؤں پر رکھنے لگی اس سے پہلے کہ مثل ہاتھ رکھتی شاہ کی گرج دار آواز آئی (ہمت بھی نا کرنا یہ حرکت کرنے کی مثل) شاہ کی آنکھیں غصے سے لال ہوئیں دیکھ کر مثل کا تو دل ہی بند ہونے کو تھا اس سے پہلے کہ شاہ مزید کچھ کہتا وہ روتے ہوئے بیڈ سے

اٹھ کر باہر کی جانب جانے لگی لیکن شاہ نے ایسا ہونے سے قبل اس کی بازو پکڑے زور سے دیوار کے ساتھ لگایا جس پہ مثل کی چیخ نکلنے کو تھی _____

جب منع کیا تھا تو کیوں چلی گئی تھی (شاہ نے مثل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر مثل نے منہ پھیر لیا) میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا جب میں بات کر رہا ہوں تو میری طرف دیکھا کرو چلاتے ہوئے شاہ نے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا _____ اور مثل کے آنسو جاری ہو گئے جسے دیکھتے ہوئے شاہ کا سارا غصہ اڑ گیا (ارے مثل تم رو نہیں ایم سوری میرا مقصد تمہیں ڈرانا نہیں تھا) نہیں رو رہی میں مثل نے غصے سے اپنے آنسو صاف کیے اور روتی ہوئی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی (یہ کیا کروایا ہے تم نے اپنے ساتھ) شاہ کے زخم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ پوچھنے لگی _____ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے مثل باہر بتایا تو تھا چھوٹا سا آکسیڈنٹ ہو گیا تھا شاہ نے اٹکتے ہوئے جواب دیا (یہ وہ واحد لڑکی تھی جسے جواب دینے سے پہلے شاہ کو سوچنا پڑتا تھا)

مجھے پتا ہے یقیناً تم سگریٹ پی رہے ہو گے اور گانے سننے میں مگن ہو گے (مثل نے گھوری ڈالتے ہوئے شاہ سے پوچھا)

نہیں نہیں مثل میں آج گانے نہیں سننے قسم سے بلال سے باتیں کر رہا تھا میں تو (شاہ نے معصومیت سے جواب دیا)

لیکن سگریٹ تو پی رہے تھے نا (مثل کا آج شاہ کو بخشنے کا بالکل موڈ نہیں تھا) جاؤ ابھی بھی جاکر سگریٹ
پیو۔۔۔ غصے سے کہتے ہوئے مثل کمرے سے باہر نکل گئی

جبکہ شاہ ایک دفع پھر نا سمجھی کے عالم میں دیوار پر ہاتھ رکھے کھڑا رہ گیا (یار غصہ تو میں نے کرنا تھا) خود
سے کہتے ہوئے شاہ نے فون اٹھایا اور زین اور بلال کو فوراً اپنے کمرے میں بلایا
جلدی آؤ میرے کمرے میں اور میسج دونوں کو سینڈ کر دیے۔۔۔

اور بیڈ پر بیٹھتے ہوئے خود سے باتیں کرنے لگا

"واحد فی حالتک نحن ضعفاء جدا

اک تیرے معاملے میں بہت کمزور ہیں ہم"

شاہ کے میسج کرنے پر بلال فوراً ہی شاہ کے کمرے میں آگیا جبکہ زین پہلے پوچھے جانے والے شاہ کا سوال
سوچ ڈر گیا لیکن پھر جلدی ہی کمرے سے نکل کر شاہ کے کمرے میں آگیا
کیا تمہارا کمرہ میرے کمرے سے اتنا دور ہے کہ تمہیں آنے میں اتنا ٹائم لگا (زین کو دیکھتے ہی شاہ کہنے لگا) وہ
جو پہلے ہی پچھلے سوال سے پریشان تھا مزید سٹیٹا گیا۔۔۔

وہ شاہ بھائی دراصل میں پانی پینے چلے گیا تھا جواب دیتے ہوئے شاہ کی نظروں سے بچتے وہ بیڈ پہ آکر بیٹھ گیا
خیریت تھی سر آپ نے اس وقت ہمیں بلایا (بلال نے تجسس سے سوال پوچھا)

دراصل مجھے تم لوگوں سے کچھ پوچھنا تھا (شاہ نے بغور انھیں دیکھتے ہوئے کہا) ہم سے دونوں حیران ہوئے تھے۔۔۔ جی پوچھیں سر کیا بات تھی

دراصل میں نے پوچھنا یہ تھا کہ میرا ایک دوست ہے (دونوں مکمل توجہ سے شاہ کی بات سننے لگے) وہ کسی سے محبت کرتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اسے جتنا بھی غصہ ہو اس لڑکی کے سامنے ختم ہو جاتا ہے الٹا وہ لڑکی اسے باتیں سنا کر چلی جاتی (اووووو مسئلہ تو کافی سنجیدہ ہے بلال نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا) میرا خیال ہے کہ یہ آپ کے دوست کا مسئلہ ہے آپ کا نہیں لحاظ آرام سے سو جائیں (زین نے مزاحیہ انداز میں کہا جس پہ بلال اور زین ہنس پڑے) میں نے یہاں تم لوگوں سے رائے نہیں مانگی سوال کا جواب مانگا ہے (شاہ کا سنجیدہ لہجہ دیکھ کے دونوں فوراً سنجیدہ ہو گئے)

دراصل شاہ بھائی بات یہ ہے کہ (زین نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا) انسان کتنا ہی طاقتور، انا پرست یا بہادر کیوں نا ہو وہ ہمیشہ اس شخص کے سامنے کمزور ہو جاتا جس سے وہ پیار کرتا پر یہ صرف ان لوگوں کے ساتھ ہوتا جو اپنی انا اپنی محبت پہ وار دیتے اسی لیے تم سے اس بارے میں سوچو ہی نہ کیونکہ آپ جب اپنی اناسی کے لیے ختم کریں گے تو وہ اس دنیا کا آخری دن ہی ہوگا (بلال اور زین کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔)

تم لوگوں سے اپنے بارے میں نہیں پوچھا میں نے آئی سمجھ (شاہ نے سنجیدگی سے کہا جس پہ دونوں فوراً سیریس ہو گئے۔۔۔)

ویسے یہ آپکا دوست ہے کون شاہ بھائی اس سے پہلے کہ زین سوالات کی لائن لگا دیتا شاہ بیڈ سے کھڑا ہو گیا (بس اتنا کافی تھا دونوں سو جاؤ جا کہ) اور دروازے کی طرف اشارہ کرنے لگا (بلال خاموشی سے زین کو گھوری ڈالتی ہوئے دروازے کی جانب ہو گیا جبکہ زین کا ارادہ تو جیسے شاہ کے ساتھ سونے کا تھا _____

تم خود جاؤ گے یا تمہارا لیے کوئی اہتمام کروں (دونوں بازو کندھے پہ باندھے زین کی جانب گھوری ڈالتے ہوئے شاہ نے کہا تبھی دور کہتا بلال بول پڑا) ویسے سر آپ تو بہت سیلفش ہیں اپنا کام ہو گیا تو ہمیں نکال دیا آئندہ ہم آپ کو غلط مشورے ہی دیں گے دیکھ لینا (شاہ نے حیرانگی سے بلال کو دیکھا) بلال تم بھی _____ جی ہاں وہ بھی جارہے ہیں ہم اور زین بیڈ سے اٹھتا ہوا بلال کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا باہر جاتے ہی بلال اور زین کا قہقہہ نکل گیا (یہ یسیں بدھو سمجھتے ہیں ہا ہا ہا) اور دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا

HiFi))

جبکہ شاہ کمرے میں بیٹھا سر نفی میں ہلاتا رہ گیا (پتا نہیں کیوں میں نے ان سے پوچھ لیا)



صبح کا افتتاح ہو چکا تھا وہ اپنے کمرے سے اپنے گیلے بال پیچھے کو جھٹکتی باہر نکلی اور کھانے کی میز کی جانب آنے لگی جہاں سب پہلے ہی ناشتہ کر رہے تھے _____

اس کے نظارے دیکھتے ہوئے منہ کی جانب جاتا سلائس والا ہاتھ وہیں تھم گیا اور اس نے زیر لب بغور اسے دیکھتے ہوئے نشیلی ہوتی آواز میں کہا _____

عندما التقط الصديق الشعر وربطه

ثم زرعته ملايين الأفكار في قلبي

جب یار نے اٹھا کر زلفوں کے بال باندھے □

♥ تب میں نے اپنے دل میں لاکھوں خیال باندھے □

□ □ اففففففف

اور ایک دفع پھر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا

کھانے کے بعد سب ہی اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے _____

وہ شیشے کہ سامنے گھڑی بال بنا رہی تھی تبھی دروازہ کھلنے اور زور سے بند کرنے کی آواز آئی اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ اور کوئی نہیں بلکہ وہی نواب زادہ تھا ایک ہاتھ سے گھڑی باندھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے پاؤں سے رکھ کر دروازہ بند کیا تھا _____

شاہ تم یہاں کیا کر رہے ہو وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھی جبکہ وہ ویسے ہی بے فکری سے گھڑی باندھنے میں مصروف تھا (مثلاً زرا یہ گھڑی بند کرنا) اور اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھا دیا جسے پکڑتے ہوئے مثل نے گھڑی باند دی اور ایک دفع پھر اس کی طرف متوجہ ہو گئی شاہ تم یہاں کیا کرنے آئے ہو کوئی آجائے گا (وہ پریشانی سے اسے پوچھنے لگی)

وہ جو شیشے میں کھڑا اپنی ٹائی ٹھیک کر رہا تھا طنزیہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب آگیا (کچھ نہیں وہ میں کہہ رہا تھا کہ آج کے دن کا کیا پلان ہے باہر کہیں جارہی ہو کیا)

ابھی تک تو کچھ پتا نہیں شاید آج بھی شاپنگ کرنے جائیں (مثل نے نہ سمجھی کے عالم میں جواب دیا) منہم ایسا کرو تم نہ جاؤ (شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگا) کیسی باتیں کر رہے شاہ سب جائیں اور میں نہ جاؤں تو کتنا عجیب لگے گا مثل حیرانی سے بول پڑی _____

مجھے نہیں پتا مثل تم نے اکیلے نہیں جانا بس (شاہ بھی اپنی ضد پہ آچکا تھا مثل نے حیرانگی سے شاہ کو دیکھا) باقی سب بھی تو ساتھ ہی ہوں گے کیا تمہیں باقی سب نظر نہیں آرہے شاہ (یہی تو سب سے بڑا مسئلہ ہے شاہ نے زیر لب خود سے کہا) مثل مجھے سب نظر آتے ہیں لیکن میری بندی تم ہو باقی سب نہیں اور جب تک میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا تم اکیلی ہی رہو گی یہ بات اپنے دماغ میں بٹھا لو میری بندی (شاہ نے سمجھانے کے انداز میں کہا) اور مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گیا

وہ حیرانی سے اس کی باتیں سنتی وہیں کی وہیں رہ گئی (آں یہ شاہ بھی ناا) وہ رو دینے کو تھی



کہاں ہو بلال چلو بھی _____ وہ ٹی وہ لانچ میں کھڑا آوازیں لگا رہا تھا تبھی بلال فوراً ہی باہر نکلا (جی سر آگیا آگیا ایم سوری فائلز لے رہا تھا) جب تمہیں پتا بھی ہے کہ آج پہلا دن ہے شوٹنگ کا تم پھر بھی اتنا لیٹ کر

رہے ہو (شاہ نے چلہتے ہوئے کہا) شاہ کیا تم لوگ شوٹنگ پہ جارہے ہو (عائزہ نے تجسس سے پوچھا) جواب
سنجیدگی سے دیا گیا ()

ہائے شاہ کیا تم ہمیں بھی لے کر جاؤ گے پلیز (عائزہ نے منتیں کرنے کے انداز میں کہا) شاہ نے ایک نظر
بھی اس کی جانب نہیں دیکھا جبکہ بلال نے فوراً جواب دیا (لے جاتے ہیں سر سب کو یہ لوگ بھی ہمیں کچھ
آندیا دے دیں گے) پانچ منٹ ہیں سب تیار ہو جاؤ اس سے ایک منٹ بھی اوپر ہوا تو میں کسی کو نہیں
لے کہ جاؤں گا (شاہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے صوفے پہ بیٹھا انتظار کرنے لگا) جب سب تیار ہونے کے لیے
اپنے اپنے کمرے میں بھاگے تو بلال اور زین شاہ کے ساتھ صوفے پہ آ بیٹھے (وہ جو اپنے فون مین مگن تھا
دونوں کی بتیسی دیکھ کہ ان کی طرف متوجہ ہوا) کیا مسئلہ ہے دونوں کے ساتھ) پھر مانتے ہیں نا ہمیں
ایکسپرٹ زین نے شوخی مارتے ہوئے کہا (بس بس زیادہ اوور نہیں ہونا) شاہ فون استعمال کرتے ہوئے کہنے
لگا سر کتنے سیلفش ہیں آپ بلال کے الفاظ سن کر شاہ نے آئی برو اٹھائی کیا کہا تم نے بلال سر
وہ میں کہہ رہا تھا کہ ہم نے اتنا اچھا پلان دیا آپ کو اور آپ ہیں کہ شکریہ بھی ادا نہیں کر رہے اگر ہم
آپ کی مدد نہ کرتے تو آپ کی بندی سب کے ساتھ چلی جاتیں (بلال نے ڈرتے ہوئے جواب دیا)

بلال تم زرا زین سے دور رہا کرو بہت زبان کھل گئی ہے تمہاری بھی بونس ختم مردوں کا تمہارا (شاہ نے بلال
کی جانب دیکھ کہ کہا) (یہ کیا کہہ رہے شاہ بھائی اب آپ مجھے ایسا سمجھتے ہیں (زین نے جھوٹ کہ آنسو بھائے)
چلو بس کرو ڈرامے (شاہ زین کو کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ گیا)



سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے بلال، ثیان، شاہ ویز، زین اور شاہ ایک گاڑی میں جب کہ مثل، عازہ، عائشہ اور سارہ ڈرائیور کے ساتھ دوسری گاڑی میں شوٹنگ ڈسٹینیشن کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

گاڑی سے اتر کر وہ اپنی گلاسز ٹھیک کرتے ہوئے دوسری گاڑی کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں سے مثل اترنے والی تھی۔

شاہ بھائی آپ کی انہی حرکتوں کی وجہ سے آپ پکڑے جاتے ہیں (زین نے شاہ کی آنکھوں کا تعاقب بھانپتے ہوئے کہا) لعنت ہو تم پہ زین (شاہ نے چڑ کر کہا جس پہ بلال اور زین کا قہقہہ بلند ہو گیا۔

سر ماڈل میک اپ روم میں ہیں آپ جا کر مل لیں (بلال نے اطلاع دی) وہ جو سگریٹ پینے میں مگن تھا بلال کی بات پر سڑ گیا (میں کیا کروں گا اسے دیکھ کہ) مثل شاہ کے پاس چلتی آئی تو بلال پہلے ہی کام کا بہانا کر کے وہاں سے نکل گیا۔

شاہ کو زور سے چونٹی کاٹی گئی جس پر شاہ کی چیخ نکل گئی (آہ مثل کیا کر رہی ہو یا) اپنی بازو ملتے ہوئے وہ مثل کی طرف دیکھنے لگ گیا (تمہیں شرم نہیں آتی شاہ ابھی سگریٹ پی رہے ہو کچھ تو حیا کر کو اور یہ کیا گلاسز لگا کر لڑکیوں کو گھور رہے ہو) کسی مشین کی طرح وہ غصے سے بولتی ہوئی چکی گئی جبکہ شاہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا (اب دیکھنا تم مثل کی بچی خود سے ہم کلام کرتے ہوئے اس نے دوسرا سگریٹ جلایا اور دور کھڑی مثل کو گلاسز اتار کر گھوری ڈالتے ہوئے میک اپ روم کی طرف چل دیا)



میم اس کمپنی کے اوزر عالیان شاہ اسی طرف آرہے ہیں (آہاں) اپنے اسٹنٹ کی بات سنتے کی اس نے تمام لوگوں کو کمرے سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

گلاسز لگائے ایک ہاتھ بالوں میں پھیرتے ہوئے وہ میک اپ روم کی طرف آگیا۔ ایک ہاتھ سے سگریٹ پیتے ہوئے اس نے دوسرے ہاتھ سے دروازہ ناک کیا اور اندر آگیا۔

مرینا پہلے ہی اس کے انتظار میں کھڑی تھی جبکہ شاہ نے اس پہ ایک نگاہ بھی نہ ڈالی اپنا فون استعمال کرتے ہوئے پاس کھڑی مرینا سے کہنے لگا (آہاں تو آپ ہیں ہماری ماڈل)۔

مرینا نے شاہ کے ہاتھ میں پکڑا ہوا سگریٹ کے لیے اور ایک کش لگاتے ہوئے بلکہ ہوئی آواز میں کہنے لگی (آپ کی کمپنی کی نہیں صرف آپ کی ماڈل) اس کی اس حرکت نے شاہ کو جلا کے رکھ دیا۔

اپنا بیٹا ہوا سگریٹ وہ پھر سے شاہ کے لبوں کو لگانے لگی تھی اس کے ایسا کرنے سے پہلے ہی شاہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہنے لگا (ابھی میرا ٹیسٹ اتنا بھی خراب نہیں ہوا) اور ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کمرے سے باہر آگیا۔

میک اپ روم سے باہر چلتے چلتے وہ غصے میں خود سے کہنے لگا (بے ہودہ عورت پتا نہیں کیا سوچ کہ مین میں ادھر چلا گیا) شاہ کا چہرہ لال ہو چکا تھا

شاہ کا لال ہوتا چہرہ دیکھ کر بلال فوراً شاہ کی طرف بھاگا (سر ٹھیک تو ہے سب آپ کی حالت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی) بلال نے تجسس سے کہا _____ ہمہمم اس عورت کو مجھ سے دور رکھنا خود ہی کرو سب ہینڈل (شاہ میک اپ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا) سر لیکن ہوا کیا ہے؟؟ بلال نے دوبارہ سوال کیا جس پہ شاہ اسے گھوری ڈالتا ہوا آگے بڑھ گیا _____

کچھ ٹائم بعد شوٹنگ شروع ہو چکی تھی باقی سب کی طرح شاہ بھی شوٹنگ دیکھنے میں مگن تھا _____ سب کو شوٹنگ میں مصروف دیکھتے ہوئے شاہ چپکے سے مثل کے ساتھ جا کھڑا ہوا اور اپنا بازو مثل کے کندھوں پہ رکھ دیا _____

اپنے وجود پہ بھاری پن محسوس ہوتے ہی مثل نے فوراً ساتھ کھڑے شخص کو دیکھا (شاہ تم) حیرانی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہنے لگی (میرے علاوہ کوئی تمہیں ہاتھ لگانے کی ہمت کر سکتا ہے کیا) شاہ نے مثل کو مزید قریب کر لیا _____

مثل فوراً ہی اپنا آپ شاہ سے چھڑوا کر عازرہ اور سارہ کے پاس چلی گئی (یہ سہی ہے میری بندی میرے پاس آتی نہیں اور باقی فری میں چپکی جاتی ہیں) شاہ ایک دفع پھر جلا تھا _____

فوٹوشوٹ کرواتے ہوئے وہ دور سے شاہ کو ہی دیکھ رہی تھی تبھی اشارے سے اپنے اسسٹنٹ کو اپنے قریب بلایا (جی میم بولیں) _____ مجھے اس عالیان شاہ کی ساری ڈیٹیلز چاہیے ہیں اس کا بیک گراؤنڈ پتا لگواؤ (سرگوشی سے اسے کہتی وہ دوبارہ شوٹ کروانے لگی) _____

شوٹ ختم ہوتے ہی سب دوبارہ گاڑی میں بیٹھ رہے تھے کہ تبھی مرینا چلتی ہوئی شاہ کے پاس آئی نائس ٹو میٹ ہو شاہ (nice to meet you shah) نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا اور اس کے قریب ہوتے ہوئے ہلکی آواز میں کہنے لگا (sorry to interrupt you but call me Mr shah or sir shah) تمہیں انٹرپٹ کر رہا لیکن مجھے مسٹر شاہ یا سر شاہ بولو اور اپنے ڈمپل نمایا کرتے ہوئے پیچھے ہو گیا۔

دور کھڑی مثل جو یہ سب دیکھ رہی تھی مکمل طور پر جل گئی (آہ دیکھو کیسے ہنس کر باتیں کر رہا) مثل کو دور کھڑا دیکھتے ہوئے مرینا نے جان بوجھ کر شاہ کو گلے لگا لیا اور مسکراتے ہوئے شاہ کے کان میں گفتگو کرنے لگی (کل ملتے ہیں کہتے ہوئے چلی گئی) شاہ اس کی اس حرکت پر شدید غصے میں آگیا اور دھاڑتے ہوئے بلال کو چلایا جس سے سن کر بلال فوراً بھاگا آیا (جی سر کیا ہو گیا) بلال کی جانب اپنی شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا (تمہیں بکو اس کی تھی یہ عورت میرے قریب نہ آئے دوبارہ) بلال نے ڈرتے ہوئے جواب دیا (سوری سر میں دیکھتا ہوں انھیں)۔

شاہ کی نظر دور کھڑی مثل پر پڑی جس کی نظریں ہی یہ بتانے کے لیے کافی تھیں کہ وہ آج شاہ کا قتل کر دے گی۔ شاہ اس کے قریب جانے لگا لیکن اس سے پہلے ہی مثل نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دروازہ بند کر لیا۔ (اللہ یہ بندی بھی نا بات تو سن لیتی) شاہ نے سر نفی میں ہلانے لگا۔



سب کھانے کی میز پہ بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے جبکہ ایک شخص کب سے ہلکی آواز میں کسی کو منانے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا (مثل سنو تو سہی میری بات) خود کو مسلسل اگنور ہوتا دیکھ کر شاہ نے اپنا ہاتھ مثل کے ہاتھ پہ رکھا جس پہ فوراً ہی مثل نے تھپڑ مار دیا اور شاہ کی ایک آہ نکلی جسے سنتے ہی سب نے پریشانی سے شاہ کی طرف دیکھا۔ کیا ہو گیا شاہ تم ٹھیک تو ہو عازرہ نے فکر مندی سے پوچھا (ہمممم بس اچانک دل میں درد ہوئی تھی) شاہ نے مدہم آواز میں جواب دیا۔

شاہ کا جواب سنتے ہی پریشانی سے عازرہ اس کی جانب آنے لگی (دکھاؤ مجھے شاہ کیا ہو گیا) لیکن شاہ نے پہلے ہی ہاتھ کے اشارے سے عازرہ کو وہیں روک دیا (میں ٹھیک ہو اب بہت شکریہ) لہجہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا جسے سن کر عازرہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔ کھانا کھا کر سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے



شاہ کے دوبارہ میسج کرنے پر بلال اور زین شاہ کے کمرے میں آگئے (اب کیا مسئلہ ہوا آپ کے دوست کے ساتھ) زین نے شاہ کو چھیڑتے ہوئے کہا جس پر شاہ سنجیدہ ہی رہا۔

وہ میں نے کہنا تھا کہ جو حرکت آتے ہوئے مرینا نے کی وہ میری بندی دیکھ چکی ہے اور اب وہ مجھے قتل کرنے کا منصوبہ بنائے بیٹھی ہے میری ایک بات نہیں سن رہی (شاہ نے سنجیدگی سے اپنا مسئلہ ایکسپریس کو بتایا)

سر غلطی تو آپ ہی کی تھی بلال کے الفاظ سن کر شاہ نے حیرانگی سے کہا (کیا کہا تم نے زرا پھر سے کہنا) کچھ نہیں سر وہ میں کہہ رہا تھا کہ آپ کو منانا چاہیے شاہ سے ڈرتے ہوئے بلال نے بات بدل لی۔ بالکل ٹھیک کہہ رہا بلال شاہ بھائی آپ کو اسے منانا چاہیے جب تک وہ مان نہیں جاتی زین نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

جی سر کوئی بھی شخص ناراض تبھی ہوتا ہے جب اسے پتا ہو کہ سامنے والا اسے منالے گا۔ بلال کی بات سن کر دونوں نے بلال کی جانب دیکھا (واہ یار تجھے بڑا پتا) زین نے بلال کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

تو اب تم دونوں کے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہیے (کمرے میں چکر لگاتے ہوئے شاہ نے سنجیدگی سے پوچھا) سر ابھی جا کہ منائیں لیکن پلینز غصے میں خود ناراض ہو کہ نہ آجانا (بلال کی بات سن کر زین اور بلال دونوں کا قہقہہ بلند ہوا) تمہاری بہت زبان کھل رہی بلال میں نے تمہیں کہا تھا زین سے دور رہا کرو شاہ نے سنجیدگی سے بلال کو کہا جس پہ زین اور بلال دونوں کا قہقہہ پھر بلند ہو گیا۔

ویسے شاہ بھائی میں نے آپکی بندی کو چھت کی طرف جاتے دیکھا تھا ابھی وہیں ہوگی۔ زین کی بات سن کر شاہ دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا۔



ہمیشہ کی طرح اپنا چائے کا کپ ہاتھ میں لیے وہ آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی اور اپنا فون تھامے کچھ لکھنے لگی۔

جو زرا سا بھی کسی اور کا ہے

وہ تھوڑا سا بھی مجھے نہیں چاہیے

(۔ ڈ)

اور ایک دفع پھر آسمان کی جانب دیکھنے لگی۔

سیڑھیاں چڑھتا وہ چھت پہ ہی آرہا تھا کہ تبھی اس کے فون کی رنگ بجی فون آن کرنے پر مثل کے پیج کا نوٹیفکیشن تھا جسے دیکھتے ہی شاہ نے اس پہ کلک کر دیا۔ پڑھنے پر اس کے چہرے کہ ڈمپل نمایاں ہونے لگے (آہاں میری پوسیسو بندی) مسکراتے ہوئے وہ اوپر پہنچ گیا۔

شاہ مثل کے ٹھیک پیچھے جا کر کھنکھارنے لگا (اہمممم) جسے مثل نے بالکل اگنور کیا اور دور جا کر کھڑی اپنی چائے پینے لگی گئی۔

مثل میری بات تو سنو (شاہ ایک دفع پھر اس کی جانب بڑھا) مجھے کچھ نہیں سننا شاہ سب کچھ میں دیکھ چکی ہوں غصے سے کہتے ہوئے اس نے نظریں پھیر لیں۔ مثل کی ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے ہوئے شاہ نے ایک سپ لیا (اہمممم دیکھو چندا میری کوئی غلطی نہیں اس میں یقین کرو میرا) شاہ نے معصومیت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جبکہ مثل ابھی بھی اپنی چائے کا کپ شاہ کو پیتے دیکھ کہ حیران ہوئی تھی۔

شاہ تم تو چائے نہیں پیتے تھے نا (مثل نے حیرانگی سے پوچھا) ہمیں پانچ سال پہلے میں نے یہاں سے جاتے ہوئے اپنی بہت قیمتی چیز چھوڑ دی تھی اور اس چیز سے وابستہ اپنی ہر عادت بھی ختم کر دی (شاہ نے آسمان کو دیکھتے ہوئے مدہم آواز میں کہا جبکہ مثل شاہ کی آنکھوں میں اتری نمی کو دیکھ رہی تھی)

میرے لیے سب سے قیمتی چیز تم تھی اور تم ہو مثل اور تمہیں چھوڑ جانے کے بعد میں ان پانچ سالوں میں کبھی بھی پہلے والا شاہ نہیں تھا میں کبھی تم سے رابطہ نہیں کر پایا یہی سوچتے ہوئے کہ تم کیا سوچو گی میرے بارے میں میں تمہارے بیچ کی۔ کو روز دیکھتا تھا لیکن میں کبھی بھی کچھ نہیں کہہ پایا مثل (شاہ کی باتیں سنتے ہوئے مثل حیرانگی سے ساکت کھڑی رہی اور شاہ کی آنکھوں میں موجود نمی دیکھتی رہی) وہ شخص دنیا کہ ساتھ اتنا سخت مزاج تھا کہ لوگ اس سے دوبار سوال کرنے سے بھی ڈرتے تھے لیکن آج اس کی آنکھوں میں ایک لڑکی کے لیے نمی تھی۔

تمہیں پتا ہے مثل تمہارے بعد میں نے چائے پینا چھوڑ دی تھی میں کہتا تھا کہ اگر میں چائے نہیں پیوں گا تو مر جاؤں گا لیکن اصل موت تمہیں چھوڑ کر جانے پہ ہوئی تھی چندا تم جانتی تھی نا کہ چاند ہم ہمیشہ ساتھ دیکھتے تھے لیکن جب تم ہی نہیں تھی تو میں چاند کو کیا دیکھتا مثل (طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے شاہ کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ گرا جسے شاہ نے ہنس کے انکسور کر دیا)

تمہیں چاند پسند ہے (شاہ نے مثل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا) ہاں بہت جواب مختصر تھا لیکن کیوں؟ پھر سوال کیا گیا (کیونکہ یہ ہمیشہ میرا دکھ سنتا آیا ہے وہ دور ہے لیکن میں اسے دیکھتی ہوں تو ایسا لگتا

ہے کہ وہ بس صرف میرے لیے ہی ہے دور ہونے کے باوجود مجھے ہمیشہ اس کی چاہ رہے گی) مثل نے معصومیت سے جواب دیا اور جس پر شاہ نے سنجیدگی سے ہنسنے لگا۔

اس کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے مثل نے پوچھا (کیا تمہیں چاند پسند نہیں شاہ)

شاہ نے گہرا سانس لیا اور آنکھیں بند کرتے ہوئے کہنے لگا (میں کبھی ان چیزوں کی حسرت نہیں کرتا جو حاصل نہ ہو سکیں اور مثل کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا دیا)

تو کیا تمہیں چاند کبھی اپنا سا نہیں لگا (مثل نے حیرانگی سے پوچھا)

چاند ساتھ چھوڑ دیتا ہے مجھے وحشت ہوتی اس کی چاندنی سے میں اندھیرا پسند انسان ہوں اور اندھیرا کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑتا جو ساتھ چھوڑ جائیں مجھے وہ چیزیں پسند نہیں (سنجیدگی سے کہتے ہوئے شاہ نیچے جانے کے لیے مڑا لیکن کسی خیال کے آتے ہی وہ واپس مثل کے پاس آیا اور اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہنے لگا

اَنَا اسْتَفْسِرُ عَشِقًا اَنَا

ہم تو آپ کے عشق میں سانس لیتے ہیں

(آئی ہوپ اب تو میری بندی مجھ سے ناراض نہیں ہوگی) مسکراہٹ سے کہتے ہوئے نیچے چلا گیا

وہ جو پہلے ہی شاہ کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی شاہ کی اب کی بار کی جانے والی حرکت پہ شرم سے لال ہو گئی اور اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے جاتے ہوئے شخص کو دیکھنے لگی۔



زین اور بلال شاہ کے دائیں بائیں بیٹھے اسے سمجھا رہے تھے لیکن وہ بند اپنی بات پہ اڑ کر بیٹھا ہوا تھا (سر سمجھنے کی کوشش کریں اس طرح ہمیں بہت نقصان ہو سکتا ہے

مجھے ایک پرسنٹ بھی پرواہ نہیں اس نقصان کی (شاہ نے فون استعمال کرتے ہوئے کہا) شاہ بھائی بلال ٹھیک کہہ رہا ہے آپ کو کرنا ہی کیا ہے بس ادھر جانا ہی ہے چلیں جائے (زین کی باتیں سن کر شاہ نے اسے ایک گھوری ڈالی اور سنجیدگی سے کہا میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گا) مجھے پتا ہے آپ کو کون منا سکتا ہے شرارتی انداز میں کہتا ہوا زین مثل کے کمرے کی جانب بھاگا جب کہ شاہ پیچھے سے چلانے کہ انداز میں بولا تھا (خبردار زین اگر تم نے اسے کچھ بھی کہا تو) جبکہ بلال اس لمحے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔



وہ فریش ہو کہ ہاتھروم سے نکلی ہی تھی جب دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی (جی کون آجائیں) مثل نے تجسس سے کہا جس کی آواز سنتے ہی زین فوراً کمرے میں آگیا (تم کب سے اجازت طلب ہو گئے) مثل نے حیرانگی

سے زین کی طرف دیکھا (کیا بتاؤں یار اب تمہارے کمرے میں ڈائریکٹ اندر آنا میری جان بھی لے سکتا ہے
خیر چھوڑو میں یہاں تم سے کچھ کہنے آیا ہوں مجھے تمہاری مدد چاہیے۔

میری مدد وہ کیوں (مثل نے حیرانگی سے کہا)

میری مدد وہ کیوں (مثل نے حیرانگی سے کہا) دیکھو مثل بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا (زین نے مثل کو
سمجھانے کے انداز میں کہا) وہ موڈل مرینا کا تو تمہیں پتا ہی ہو گا زین نے مثل کو مخاطب کیا جس پہ مختصر سا
جواب دیا گیا (ہمممم) تو جو مرینا ہے نا وہ چاہتی ہے کہ شاہ شوٹنگ پہ آئے ورنہ وہ فوٹوشوٹ نہیں کروائے
گی دیکھو مثل بس تھوڑی سی دیر کا کام ہے لیکن شاہ ماننے کے لیے تیار نہیں اور اگر مرینا فوٹوشوٹ نہیں
کروائے گی تو بہت نقصان ہو جائے گا شاہ کی کمپنی کو (زین نے مثل کو سمجھانا چاہا) تو اس میں میں کیا کر سکتی
ہوں زین (مثل نے تجسس سے پوچھا) تم بس شاہ کو منالو مثل کے وہ شوٹنگ پہ چلا جائے میں اور بلال تو
کب سے منالو سے ہیں لیکن وہ ہے کہ سننے کو تیار نہیں۔



وہ بلال اور زین کے ساتھ صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ عازنہ بھی وہیں موجود تھی جب مثل کچن سے چائے لیتی
آئی (شاہ آپ کی چائے)۔

شاہ کو چائے دیتا دیکھ عائرہ کو مثل پہ ہنسی آئی اور مدہم آواز میں خود سے کہنے لگی (پاگل لڑکی شاہ تو چائے ہی نہیں پیتا) تبھی شاہ نے چائے مثل کے ہاتھ سے لیتے ہوئے اسے شکریہ کہنے لگا سب شاہ کو چائے لیتا دیکھ حیران ہوئے اور بلال فوراً بولا (س آپ تو چائے نہیں پیتے) ہمہم پہلے نہیں پیتا تھارات سے پینے لگ گیا ہوں (بلال کو کہتے ہوئے شاہ نے اپنے ڈمپل نمایاں کیے)

چلیں شاہ آپ چائے پی لیں ٹھنڈی ہو جائے گی _____ مثل کی آواز پہ شاہ نے بے یقینی سے مثل کی جانب دیکھا اور دل ہی دل میں کہنے لگا (اللہ خیر کرے اتنی تمیز) ابھی شاہ نے چائے کا کپ منہ کو لگایا ہی تھا جب مثل اچانک بول پڑی (شاہ میری بات سنیں) شاہ مثل کے ارادے جان چکا تھا (مثل دیکھو تم بھی اس زین نامی بندے سے دور رہا کرو) شاہ نے سنجیدگی سے کہا لیکن وہاں موجود سب کے قہقہے بلند ہو گئے _____

شاہ آپ میری بات تو سن لیں نا مثل کے معصومیت سے کہنے پر شاہ کو اس پہ پیار آیا تھا (جی بولیں چندا) شاہ کے منہ سے اتنے محبت بھرے الفاظ سن کر سب کو جھٹکا سا لگا اور سب حیرانگی سے شاہ کی طرف دیکھنے لگے جبکہ عائرہ غصے سے لال ہوتی اپنے کمرے میں چلی گئی _____

وہ میں یہ کہہ رہی تھی شاہ کہ آپ چلے جائیں نا شوٹنگ پہ (مثل نے ایک دفع پھر معصومیت سے کہا جس پہ شاہ اس کے قریب آیا اور مدہم آواز میں (نہیں) کہہ کے دوبارا پیچھے ہو کہ بیٹھ گیا _____

یہ کیا بات ہوئی شاہ آپ میری ایک بھی بات نہیں مانتے (مثل اب چڑچکی تھی) دیکھو چندا میں ہر وہ بات مانتا ہوں جو ٹھیک ہوتی ہے (شاہ نے سنجیدگی سے کہا) _____

نہیں آپ میری کوئی بات نہیں مانتے آپ سب جھوٹ بولتے ہیں (مثل تیزی سے کہتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی جبکہ شاہ صوفے پہ بیٹھا اسے جاتا دیکھ کر اپنے غصے پہ ضبط کر رہا تھا مثل

کے کمرے میں جاتے ہی شاہ نے زین کی جانب اپنی شعلہ بار نظروں سے دیکھا (بکواس کہ تھی نا تمہیں کہ میری بندی کو نہ لانا اس معاملے میں) شاہ کا غصہ دیکھ کہ زین ڈر گیا اور وہ بھی مثل کے کمرے کی جانب بھاگا

مثل یہ کیا کر دیا تم نے میں نے تمہیں کہا تھا کہ شاہ کو منانا ہے اور تم خود ناراض ہو کہ آگئی (زین معصومیت سے کہنے لگا) اور میں کیا کرتی زین شاہ میری بات ہی نہیں سن رہا تھا



بلال اپنے ساتھ صوفے پہ بیٹھے ہوئے شاہ کو ڈرتے ہوئے سمجھانے لگا (سر ویسے غلطی آپ کی ہے ایسے تو انھیں لگے کا آپ انھیں نہیں چاہتے) بلال کی بات سنتے ہی شاہ کچھ سوچنے لگا اور اٹھ کہ مثل کے کمرے میں چلا گیا

دروازہ بنا کھٹکھٹائے وہ سیدھا اندر آگیا (شاہ بھائی آپ ادھر کیوں آئے) زین نے تجسس سے پوچھا جبکہ شاہ اس کی بات کو انکسور کرتے ہوئے اسے گھوری ڈال کر کہنے لگا (میں نے تمہیں کہا تھا کہ میری بندی سے پانچ فٹ کا فاصلہ رکھنا ہے

خیر تم لوگوں کے پاس پانچ منٹ ہیں تیار ہو جاؤ اور مثل تم بھی ہمارے ساتھ چل رہی ہو (آرڈر دیتا ہوا وہ کمرے سے باہر چلا گیا) _____



وہ شاہ اور مثل کو قریب آتا دیکھ غصے سے اپنے کمرے میں آگئی اور اپنا فون اٹھائے کسی کو کال کرنے لگی کال ریسیو ہوتے ہی سامنے والے شخص پر برس پڑی (تمہیں جو کرنا ہے جلدی کرو ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے وہ دونوں دن با دن قریب ہوتے جا رہے ہیں) دوسری طرف سے جواب سنے بنا ہی اس نے فون کاٹ دیا _____



وہ میک اپ روم میں بیٹھی مکمل ارادہ کر کے بیٹھی تھی کہ وہ شاہ کے بغیر شوٹنگ نہ کرے گی تبھی کچھ لمحوں بعد اس کا اسسٹنٹ اندر داخل ہوا (میم شاہ سر کے اسسٹنٹ نے اطلاع دی ہے کہ وہ لوگ جلد ہی ادھر آرہے ہیں) یہ بات سنتے ہی مرینا کہ چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ آگئی اور کچھ یاد آتے ہی اس نے اپنے اسسٹنٹ سے کہا (میں نے تمہیں ایک کام دیا تھا کیا وہ ہو گیا) اسسٹنٹ کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ مرینا کس کام کی بات کر رہی ہے (جی میم میں نے ان کی ساری انفارمیشن نکال لی ہے لیکن عالیان شاہ کا بیک گراؤنڈ کلیئر ہے اس کے علاوہ حسین اور مشہور بزنس مین ہونے کی وجہ سے ان کی کافی فین فالونگ بھی ہے)

اسٹنٹ کی باتیں سن کر مرینا کے دل میں شاہ کو پانے کی مزید دلچسپی پیدا ہو گئی (آہاں ایسا کرو میک اپ آرٹسٹ کو اندر بھیج دو)



سب شوٹنگ ڈسٹینشن پہ پہنچ چکے تھے شاہ گاڑی سے باہر نکلا اور اپنی گلاسز ٹھیک کرنے لگا تبھی کچھ خیال کہ آنے پہ اس نے مثل کی طرف کا دروازہ خود کھولا (آئیے محترمہ) اور مثل کا ہاتھ تھامے اسے باہر نکلنے لگا

شاہ کی یہ حرکت دیکھ کہ سب کے قہقہے بلند ہو گئے جس پہ شاہ چڑ گیا تھا جب کہ دور کھڑی مرینا سب کچھ دیکھ رہی تھی اور طنزیہ مسکرانے لگی (بس کچھ دیر اور)

فوٹوشوٹ ختم ہونے کے بعد مرینا سب کے پاس آکر کھڑی ہو گئی اور ٹیم کے بندے کو بولا کر سب کے لیے چائے منگوانے لگی

کچھ ہی لمحوں بعد چائے آچکی تھی مرینا سب کو خود چائے دینے لگی جب کہ شاہ کو مرینا کا یہ انداز کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا ابھی وہ سوچ میں ہی مبتلا تھا جب چائے شاہ کے کپڑوں پہ گر گئی اور بے اختیار شاہ کے منہ سے نکلا (واٹ دا فک) مرینا جلدی جلدی شاہ سے معافی مانگنے لگی (ایم سوری شاہ غلطی سے ہو گیا) جبکہ شاہ نے ایک گھوری اس پہ ڈالی اور پھر سے بات زہن نشین کروانے لگا (میں نے تمہیں کہا تھا کہ سر شاہ یا مسٹر شاہ کہا کرو) غصے سے دھاڑتا ہوا شاہ چینجنگ روم کی طرف چل دیا

ڈرینگ روم میں پہلے ہی ایک شخص موجود تھا جو شاہ کا ہی ویٹ کر رہا تھا شاہ کو دیکھتے ہوئے فوراً کہنے لگا (خیریت سر آپ یہاں) جلدی سے اپنا کوٹ پھینکتے ہوئی شاہ اس سے مخاطب ہوا جلدی سے مجھے کوئی کپڑے کا کر دو۔۔۔ جی سر میں ابھی لاتا ہوں وہ جانے لگا جب شاہ نے اسے روکا (باہر جو میڈیم میرے ساتھ آئی تھیں انہیں کہہ دو کہ شاہ سر بلا رہے ہیں) جی سر ابھی کہہ دیتا ہوں اور کہتے ہوئے وہ شخص روم سے باہر چلا گیا۔۔۔

روم سے باہر آتے ہی اس شخص نے ایک میسج سینڈ کر دیا اور چلتا ہوا مثل کی جانب آگیا (میم آپ کو شاہ سر بلا رہے ہیں) اس شخص کی بات سنتے ہی زین نے مثل کو چھیڑتے ہوئے کہا (جاؤ تمہارا بندا بلا رہا ہے) اور سب قہقہہ لگانے لگے جبکہ بلال کام کا کہہ کر تبھی چلا گیا۔۔۔ وہ شخص مثل کو روم کی جانب لے جا رہا تھا۔۔۔

شاہ اپنی شرٹ اتارے ٹاول سے اپنا جسم خشک کر رہا تھا تبھی دروازہ کھلنے کی آواز پر مسکرا دیا (آگئیں محترمہ آپ) وہ بنا کچھ بولے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شرٹ اسے پہنانے لگی شاہ کو کچھ غلط محسوس ہوا تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی اسے دھکا دے دیا گیا جس کے باعث شاہ صوفے پہ جا گرا اور مرینا اس کی گود میں بیٹھتے ہوئے اس پہ گرنے کو تھی (دروازے میں کھڑی مثل دونوں کو اتنا قریب دیکھ چکی تھی اور غصے سے لال روتی ہوئی وہ باہر کی جانب بھاگ گئی۔۔۔

شاہ اپنے اوپر موجود مرینا کو دیکھ کہ غصے سے طیش میں آگیا اور ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کرتے ہوئے اس نے ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پہ مارا جس کو دیکھتے ہی مرینا کے گارڈز شاہ کی جانب بڑھے جبکہ مرینا کے ہوش اڑ چکے تھے (جاہل عورت یہ کیا حرکت تھی) غصے سے دھاڑتے ہوئے اس نے اپنی شرٹ اٹھائی اور باہر کی جانب بھاگ گیا۔

فرش پہ بیٹھی مرینا اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے طنزیہ مسکرا نے لگی جبکہ مرینا کے گارڈز باہر شاہ کو پکڑنے کے لیے جانے والے تھے لیکن مرینا نے ایک اشارے سے انہیں روک دیا اور طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگی (اب یہ خود میرے پاس آئے گا) اور اٹھتے ہوئے کسی نمبر پر کال ملانے لگی (ہمممم ہو گیا کام۔۔۔ گڈ) اور کال کٹ کر دی۔

وہ باہر آتے ہی شرٹ پہنتے ہوئے مشل کو ڈھونڈ رہا تھا (مشل ایک دفع میری بات سن لو پلیز) وہ بھاگتے ہوئے پوری ڈسٹینیشن پہ مشل کو ہی ڈھونڈ رہا تھا شاہ کو اس طرح پریشان دیکھ کر زین بھاگتے ہوئے اس کے پاس آیا (شاہ بھائی کیا ہو گیا اتنے پریشان کیوں ہو) زین کو دیکھتے ہی شاہ نے زین سے بلال کو بلانے کا کہا جسے سن کر زین پریشانی سے بلال کو بلانے لگا۔

کچھ ہی لمحوں کے بعد بلال اور زین دونوں شاہ کے پاس تھے شاہ پہلے ہی سارا قصہ دونوں کو سنا چکا تھا زین بہت غصے میں آچکا تھا (کیسی گھٹیا عورت ہے یہ مرینا) جبکہ بلال کسی کی کال کٹ کر کے شاہ کے پاس آیا (سر

سب چکا دیکھ لیا ہے لیکن میم اس ڈسٹینیشن میں موجود نہیں ہیں) مدہم آواز میں کہتے ہوئے بلال دونوں کے ساتھ آ بیٹھا۔

اپنے غصے کو ضبط کرنے کے لیے شاہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس اپنے ہاتھ میں ہی توڑ دیا شاہ کی اس حرکت پہ بلال اور زین دنگ رہ گئے بلال نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے کانچ کے ٹکڑے شاہ کے ہاتھ سے نکالنا چاہے لیکن شاہ اپنا ہاتھ جھٹکتے ہوئے گاڑی میں جا بیٹھا اور تیز رفتار سے گاڑی چلاتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔



مشل کے گم ہو جانے کی اطلاع گھر میں سب تک پہنچ چکی تھی جبکہ شاہ ویز، زیان اور بلال، زین مشل کو ڈھونڈنے کے لیے باہر جا چکے گئے تھے کوئل پھوپھو کے شوہر پولیس کے ریٹائرڈ آفیسر تھے کال پہ بات کرتے ہوئے وہ کوئل کی جانب آئے (تم فکر نہیں کرو کوئل مشل مل جائے گی میں نے پولیس میں اطلاع کردی ہے اور اپنے کچھ ریفرنس کے ذریعے ہم جلد ہی ڈھونڈ لیں گے۔)



بائیں ہاتھ سے گاڑی چلاتا ہوا وہ ناجانے کتنے سگریٹ اڑا چکا تھا وہ کب سے پاگلوں کی طرح گاڑی دوڑا رہا تھا فون پہ مسلسل کالز آنے کے باوجود اس نے ایک بھی کال اٹینڈ کرنا ضروری نہ سمجھا۔

وہ اسلام آباد کے راستوں سے نا آشنا تھا لیکن وہ پھر بھی مثل کو ڈھونڈنا چاہتا تھا اس کے دماغ ہر چیز سے
ماؤف ہوا پڑا تھا _____



رات کہ دو بج رہے تھے لیکن کسی کی بھی آنکھوں میں۔ نیند نہ تھی سب ٹی وہ لاؤنچ میں فکر مندی سے بیٹھے
ہوئے تھے تبھی شاہ گھر میں داخل ہوا (شاہ بیٹا تم آگئے) کوئل پھوپھو نے پریشانی کے عالم میں شاہ سے پوچھا
لیکن سب کو نظر انداز کرتا ہوا وہ اپنے کمرے میں۔ آیا اور باتھ روم میں جاتے ہی شاور کے نیچے جا کھڑا
ہوا _____

اس کا زہن کام کرنا چھوڑ چکا تھا لیکن وہ دوبارہ آج ہونے والا واقع اپنے زہن میں دوڑانے لگا کسی خیال کے
آتے ہی اس نے فوراً کپڑے چینج کیے اور باہر ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھے بلال کے پاس گیا (بلال مجھے فوراً مرینا کا
پرسنل نمبر چاہیے) کچھ سوچتے ہوئے بلال نے فوراً جواب دیا (جی سر میں ابھی پتا کرواتا ہوں) _____
کچھ ہی لمحوں کے بعد بلال مرینا کا نمبر شاہ کو دے چکا تھا _____

کچھ ہی لمحوں کے بعد بلال مرینا کا نمبر شاہ کو دے چکا تھا _____

اپنے لیپ ٹاپ پہ وہ جلدی جلدی ٹائپنگ کرنے میں مصروف تھا یہ آپ کیا کر رہے شاہ بھائی (شاہ
کے کمرے میں موجود زین نے تجسس سے پوچھا)

سر بہت اچھے ہیکر ہیں جہاں تک میرا خیال ہے سر مرینا کا فون ہیک کر رہے ہیں (زین کے سوال کا جواب بلال نے دیا)

ہو گیا۔ (کچھ ہی لمحوں کے بعد شاہ کی آواز پہ دونوں نے شاہ کی جانب دیکھا) کیا ہو گیا سر بلال نے حیرانگی سے شاہ کو دیکھا۔

اگر مثل کے غائب ہونے کے پیچھے مرینا کا ہاتھ ہوا تو میں اس کا وہ حال کروں گا کہ یہ یاد کرے گی (شاہ غصے سے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ کی سکرین پہ نظریں جمائے کچھ دیکھ رہا تھا)

سر میرا نہیں خیال مرینا اتنا بڑا کام کر سکتی ہے وہ ایک ماڈل ہے اسے پتا ہے کہ اس طرح کے کام کرنے سے اس کی ریپوٹیشن خراب ہو جائے گی (بلال نے اپنی رائے دی)

تمہیں نہیں پتا بلال بے ہودہ عورتیں کچھ بھی کر سکتی ہیں اگر وہ شاہ بھائی کے ساتھ لڑکی ہو کہ اتنی گھٹیا حرکت کر سکتی ہے تو وہ شاہ بھائی کو پانے کے لیے مثل کو کڈنا پ بھی کر سکتی ہے۔ زین نے اپنی رائے دی جس پہ شاہ نے دونوں کو مخاطب کیا (میرا خیال ہے زین ٹھیک کہہ رہا ہے اس گھٹیا عورت سے کچھ بھی امید کی جاسکتی ہے) سب کچھ دوبار یاد کر کے شاہ کو ایک دفع پھر غصہ آیا تھا۔

میں جانتا ہوں اس عورت کو کیا چاہیے اور یہ اس کی بھول ہے کہ ایسا ہو گا لیپ ٹاپ کی سکرین پہ کچھ دیکھ کہ شاہ کا چہرہ لال ہو چکا تھا (چلو چلیں) دونوں کو کہتا ہوا شاہ بیڈ سے اٹھ چکا تھا

اس وقت کہاں جانا ہے سر رات کے تین بج رہے ہیں (بلال نے حیرانی سے پوچھا جس پر شاہ اسے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا) وہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں رات کہ تین بج رہے ہیں اور میری بندی ابھی تک غائب ہے (شاہ غصے سے دھاڑتے ہوئے باہر نکل گیا جبکہ شاہ کا غصہ دیکھ کر زین اور بلال بھی شاہ کے پیچھے چلے آئے۔



گاڑی ایک عالیشان ہوٹل کے باہر روکی گئی تھی وہ اپنے ہاتھ میں موجود پھول کو غور سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا تم دونوں کو پتا ہے نا تمہیں کیا کام کرنا ہے (زین اور بلال کو مخاطب کرتے ہوئے شاہ نے پوچھا جس پہ دونوں نے ہاں میں سر ہلا دیے)

گاڑی سے اترتا ہوا وہ اس عالیشان عمارت کی جانب قدم بڑھا رہا تھا وہ اس کی لوکیشن پہلے سے ہی جانتا تھا تبھی سیدھا لیفٹ میں پہنچ گیا۔

کچھ ہی لمحوں کے بعد وہ اس فلور پہ موجود تھا جہاں وہ رہی تھی اپنے فون سے اس کی لوکیشن دیکھتے ہوئے وہ اس کا کمرہ ڈھونڈ رہا تھا۔

اس کے کمرے کے باہر پہلے ہی اس کے گارڈز موجود تھے جو شاہ کو اچھے طریقے سے جانتے تھے (مرینا کو بولو عالیان شاہ آیا ہے) سنجیدگی سے کہتے ہوئے شاہ ایک گارڈ سے مخاطب ہوا تھا جو ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا۔



وہ نیند میں گم تھی جب اس کے گارڈ نے اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا غصے سے آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے دھارنے کے انداز میں پوچھا (اس وقت کیا مسئلہ پڑ گیا ہے تمہیں) میم وہ باہر عالیان شاہ آئے ہیں (گارڈ کے الفاظ سنتے ہی مرینا کہ چہرے پہ مسکراہٹ رونما ہوئی اور خود سے فخریہ انداز میں کہنے لگی) میں جانتی تھی شاہ تم ضرور آؤ گے ایسا کرو اسے دو منٹ بعد اندر بھیج دینا (اپنے گارڈ کو آرڈر دے کے وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر تیار ہونے لگ گئی)

سر میم کہہ رہیں دو منٹ تک آپ کو اندر بھیجیں گارڈ نے آکر شاہ کو اطلاع دی جس پہ شاہ پیچھے ہٹ کے کھڑا ہو گیا اور غصے دل ہی دل میں کہنے لگا (اگر معاملہ میری بندی کا نہ ہوتا تو میں تمہیں بتاتا کہ کسی انتظار کروا رہی ہو تم) اپنی جیب سے لائٹر اور سگریٹ نکالے وہ کش لگانے لگا



کمرے میں گھپ اندھیرا تھا اچانک ہی کسی نے اس کی آنکھوں سے پٹی اتاری لیکن اس کے باوجود بھی اسے کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا اس کا دل ڈر سے بندھ ہونے کو تھا (کون ہو تم کیوں لائے ہو مجھے یہاں) اس نے روتے ہوئے کہا اسے بس یہ یاد تھا کہ وہ روتے ہوئے باہر کی جانب بھاگی تھی اور کسی نے اس کے منہ پہ کپڑا رکھ کہ اسے کچھ سنگھایا تھا دوبار اس کی آنکھ جب کھلی تو وہ کسی بیڈ پہ گری ہوئی تھی

چھوڑ دو مجھے پلےز وہ روتے ہوئے منتیں کر رہی تھی تبھی ایک گرج دار مردانہ آواز میں جواب دیا (اگر اپنی جان پیاری ہے تو منہ بند کر کے بیٹھی رہو) اس خوفناک مردانہ آواز سن کہ وہ ڈر کے مارے سہم سی گئی



وہ ریڈ کلر کی لپسٹک لگا رہی تھی جب شاہ اس کے کمرے میں آیا (اہممم) شاہ کے کھنکھارنے پہ اس نے مسکراتے ہوئے شاہ کی جانب دیکھا۔ شاہ بھی جوابا اس کی طرف دیکھ کہ مسکرا دیا (اپنے ہاتھ میں پھول لیے اس نے مرینا کی جانب بڑھا دیا) عالیان شاہ مجھے پھول دے رہا ہے (مرینا نے حیرانگی سے کہا) تم پہلی لڑکی ہو جسے عالیان شاہ نے پھول دیا ہے۔ مسکراتے ہوئے شاہ اس کے قریب ہو گیا (ایم سوری مرینا میں نے تم پہ ہاتھ اٹھایا) مرینا کے گال کو چھوتے ہوئے اس نے پیار سے کہا۔

اپنا فون پکڑتے ہوئے اس نے شاہ کو اپنے قریب کیا (ادھر آؤ شاہ ہم سیلفی لیتے ہیں میں دنیا کو بتانا چاہتی ہوں کہ شاہ مجھے چاہتا ہے) مرینا کی بات سن کر شاہ طنزیہ مسکرایا اور مسکراتے ہوئے اس نے مرینا کے ساتھ سیلفی لے لی۔

اپنے فون میں موجود تصویر وہ کسی نمبر پہ سینڈ کر چکی تھی۔ (آؤ شاہ یہاں بیٹھو) شاہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ اسے بیڈ پہ بٹھانے لگی۔

شاہ اس کے ارادے سمجھ چکا تھا وہ شاہ کو مزید قریب کرتے ہوئے اس کی گود میں جا بیٹھی (مرینا وہ سب تم نے جان بوجھ کر کیا تھا نا آج) اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ پیار سے اس پوچھ رہا تھا (ہاں شاہ وہ سب میں نے کیا اور تمہارے لیے تو میں کسی کو مروا بھی سکتی ہوں) مسکراتے ہوئے مرینا فخریہ انداز میں اسے بتا رہی تھی (آہاں) شاہ نے بازہ سے اسے پکڑ کہ کھڑا کیا جس پہ حیرانی سے وہ شاہ کی جانب دیکھنے لگی (کیا ہو گیا شاہ) میری بات سن لو کان کھول کے مرینا کا منہ اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے وہ دھاڑا تھا (تم نے یہ سب گھٹیاں حرکتیں جو کی ہیں اور جو بکو اس ابھی کی ہے وہ سب ریکارڈ ہو چکا ہے اور خبردار جو تم نے اپنے گارڈز کو بلانے کی کوشش بھی کی) اپنی شرٹ پہ لگا چھوٹا سا کمرہ اتارتے ہوئے اس نے اس کی جانب بڑھایا جسے مرینا نے جلدی سے پکڑ کر توڑ دیا

ہاہا ہا میں تمہاری ان فضول حرکتوں و جانتا تھا اسی لیے پہلے ہی اس وڈیو کی لائیو ریکارڈنگ کروا چکا ہوں

مرینا طیش میں آکر شاہ کو تھپڑ مارنے والی تھی جب شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا (ایسا کرنے کا تو سوچنا بھی نا تمہارے سامنے جو شخص کھڑا ہے وہ عالیان شاہ) وہ مرینا پہ چلا اٹھا تھا (اب جلدی بکو اس کرو کہ مثل کہاں ہے اس کا منہ دبوچتے ہوئے وہ چلا اٹھا) وہ وہ میں نہیں جانتی شاہ اٹھا اٹھا ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پہ پڑا تھا (بتا رہی ہو کہ نہیں) وہ وہ مثل اس نے سارا ایڈریس شاہ کو بتا دیا اسے وہاں گرا چھوڑ کے شاہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگا تھا



وہ اس اندھیرے بھرے کمرے میں سہمی بیٹھی تو رہی تھی جب کسی نے اس کے سامنے فون کی سکرین کی جس میں شاہ اور مرینا کی تصویر تھی مثل حیرانی سے فون کی سکرین کو دیکھنے لگی (یہ یہ کیا ہے) وہ روتے ہوئے پوچھنے لگی لیکن اسے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔



وہ تیزی سے بھاگتا ہوا بلال اور زین کی گاڑی کے قریب آیا میں اس جگہ پہ جا رہا ہوں جہاں کا اس نے بتایا ہے تم دونوں یہیں رک کر اس پہ نظر رکھو۔

وہ جلدی سے اپنی گاڑی میں بیٹھتا ہوا اسے اڑا دینے کی سی رفتار میں اس جگہ کی جانب جانے لگا۔ کچھ ہی لمحوں کے بعد وہ اس پرانی عمارت کے باہر کھڑا تھا اپنی گن کو لوڈ کیے ہوئے وہ اپنے قدم اندر کی طرف بڑھانے لگا۔

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا کچھ ہی لمحوں کے بعد وہ چپا چپا چھان چکا تھا لیکن اسے ادھر کچھ نہ ملا اپنے ہاتھ میں موجود گن سے اس نے غصے میں زمین پہ فائر مارا اور فون نکال کر وہ بلال اور زین کو کال لگانے لگا۔

اس گھٹیا عورت نے مجھے بیوقوف بنا دیا اس جگہ پہ تو کچھ بھی نہیں ہے تم لوگ اس پہ نظر رکھو وہ ہوٹل سے باہر نہ نکلے۔ غصے سے فون بند کرتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھ گیا اور دوبارہ ہوٹل کی جانب چل دیا۔



شاہ کے جانے کے فوراً بعد وہ زمین سے اٹھی اور بھاگتے ہوئے اپنا فون پکڑ کر کسی کو کال ملانے لگی کال ملتے وہ جلدی جلدی سب کچھ بتانے لگی (جیسا تم نے کہا تھا میں نے ویسا ہی کیا اسے کسی اور جگہ بھیج دیا لیکن یاد رہے یہ شاہ بچنا نہیں چاہیے اس نے میری تذلیل کی ہے) وہ غصے سے کہہ رہی تھی جبکہ آگلی طرف بنا کوئی جواب دیے فون ڈس کونیکٹ ہو چکا تھا

وہ تیزی سے گاڑی چلاتا کچھ ہی لمحوں میں واپس ہوٹل پہنچ چکا تھا زین اور بلال شاہ کو دیکھتے ہی پریشانی میں گاڑی سے باہر آگئے (سر یہ کیا گیم چلی ہے اس نے اور سر آپ اسے ساتھ کیوں نہیں لے کے گئے) بلال نے افراتفری میں سوال کیا بیوقوف ہوں میں جاہل ہوں میرا دماغ کام ہی نہیں کیا کہ اسے ساتھ لے جاؤں غصے میں اپنا ہاتھ گاڑی پہ مارتے ہوئے کہنے لگا شاہ بھائی ہم تب سے یہیں ہیں ہم نے اسے باہر نکلتے نہیں دیکھا اس کا مطلب ہے وہ ابھی بھی ہوٹل میں ہے (زین نے شاہ کو اطلاع دی) لیکن ایک مسئلہ ہے سر اس کے گارڈز اب ہمیں دوبارہ اس سے ملنے نہیں دیں گے یقیناً اس نے منع کر دیا ہوگا بلال نے سنجیدگی سے مشورہ دیا جس پہ شاہ نے اپنی گن لوڈ کی اور کہنے لگا (اس کے گارڈز سے اجازت لے ہی کون رہا ہے)



وہ تینوں ہوٹل کے اسی فلور پہ پہنچ گئے اور پہلے کی طرح گارڈز ابھی بھی موجود تھے شاہ کو دیکھتے ہی ایک گارڈ پوچھنے لگا (سر آپ یہاں پھر سے) گارڈ کی بات سن کر تینوں جان چکے تھے کہ مرینا نے وڈیو وائرل ہونے کے ڈر سے انھیں کچھ نہیں بتایا (’ہممم پیچھے ہٹو مجھے اندر جانا ہے) گارڈز کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے شاہ اندر چلا گیا جبکہ زین اور بلال گارڈز کو اپنی طرف متوجہ کیے ہوئے تھے۔



وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا چہرہ دیکھ رہی تھی جہاں کچھ دیر پہلے پڑنے والے تھپڑ کا نشان تھا تبھی ایک دھماکے کی سی آواز سے دروازہ کھلا شاہ بنا کچھ بات کیے تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور سختی سے اسکا گلا پکڑ لیا (جاہل عورت تم نے جان بوجھ کر کہیں اور بھیجا تھا نا مجھے) شاہ کی گرفت اتنی سخت تھی کہ مرینا کا دم گھٹنے لگا تھا (مجھ مجھے کچھ نہیں پتا شاہ پلیز مجھے چھوڑ دو) وہ روتے ہوئے شاہ کے ترلے کر رہی تھی (جلدی بتاؤ مثل کہاں ہے ورنہ تمہاری جان لے لوں گا) شاہ اس پہ دھاڑا تھا _____ می میں سچ کہہ رہی ہوں شاہ مجھے کچھ نہیں پتا) _____ اچھا تو تم ایسے نہیں مانو گی _____ اپنے ہاتھ میں پکڑی گن شاہ نے مرینا کے سر پہ رکھ دی (تین تک گنوں گا بتا دو ورنہ جتنی بھی گولیاں ہیں اس میں سب کی سب ماردوں گا تمہیں اور جو بھی انجام ہو گا اس کا وہ میں بعد میں دیکھ لوں گا) شاہ اب مزید صبر نہیں کر سکتا تھا _____ شاہ یہ سارا پلان میرا نہیں تھا میرے ساتھ کوئی اور بھی شامل تھا اور مثل اس وقت کہاں ہے مجھے یہ بھی نہیں پتا اس نے مجھے بس یہ کہا تھا کہ میں تمہیں کسی اور جگہ بھیج دوں _____ ڈر کے مارے مرینا سب کچھ سچ بول چکی تھی لیکن شاہ کو اب اس کی باتوں پہ بالکل یقین نہیں تھا _____ پھر سے بکو اس کر رہی ہو _____ نہیں شاہ اب میں سچ کہہ

رہی ہوں میرا یقین کرو (وہ روتے ہوئے شاہ سے کہنے لگی) کون ہے وہ شخص جو یہ سب کروا رہا بتاؤ مجھے (شاہ نے اپنی گرفت مزید سخت کر لی) شاہ مجھے نہیں پتا وہ ہمیشہ اپنا کوئی نا کوئی بندہ بھیجتا تھا اس نے مجھ سے ہمیشہ بس فون پر ہی رابطہ کیا ہے (روتے ہوئے مرینا کو جتنا پتا تھا سب بتا گئی) مجھے نمبر دو اس کا شاہ نے مرینا پر سے اپنی گرفت ختم کرتے ہوئے کہا وہ یہ لو شاہ مرینا نے جلدی سے اپنا فون نکالا اور نمبر شاہ کو دیکھانے لگی یہ لو شاہ شاہ نے نمبر جلدی سے اپنے فون میں کاپی کیا اور باہر کی جانب بڑھنے لگا تبھی رکا اور مرینا کے پاس واپس آیا (اگر یہ سب جھوٹ ہوا تو تم یہ بھول جاؤ کہ کوئی تمہیں مجھ سے اب بچا سکتا ہے)



سر آپ مرینا کو پھر چھوڑ آئے آپ کو چاہیے تھا اسے اپنے ساتھ لے آئیں (ہوٹل سے باہر نکلتے ہوئے بلال نے پوچھا) میں اس گھٹیا عورت کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا تھا جواب سنجیدگی سے دیا گیا

گاڑی میں بیٹھتے ہی شاہ اپنے لیپ ٹاپ پہ پھر سے دھرا دھرا انگلیاں چلانے لگا (یہ جو بھی ہے کوئی بیوقوف ہی ہے یہ کوئی پروفیشنل نہیں لگتا کیونکہ اس نے جب بھی کال کی ایک ہی نمبر سے کی) شاہ اس نمبر کے انفورمیشن نکال رہا تھا شاہ بھائی وہ جو بھی تھا اس نے سارا الزام مرینا پہ ڈال دیا اور خود کو پوشیدہ ہی رکھا ہے تو کافی چالاک (زین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا)

شاہ جو اپنے لیپ ٹاپ کی سکرین پہ نظریں جمائے کچھ دیکھ رہا تھا اچانک ہی حیران ہو گیا جس پہ زین اور بلال دونوں نے فوراً ہی شاہ سے وجہ پوچھی

واٹ دافک یہ تو اسی ہوٹل کی لوکیشن شو کر رہا ہے اور ہم بیوقوف پاگلوں کی طرح باہر ڈھونڈ رہے تھے (شاہ نے حیرانگی سے کہا جس پہ وہ دونوں بھی حیران ہو گئے) _____



تینوں ہوٹل کے سب سے اوپر والے فلور پہ موجود تھے (سر یہ اس ہوٹل کا آخری فلور ہے) نہیں بلال اس سے اوپر بھی کچھ ہے شاہ نے فون پہ دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا کیونکہ اس کی لوکیشن اس سے اوپر والے فلور پہ شو ہو رہی وہ ہمارے قریب ہی ہے (چلیں پھر ہم سیڑھیوں کے ذریعے اوپر چل کر دیکھ لیتے ہیں) زین نے سب کو مشورہ دیا اور تینوں سیڑھیاں چڑھنے لگے _____



وہ اندھیرے کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی جب کسی نے اس کے آگے کھانا رکھا اور خود باہر کی جانب جاتے ہوئے لائٹ آن کر دی _____ لائٹ اچانک چلنے پر مثل کی آنکھیں چندھیا گئیں اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں تو اس کے سامنے اس کا پسندیدہ پیزا پڑا تھا _____ وہ کچھ حیران سی ہوئی کہ اس شخص کو میری پسند کا کیسے پتا _____ وہ روتے ہوئے پیچھے کو بیٹھ گئی کھانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا _____ اور آیتیں پڑھنے لگی _____



وہ تینوں اوپر پہنچے تو ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا دیکھنے کو ملا وہ آہستہ آہستہ چلتے آرہے تھے لیکن کچھ بھی نظر نہ آنے پر شاہ نے اپنے موبائل کی لائٹ جلائی جس کی بدولت انھیں کچھ کچھ نظر آنے لگا یہ اس ہوٹل کی سب سے اوپری منزل تھی (کچھ ماہ پہلے آگ لگنے کی وجہ سے اس فلور کو بند کر دیا گیا تھا اور ابھی اس کی ری کنسٹرکشن جاری تھی)

وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے تبھی زین کو کچھ فاصلے پر ایک کمرہ نظر آیا (میرا خیال ہے ہمیں اس کمرے میں چیک کرنا چاہیے) زین نے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ ہم ایسا کرو تم دونوں باقی کا دیکھو میں اس کمرے میں دیکھتا ہوں (شاہ نے سنجیدگی سے کہا) لیکن سر اکیلے جانے میں بہت خطرہ ہے (بلال نے پریشانی سے کہا) بلال اب ہمارے پاس اتنا وقت نہیں کہ ہم ایک ساتھ یہ پورا فلور چیک کریں تم لوگ جا کر دوسری طرف دیکھو میں اس کمرے میں جاتا ہوں (سنجیدگی سے کہتے ہوئے شاہ کمرے کی جانب بڑھ گیا)۔



وہ شخص دوبارا آکر مشل کو دیکھنے لگا جو گھٹنوں میں منہ دیے رو رہی تھی غصے میں اس شخص نے لائٹ پھر سے بند کر دی اور دروازہ لاک کر کے باہر چلا گیا۔

وہ اندھیرے میں بیٹھی روتے ہوئے اللہ سے دعا مانگ رہی تھی (یا اللہ میں نے تو کبھی کسی کے ساتھ بڑا نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کسی کی بڑا سوچا تو میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا یا اللہ میں جانتی ہوں میرے اللہ کے ہر چیز میں بہتری ہوتی ہے پر یا اللہ مجھے اس آزمائش سے نکال دے)

ابھی وہ روتے ہوئے مدہم آواز میں بول ہی رہی تھی جب دروازہ باہر سے زور زور سے بجنے لگا مثل سہم کے دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی۔

باہر کی جانب موجود شخص نے ایک دھماکے کے ساتھ دروازہ کھولا اور اندر کی جانب بڑھا۔

فون کی ٹارچ کی مدد سے اس نے دیوار پہ موجود بٹنز دیکھے اور بٹن دباتے ہوئے لائٹ جلا دی۔

جب شاہ نے مڑ کر کمرے کا معائنہ کیا تو اس کی نظر ادھر ہی ٹھہر سی گئی وہ لڑکی جو ڈر کے مارے اپنا منہ گھٹنوں پہ رکھے کانپ رہی تھی شاہ کو پہچاننے میں ایک منٹ نہ لگا کہ وہ مثل ہی ہے۔

شاہ کے منہ سے بے اختیار (چندا) نکلا جسے سن کر مثل نے اپنا چہرا اٹھا کر سامنے والے شخص کو دیکھنا چاہا وہ بھاگ کر اس شخص کے پاس جانا چاہتی تھی مگر اس میں اتنی قوت باقی نہ تھی مثل کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔

شاہ فوراً ہی مثل کی جانب بڑھا اور اس کے سامنے جا کھڑا ہوا

اچانک ہی ایک فائر چلنے کی آواز آئی شاہ جو مثل کو دیکھنے کے لیے عین اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا اگر کھڑا ہوتا تو گولی یقیناً شاہ کو ہی لگتی تھی۔



وہ جو دور سے شاہ کا نشانہ بنا رہا تھا اچانک شاہ کے بیٹھ جانے سے اس کا نشانہ چوک چکا تھا اور وہ شدید غصے میں آگیا لیکن فحال اسے یہاں سے بھاگنا تھا وہ جلدی سے چھپتے ہوئے کھڑکی کی مدد سے باہر نکل گیا۔



گولی کی آواز سنتے ہی شاہ نے مثل کو کھڑا کیا اور اپنی گن لوڈ کرتے ہوئے وہ مثل کو اپنے پیچھے چھپا چکا تھا۔

فار کی آواز سنتے ہی بلال اور زین تیزی سے بھاگتے ہوئے اسی کمرے میں آگئے (آپ دونوں ٹھیک تو ہیں) پھولتے ہوئے سانس کے ساتھ بلال نے پریشانی سے پوچھا۔

جب کہ مثل گولی کی آواز سن کہ اب ہوش آنے پہ رونے لگی تھی (شاہ یہ گولی تمہیں لگ سکتی تھی) اپنے پیچھے سے آتی آواز سن کر شاہ کو سکون سا ملا تھا اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا (میں ٹھیک ہوں مثل کچھ بھی نہیں ہوا) میرا خیال ہے اب ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا چاہیے (زین نے سب کو مخاطب کیا)



چاروں گاڑی میں بیٹھے گھر کی جانب جارہے تھے ہلکی ہلکی روشنی چاروں پہر پھیلنا شروع ہوگئی تھی ڈرائیونگ کرتا ہوا شاہ اچانک سب سے مخاطب ہوا (ا ہممممم سب نے دو نفل ادا کرنے ہیں) شاہ کی بات سننے پر زین کے مزاحیہ انداز میں کہا (واہ شاہ بھائی مثل کے واپس آنے کے لیے نفل آپ نے مانگے تھے ہم نے نہیں

(زین کی بات سن کر سب ہنسنے لگے) (تو تم یہ سوچ کر نفل پڑھ لینا کہ آج تم بچ گئے) (شاہ نے اپنے ڈمپل نمایاں کرتے ہوئے کہا)

کچھ ہی لمحوں بعد شاہ بوتل کو منہ سے لگائے پانی پی رہا تھا جب اچانک ہی مثل سے پوچھنے لگا (مثل کیا تم نے اس شخص کو دیکھا یا کچھ بھی اہم جو تمہیں پتا چلا ہو شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے مثل سے پوچھا) _____

ہمم دیکھا تھا _____ مثل کی آواز پہ تینوں نے اس کی جانب دیکھا جبکہ شاہ گاڑی کو بریک لگا چکا تھا اور مڑ کر مثل کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا (کیا دیکھا تھا تم نے مثل) میں نے ایک تصویر دیکھی تھی جس میں عالیان شاہ اس مرینا کے ساتھ مسکراتے ہوئے سیلفی لے رہے تھے (مثل نے سڑ کر کہا) _____

جبکہ شاہ نے مثل کے الفاظ سنتے ہی اپنا چہرہ فوراً سے پہلے دوبار سڑک کی جانب کر لیا _____

توبہ توبہ یہاں تو کسی پہ یقین ہی نہیں کرنا چاہیے (زین نے جلتے میں تیل چھڑکنے کا کام کیا جس میں بلال نے اس کی بھرپور مدد کی) (توبہ توبہ سہی کہہ رہے ہو زین)

وہ ڈرائیونگ کرتا ہوا اس وقت کسی سے بھی نظریں ملانے سے خود کو بچا رہا تھا ورنہ وہ دونوں کو زندہ نہ چھوڑتا _____

فجر کی نماز کے بعد گھر آتے ہی سب سوچکے تھے اس کے لیے کل کا دن بہت مشکل گزرا تھا وہ بہت ڈر چکی تھی اپنے بیڈ پہ لیٹے ہوئے وہ کل کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی وہ خوفناک مردانہ آواز اس کے زہن

سے نکل ہی نہیں رہی تھی آنکھیں بند کرنے پر بھی اس کو اسی کمرے کا منظر نظر آرہا تھا لیکن اس کی دعاؤں نے اسے بچا لیا وہ اپنے رب کا جتنا شکر کرتی کم تھا

سارا دن اور رات پاگلوں کی طرح وہ مثل کے لیے سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہا تھا اس کے دماغ آنے والے بڑے خیالوں کو وہی جانتا تھا کہ اس نے کیسے جھٹکا تھا ہر پل اس کی فکر بڑھتی جارہی تھی اس کا دماغ اتنا کام کر ہی نہیں پا رہا تھا کہ ایسا کر کون سکتا وہ ابھی بھی بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹے اسی کڈناپر کا سوچ رہا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ کیڈناپر اسے مار دینا چاہتا تھا لیکن کیوں؟؟ شاہ کے دماغ میں اس سوال کا جواب نہیں آرہا تھا (مجھے تو پاکستان آئے ہوئے کچھ ہی وقت ہو گیا پر کون ہو سکتا ہے جو مجھے یا میرے قریب لوگوں کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے) وہ جھنجھلاتے ہوئے کہنے لگا



سب ناشتے میں مصروف تھے جب شاہ نے سنجیدگی سے کہا (ناشتے کے بعد سب اپنی پیکنگ کر لیں ہم لاہور واپس جارہے ہیں) شاہ کی بات سن کہ زین نے بھی ہامی بھر لی جبکہ عائرہ حیران ہوئی آج ہی کیوں واپس جارہے ہیں اور کوئل پھوپھو نے بھی رکنے کا اسرار کیا۔ شاہ نے نرم لہجے میں جواب دیا (کیونکہ شاید آج رمضان کا چاند نظر آجائے) پانی کا گلاس رکھتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا (ہم ایک بجے نکل جائیں گے تاکہ زیادہ رات نہ ہو جائے میں پیکنگ کرنے جا رہا ہوں)



سب پھوپھو اور احسان صاحب (پھوپھو کے شوہر) سے ملتے ہوئے لاہور کے لیے گاڑی میں جا بیٹھے تھے زیان نے مثل کو گلے لگاتے ہوئے کہا (یار تم لوگ جلدی آجایا کرو ہم بہت مس کرتے ہیں) وہ جس کا موڈ پہلے ہی خراب تھا اس حرکت پہ مزید چڑ کر منہ دوسری طرف کر گیا (اب ہم عید کے فوراً بعد آجائیں گے انشاء اللہ شاہ ویز بھائی کی شادی پہ) وہ مسکراہٹ سے کہتے ہوئے گاڑی میں جا بیٹھی (ایک گاڑی میں بلال اور شاہ تھے جبکہ دوسری گاڑی میں مثل عاززہ اور عائشہ کے ساتھ زین تھا) _____

گاڑی تیزی سے لاہور کی جانب روانہ ہو رہی تھی گاڑی آہستہ چلنے کی وجہ سے رات ہو چکی تھی شاہ اپنا فون استعمال کر رہا تھا جب اس کی نظر نیوز پہ پڑی رمضان المبارک کا چاند نظر آچکا تھا شاہ نے فوراً ہی اپنے ساتھ بیٹھے بلال کو مبارکباد دی اچانک ہی شاہ کی گاڑی سے آگے زین لوگوں کی گاڑی کسی ریست ایریا پہ رک گئی _____

یہ لوگ اب یہاں کیوں رکے ہیں (شاہ نے تجسس سے پوچھا اور بلال نے بھی اپنی گاڑی روک دی) دونوں گاڑی سے باہر نکلے اور زین لوگوں کی جانب جانے لگے جو پہلے ہی سب باہر نکل چکے تھے (تم نے یہاں گاڑی کیوں روکی زین) شاہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا _____ وہ دراصل مجھے بھوک لگ رہی تھی (زین نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے کہا جس پہ سب ہنسنے لگے اور نفی میں سر ہلانے لگے) ایسا کرو پھر سب کے لیے چائے بھی لیتے آؤ) شاہ کے پوچھنے پر سب نے چائے کے لیے ہامی بھر لی _____ کچھ ہی لمحوں بعد چائے پی کر سب دوبارہ سفر کے لیے روانہ ہو چکے تھے _____



ابھی تک آئے نہیں بچے دادی فکر مندی سے سب کا انتظار کر رہیں تھی جو کہ تھوڑا لیٹ ہو چکے تھے
(آجائیں گے امی آپ فکر نہ کریں) مثل کی امی نے دلا سے دیتے ہوئے کہا _____

تقریباً پانچ منٹ بعد ہی گاڑی کے ہارن کی آواز آئی اور سب ہنسنے ہوئے لیونگ روم میں داخل ہو گئے
بچوں کو دیکھتے ہوئے سب کھڑے ہو گئے اور سب سے سفر کے بارے میں پوچھنے لگے _____

سب صوفوں پہ بیٹھے ہوئے تھے جب دادی نے میرب کو کھانا لگانے کا کہا (جاؤں بچوں تم سب فریش ہو جاؤ
پھر ہم مل کر کھانا کھاتے ہیں) دادی کی بات سن کر سب اپنے اپنے کمروں میں فریش ہونے چلے گئے _____



کھانے کے بعد وہ چھت پر چائے ہاتھ میں لیے کھڑا تھا آسمان بہت صاف تھا جس پہ ستارے مزید نمایاں ہو
رہے تھے وہ چائے کے آپ لیتا ہوا آسمان کو دیکھ رہا تھا جب کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی اس نے مڑ
کر دیکھا تو وہ بھی ہاتھ میں چائے کا کپ لیے ادھر ہی آرہی تھی _____

اپنے ساتھ کھڑی مثل کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہنے لگا (میرا خیال ہے مثل تمہیں سو جانا چاہیے کافی ٹائم
ہو گیا ہے اور تم قہک بھی گئی ہو گی) _____ شاہ کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ کہنے لگی (شاہ تم سے کچھ
پوچھوں) جواب مختصر تھا (ہمممم) شاہ تم نمازیں پڑھتے ہو؟؟ مثل نے تجسس سے سوال پوچھا _____

یہ کیسا سوال ہے مثل عبادت تو اللہ کے لیے کرتے ہیں نا تو انسان کون ہوتا اس میں مداخلت کرنے والا ___ شاہ نے مثل کی آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا ___ دیکھو شاہ میں مداخلت نہیں کر رہی میں نے تو بس پوچھا ہے اور اس میں غلط ہی کیا اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا تو ہم اسے نماز کی فضیلت بھی تو بتا سکتے ہیں نا شاہ تاکہ وہ بھی نماز پڑھنے لگ جائے ___ مثل نے اپنا نظریہ پیش کیا جس پہ شاہ کے ڈمپل نمایاں ہو گئے (آہاں تو بتاؤ نماز پڑھنے کا سب سے بڑی فضیلت کیا ہے) چائے کا سب بھرتے ہوئے شاہ نے پوچھا ___ جس پہ مثل نے شوخی مارنا چاہی اوہ تمہیں تو اتنا بھی نہیں پتا شاہ ___ اپنی دونوں آنکھیں بڑی کیے ہوئے وہ مثل کی جانب دیکھنے لگا (نہیں مثل میڈیم مجھے نہیں پتا پلیرز آپ بتادیں) شاہ کا انداز دیکھ کر مثل ہسنے لگی (نماز کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ یہ ہمیں دوزخ سے بچائے گی) ___ مثل کا جواب سن کر شاہ کے ڈمپل نمایاں ہوئے مجھے بالکل اسی جواب کی امید تھی مثل ___

تمہیں پتا ہے نماز سے ہی کافر اور مسلمان میں فرق ہوتا ہے اگر کوئی شخص مسلمان تو ہو لیکن وہ نماز نہ پڑھے وہ بھی صرف نام کا مسلمان ہے ___

مثل غور سے شاہ کو دیکھتے ہوئے اس کی باتیں سن رہی تھی مثل کو شاہ ایک آوارہ سا لڑکا لگتا تھا جو ہر وقت سگریٹ پیتا رہتا تھا ___

تمہیں پتا ہے مثل میں جانتا ہوں کہ تم مجھے ایک آوارہ لڑکا سمجھتی ہو (شاہ نے مسکراہٹ کے ساتھ مثل کی جانب دیکھا جو شاہ کو ہی دیکھ رہی تھی) شاہ کی بات سن کر مثل گربراگئی نہیں نہیں میں نے کب ایسا سوچا نظریں پھیرتے ہوئے مثل نے کہا۔

ہاہاہا مثل اگر تمہیں جھوٹ بولنا ہی ہوتا ہے تو ایٹ لیسٹ میری طرف دیکھ کے بولا کرو یار (مسکراتے ہوئے شاہ نے مثل کے بالوں کو دیکھا)

ویسا تمہیں پتا ہے مثل 3 سال ہو گئے ہیں الحمد للہ میں پوری نمازیں پڑھتا ہوں (شاہ نے فخریہ انداز میں کہا جس پہ مثل کا قہقہہ بلند ہو گیا) (اپنی شکل دیکھی ہے کہیں سے بھی لگتا ہے کہ سای نمازیں پڑھتے ہو گئے) مثل کی بات سن کر شاہ چڑ گیا تھا۔ ہں تو تمہارے لیے تھوڑی پڑھتا یہ میرا اور میرے اللہ کا معاملہ ہے

دونوں مزے سے باتیں کر رہے تھے وقت کب گزر گیا دونوں کو پتا ہی نہ چلا (اودہ شاہ دو بج گئے رات کے) شاہ دو بج بھی گئے (مثل نے حیرانگی سے کہا) اب کیا فائدہ سونے کا ابھی کچھ دیر میں سحری کا وقت ہو جائے گا (شاہ اپنا تیسرا چائے کا کپ پیتے ہوئے کہنے لگا۔

چلو شاہ میرے بیج کے لیے کوئی۔ بتاؤ مثل نے ایکساٹڈ ہوتے ہوئے شاہ سے پوچھا۔ (ممنہم میں بتاؤں) شاہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

چلو پھر لکھو۔

دنیا میں سب سے زیادہ دکھ دینے والی چیز غربت ہے کیونکہ اس میں سارے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں
ہممم بات تو ٹھیک کی ہے شاہ۔۔۔

سحری کا وقت ہونے والا تھا جب مثل کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی (چلو شاہ) شاہ نے تجسس سے پوچھا (اس وقت کہاں جانا ہے مثل) کچن میں اور کہاں چلو آؤ سحری کی تیاری کرتے ہیں۔۔۔ (لیکن مجھے تو کچھ بھی بنانا نہیں آتا) شاہ نے بغور مثل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ٹھیک ہے تو تم برتن دھو لینا (مثل کی بات سنتے ہی شاہ کو تو جیسے جھٹکا سا لگ گیا) (وٹ دافک اب میں برتن دھوؤں گا)

شاہ کو گھوری ڈالتے ہوئے مثل کہنے لگی (پہلی بات تو یہ کہ رمضان شروع ہو چکا ہے تمہارے منہ سے کوئی گالی نہ نکلے اور دوسری بات یہ کہ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹانا سنت ہے) مثل کے جواب سن کر شاہ کچھ بھی کہنے سے قاصر تھا اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے شاہ بھی مثل کے ساتھ کچن میں چلا گیا۔۔۔

وہ اپنی شرٹ کی بازوں اوپر کیے برتن دھونے میں مصروف تھا جب اس کے پاس کھڑی مثل نے پلیٹس پکڑ کے دوبارہ سینک میں رکھ دیں

مثل یہ کیا کر دیا تم نے یہ دھو دی تھیں میں نے (شاہ کو تو جیسے صدمہ سا لگا) شاہ یہ سب ابھی گندی تھیں تم ٹھیک سے دھونا (مثل نے پلیٹس کی طرف دیکھ کر کہا)۔۔۔

یار یہ دیکھو کتنی چمک رہی اتنی تو تب بھی نہیں چمکتی جب نئی لاتے ہیں (شاہ نے ایک پلیٹ دھو کر مثل کی جانب بڑھائی)۔۔۔

ہمم یہ والی ٹھیک دھوئی ہے چلو اب باقی کی بھی دھو لو جلدی سے اس سے پہلے کہ کوئی آجائے (مثل شاہ کو سمجھاتے ہوئے چولہے کے پاس آگئی اور سب کے لیے پراٹھے بنانے لگی۔)

اچانک ہی مثل کی چیخ نکلی جس پہ شاہ فوراً ہی مثل کے پاس چلا آیا۔ پریشانی سے مثل کا ہاتھ دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا (یہ کیا کر دیا مثل یار دیکھو کتنی لگ گئی) روٹی توے پہ ڈالتے ہوئے مثل کی کچھ انگلیاں توے سے جا لگی تھیں۔ اوہو کچھ بھی نہیں ہوا بس ہلکا سا تو لگا ہے (مثل نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔)

تم چھوڑ دو مثل میرب آپا خود ہی سب کی افطاری بنا دیں گی (مثل کو چولہے سے پیچھے دھکیلتے ہوئے شاہ کہنے لگا۔)

نہیں شاہ کیسی باتیں کر رہے ہو سحری تو ہمیشہ میں ہی بناتی ہوں مجھے پسند بھی ہے اور اس کے علاوہ ثواب بھی تو ملتا ہے (مثل نے مسکراتے ہوئے شاہ سے کہا)۔ یہ تو ٹھیک بات ہے پر تم زرا دھیان سے کیا کرو (مثل کو گھوری ڈالتے ہوئے شاہ پھر سے برتن دھونے لگ گیا۔)

سحری کا وقت شروع ہو چکا تھا عازہ سحری بنانے کے لیے کچن میں گئی تو وہاں شاہ کو دیکھ کہ حیران ہوئی جو خود پر سے اپرن اتار رہا تھا (شاہ تم یہاں کیا کر رہے) عازہ نے حیرانی سے شاہ سے پوچھا۔

دھلے ہوئے برتنوں میں سے گلاس اٹھا کر میز پر رکھتے ہوئے شاہ نے فخریہ انداز میں کہا یہ سب برتن میں نے دھوئے ہیں جبکہ شاہ نے گلاس اتنی زور سے میز پہ رکھا تھا کہ وہ ٹوٹ گیا۔

شاہ کی بات سن کر عازہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا جبکہ ٹوٹا گلاس دیکھ کہ شاہ کا منہ بھی کھل گیا۔

اپنا ایک ہاتھ کمر پہ رکھے دوسرے ہاتھ میں چمٹا پکڑے وہ ٹوٹا ہوا گلاس دیکھ رہی تھی (یہ کیا کر دیا شاہ تم نے) مثل قسم سے یہ گلاس جان بوجھ کر نہیں توڑا میں نے (شاہ دونوں ہاتھ اٹھائے اپنی صفائی دینے لگ گیا)۔

سامنے کھڑی عازہ یہ سب دیکھ کر جل گئی اور غصے سے مثل کے ساتھ کھڑی ہو کہ چائے بنانے لگی اور شاہ ٹوٹا ہوا گلاس اٹھانے میں مصروف تھا۔ شاہ دھیان سے کرو تمہارے ہاتھ پہ لگ جائے گا مثل شاہ کی جانب بڑھنے لگی تبھی شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں روک دیا (چپ کر کے وہیں کھڑی رہو پہلے ہی تمہارا ہاتھ جل گیا ہے)۔

عازہ یہ سب دیکھ کہ دل ہی دل میں بد دعائیں دینے لگی چائے کیوں میں ڈالتے ہوئے عازہ نے جان بوجھ کر چائے مثل کے ہاتھ پہ گرا دی (اوہ ایم سوری مثل غلطی سے گر گئی) جبکہ گرم چائے مثل کے ہاتھ پہ گرنے سے مثل تکلیف سے رو دینے کو تھی اس کا ہاتھ جل چکا تھا۔

مثل کو تکلیف میں دیکھ کر شاہ نے فوراً ہی عازہ کو بازو سے پکڑ کر پیچھے کر دیا اور خود مثل کے سامنے جا کھڑا ہوا (واللہ کتنا جل گیا ہے مثل) مثل کے ہاتھ کا معائنہ کرتے ہوئے شاہ نے فکر مندی سے کہا۔ چلو میرے ساتھ مثل کا ہاتھ تھامے شاہ اسے کچن سے باہر لے گیا اور جا کہ صوفے پہ بیٹھا دیا (تم ادھر بیٹھو میں کریم لے کر آتا ہوں) مثل کو اطلاع کرتے ہوئے شاہ دادی سے ٹیوب کا پوچھنے لگا۔

شاہ مثل کے ہاتھ پہ ٹیوب لگا رہا تھا جبکہ دادی سامنے بیٹھیں مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہیں تھیں (شاہ چھوڑو میرا ہاتھ شرم کرو دادی دیکھ رہی ہیں) مثل نے مدہم سی آواز میں شاہ کے کان کے قریب ہو کہ کہا (تم اب چپ کر کے بیٹھی رہو اس سے پہلے کہ مجھے مزید غصہ آئے (شاہ نے سنجیدگی سے کہا)

تم دونوں ساتھ میں بہت پیارے لگتے ہو اور شاہ تم شادی کے بعد بھی مثل کا ایسے ہی خیال رکھا (دادی نے دونوں کی جانب مسکراتے ہوئے کہا) دادی کی بات سن کر شاہ مسکرانے لگا جبکہ مثل شرم سے لال ہو چکی تھی



سحری کا ٹائم ختم ہونے والا تھا مثل کو پانی کا تیسرا گلاس پیتا دیکھ کر شاہ کا ضبط ختم ہو گیا اور اس نے گلاس ٹیبل پہ رکھا اور مثل کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا (مثل اگر اتنا پانی ایک ساتھ پیو گی تو بیمار ہو جاؤ گی یار) شاہ مجھے پینے دو نا ورنہ مجھے روزہ لگے گا) مثل نے معصومیت سے کہا جبکہ سب نے شاہ کی حمایت کی (شاہ ٹھیک کہہ رہا ہے بیٹا اتنا پانی مت پیو) (مثل کے والد نے مثل کو سمجھانا چاہا) روزے کی نیت کر کے سب نماز پڑھنے چلے گئے

وہ نماز سے تھوڑا دیر سے فارغ ہوا تھا لان عبور کرتے ہوئے وہ لیونگ روم میں داخل ہوا تبھی کسی کی مدہم سی آواز سنائی دی (شاہ) آواز سنتے ہی شاہ صوفے کی جانب چلا گیا جہاں مثل مرنے کے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی (کیا ہوا چندا) شاہ نے فکر مندی سے پوچھا شاہ مجھے لگتا ہے کہ مجھے روزہ لگنا شروع ہو گیا ہے

مشل کی معصومیت سے کہی جانے والی بات پہ شاہ کے ڈمپل نمایاں ہوئے (تو چندا تم جا کہ سو جاؤ پھر نہیں لگے گا) شاہ نے نرمی سے کہا _____

نہیں شاہ نیند میں بھی روزہ لگتا ہے (مشل نے بھرپور معصومیت سے کہا جس پہ شاہ مشل کی جانب بڑھا (تمہیں میں بتاتا ہوں ٹھہر جاؤ زرا) مشل کو بازو سے اٹھاتے ہوئے شاہ مشل کو سیڑھیوں کے سامنے چھوڑ آیا (چلو شاباش جا کہ سو جاؤ)

بے دلی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے تین دفع پیچھے مڑ کے دیکھا لیکن شاہ وہیں کا وہیں کھڑا اس کے کمرے میں جانے کا انتظار کر رہا تھا (منہ چڑھاتے ہوئے مشل نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا جسے دیکھتے ہوئے شاہ ہنسنے لگا اور سر نفی میں ہلاتا ہوا کمرے میں چلا گیا _____



اس نے آج آفس سے آف کے رکھا تھا اٹھنے کے بعد وہ فریش ہو کہ ظہر کی نماز پڑھنے چلا گیا _____

گھر آنے پر اسے لیونگ روم میں کوئی نظر نہ آیا تو وہ بور ہوتا ہوا دادی کے کمرے میں چلا گیا دادی اپنے بیڈ پہ بیٹھیں تسبیح کر رہی تھیں جبکہ مشل ان کی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی _____

شاہ بیٹا آجاؤ اندر شاہ دادی کی بات سنتا ہی اندر آکر دادی کے قریب جا بیٹھا _____

دادی نے پیار سے مثل کے بال سلگھاتے ہوئے مثل کو کہا (مثل اٹھ جاؤ دیکھو شاہ بھی آگیا ہے) دادی کی بات سن کر مثل مزید چڑگئی (مجھے نہیں اٹھائیں دادی سحری میں لوگوں نے مجھے پانی بھی نہیں پینے دیا تھا اب مجھے روزہ لگ رہا) معصومیت سے کی جانے والی مثل کی بات پہ دادی اور شاہ دونوں ہنسنے لگے۔

بیڈ پہ سے کشن پکڑتے ہوئے شاہ نے بھی دادی کے سامنے رکھا اور اس پر اپنا سر رکھے لیٹی گیا۔

دادی میرا خیال ہے آپ کو ہماری شادی کا بھی کچھ سوچنا چاہیے (کچھ سوچتے ہوئے بنا شرم کیے شاہ بول پڑا) شاہ کی بات سنے مثل نے اپنی آنکھوں پہ سے بازو اٹھائی اور کرنٹ کی سی تیزی سے دادی سے چپک کر اپنا منہ چھپانے لگی۔

مثل کی یہ حرکت دیکھ کر دادی مسکرانے لگیں جبکہ شاہ مزید تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔ (دادی آپ میری شادی کروا دیں نا) شاہ نے معصومیت کا ریکارڈ توڑ دیا تھا۔

دادی شاہ کا کان پکڑتے ہوئے (تمہیں بہت جلدی ہے صبر رکھو ابھی بیٹا ابھی تو پہلے تمہارے بڑے بھائی کی شادی ہوگی) دادی نے شاہ جو حقیقت بتائی جس پہ شاہ اچھا خاصا سڑا تھا۔

پتا نہیں یہ رول کس نے بنایا ہے کہ پہلے بڑے جی شادی ہوگی پھر چھوٹے کی (شاہ آنکھوں پہ اپنی بازو رکھے کہنے لگا) شاہ کی بات س کر مثل نے زور دار مکا شاہ کے پیٹ پہ مارا (استغفرُ اللہ کی بندی تم مجھے انسان بھی سمجھتی ہو کہ نہیں) اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھے شاہ کہنے لگا۔

دادی میں چھی مثل نے پیچھے مڑ کر شاہ کو دیکھا (تھوڑی شرم کر لیا کرو شاہ) اور دوبارہ دادی میں گھس گئی۔

شرم کیسی اپنا حق بھی نامنگو اب معصومیت سے کہتا ہوا شاہ چھت کی جانب دیکھنے لگا۔

افطاری میں تقریباً ایک گھنٹہ باقی تھا اور اب شاہ رو دینے کو تھا (مثل یہ دیکھو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں میری توبہ آئندہ میں نے تمہیں پانی پینے سے روکا) صبح سے مثل شاہ کے کان کھا چکی تھی (شاہ مجھے بہت روزہ لگ رہا ہے میں مر جاؤں گی) مثل بچوں کی طرح ضد کر رہی تھی۔

آؤ ہم گیم کھیلتے ہیں شاہ نے مثل کا دھیان بھٹکانے کے لیے کہا (کونسی ایکسٹنڈ ہو کے مثل فوراً اپنا فون پکڑے آگئی)۔

یہ دیکھو شاہ نے اپنا موبائل مثل کی جانب کیا (pubg یہ تو مجھے کھیلنی ہی نہیں آتی) میں سیکھاتا ہوں تم انسٹال کرو (شاہ نے مثل کا فون پکڑتے ہوئے کہا)۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک شاہ مثل کو گیم سمجھا چکا تھا (اب آگئی ہے نا تمہیں سمجھ)۔

دونوں نے گیم شروع کر دی (دیکھو مثل تمہیں میرے پیچھے پیچھے رہنے ہے ورنہ تم مر جاؤ گی) کسی بھی اینیمی کے آنے پر مثل فوراً لیٹ جاتی (یار مثل یہ کیا کرتی ہو مر جاؤ گی میں تمہیں ہر دفع بچا نہیں سکتا مثل) شاہ نے معصومیت سے کہا۔ ایک راؤنڈ مکمل ہو چکا تھا جس میں شاہ کے 9 kill جبکہ مثل کے 0 تھے۔

زین اپنے کمرے سے باہر آتے ہوئے شاہ کے پیچھے کھڑا ہو گیا (واہ شاہ بھائی آپ تو پلیئر ہیں) آگلی گیم میں شاہ مثل اور زین ٹیم میٹ بن کے کھیلنے لگے۔



رات کا کھانا کھانے کے بعد سب ہاتھ میں چائے کا کپ لیے چھت پہ بیٹھے تھے سارا دن سو سو کہ کسی کا بھی اب سونے کا ارادہ نہ تھا۔

چلو ہم کچھ کھیلتے ہیں (عائزہ نے ایکسائڈ ہو کر کہا) بی میں تو اب کچھ بھی نہیں کھیل سکتی (مثل نے دونوں ہاتھ پیٹ پہ رکھتے ہوئے کہا) تھوڑا اور پانی پی لینا تھا دو تین گلاس پانی افطاری میں کم رہ گیا ہو گا (شاہ نے مثل کو چھیڑتے ہوئے کہا)۔

چلو ہم انتاشری کھیلتے ہیں (عائزہ نے خوشی سے سب کو کہا جس پہ شاہ نے ایک نظر عائزہ پہ ڈالی اور سنجیدگی سے کہنے لگا (پاگل لڑکی رمضان ہے تم کیوں گناہگار کرنا چاہتی ہو ہمیں) شاہ کی بات سن کر عائزہ نے جلدی سے ٹرتھ اینڈ ڈیر کا مشورہ دیا (جاؤ زین نیچے سے بوتل لے کہ آؤ) وہ جو مزے سے سب کو دیکھ رہا تھا ایک دن سے بد مزہ ہوا اور بے دلی سے نیچے جا کر بوتل اٹھا لایا۔

گیم شروع ہو چکی تھی پہلی دفع بوتل شاہ کے سامنے جا رکی (شاہ تم بتاؤ ٹرتھ یا ڈیر عائزہ نے فوراً پوچھا) ٹرتھ جواب مختصر تھا۔ اوکے شاہ تم سے میں سوال پوچھوں گی عائزہ نے فوراً سے کہا) پوچھو جواب سنجیدگی سے دیا گیا۔

کیا تم کسی کو چاہتے ہو شاہ؟؟ عازہ نے تجسس سے پوچھا۔

مجھے تم سے بالکل اسی سوال کی توقع تھی شاہ نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا (تم بتاؤ نا شاہ ہاں شاہ بھائی بتائیں) زین نے بھی شاہ کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

نہیں میں کسی کو چاہتا نہیں (شاہ نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا) شاہ کی بات سن کر سب کو دھچکا سا لگا۔

اہممم واقعی آپ کسی کو نہیں چاہتے (زین نے گلا کھنکھارتے ہوئے کہا)

♥ □ میں کسی کو چاہتا نہیں

بلکہ میں تو کسی سے عشق کرتا ہوں ♥ □

شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا جس پہ زین اسے چھیڑنے لگا (اوہو اوہو)۔

گیم ایسے ہی چلتی رہی سب سوال کا جواب دے چکے تھے اس بار باری زین کی آئی تھی جس نے ڈیر چوس کیا تھا۔

زین تم ایسا کرو ہمیں آئس کریم کھلا دو (مثل نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے معصومیت سے کہا جبکہ عازہ اور

عائشہ نے بھی مثل کی بات پر اسرار کیا)۔ چپ کر کے بیٹھ جاؤ تم پہلے ہی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں

(شاہ نے مثل کو ڈانٹنے کے انداز میں کہا جس پہ عازہ جل گئی) یہ کیا بات ہوئی کچھ نہیں ہوتا اسے چلو زین

تمہارا ڈیر ہے یہ (یار لڑکیوں کیا ہو گیا ہے تمہیں رات کا ایک بج رہا ہے) زین نے اپنی جان چھڑواتے ہوئے کہا_____

زین یہ چیٹنگ ہے مثل نے ضد کرتے ہوئے کہا_____

مثل کو دیکھ کے شاہ کے ڈمپل نمایاں ہوئے (اٹھو سب پانچ منٹ ہیں گاڑی میں پہنچو) اپنا فون جیب میں ڈالتے ہوئے شاہ نیچے کی جانب چل دیا_____

شاہ کی بات سن کر سب فوراً ہی بھاگے_____



گاڑی چن آئس کریم کے سامنے جا رکی (ہاں تو گاڑی میں ہی کھانی ہے یا ادھر چل کے) شاہ ابھی پوچھ ہی رہا تھا کہ مثل پہلے ہی باہر نکل چکی تھی (یار پوری بات تو سن لیا کرو میری بندی شاہ نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے خود سے کہا_____

کون کون سی آئس کریم کھانی ہے سب نے (زین نے سب سے پوچھا سب نے اپنی اپنی پسند بتائی آئس کریم کھانے کے بعد سب واپس گھر آ گئے تھے_____

سحری کا ٹائم ہونے ہی والا تھا اسی لیے سب آئس کریم کھانے کے بعد سیدھا کچن میں آ گئے_____

مثل پلیر اب مجھے یہ نہ کہنا ہے آج بھی میں نے برتن ہی دھونے ہیں (شاہ نے چڑ کر کہا) نہیں شاہ آج برتن زین دھوئے گا (مثل کی بات سنتے ہیں زین کا منہ کھل گیا (یار یہ کیا بات ہوئی مثل) زین رو دینے کو تھا

زین ڈرامے نہیں کرو یا (عائزہ نے اپرن زین کی جانب بڑھایا جسے لیتے ہوئے زین برتنوں کی طرف بھر گیا) اس گھر میں پیدا ہو کہ ہی میں نے غلطی کی (برتن دھوتے ہوئے زین نے چڑتے ہوئے کہا جس پہ سب ہنسنے لگ گئے)

آج تو میں کوئی کام نہیں کروں گا مزے سے سلیپ پہ بیٹھتے ہوئے شاہ نے کہا۔۔۔ شاہ تم ایسا کرو فریج سے سالن نکال کر اوون میں گرم کر دو (عائزہ کی بات کو شاہ نے مکمل نظر انداز کیا) شاہ عائزہ ٹھیک کہہ رہی ہے تم سالن گرم کر دو (پراٹھے بناتے ہوئے مثل نے شاہ سے کہا) یار یہ کیا بات ہوئی شاہ نے سلیپ سے اترتے ہوئے کہا اور فریج کی جانب چل دیا۔۔۔

شاہ کو کام کرتا دیکھ زین کو دلی خوشی محسوس ہوئی اور اپنی بتیسی نکالے شاہ کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔



سحری کے بعد سب اپنے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے جبکہ شاہ صبح جلدی اٹھ کے آفس جا چکا تھا بلال تم ایسا کرو جتنے ڈریس کا فوٹو شوٹ ہوا ہے انھیں لاؤنچ کرنے کی تیاری کرو (شاہ اپنے آفس میں موجود بلال کو سمجھانے لگا) اوکے سر میں ابھی تیاری شروع کر دیتا ہوں۔۔۔

آدھا دن گزر چکا تھا اپنے آفس میں بیٹھے ہوئے شاہ نے فون پکڑا اور کچھ ڈائل کرنے لگا۔



فجر کی سوئی ہوئی وہ ظہر کی نماز کے لیے اٹھی تھی ظہر کی نماز پڑھ کے بال برش کر رہی تھی جب اس کے فون کی بل بھی فون پہ کوئی ان ماؤں نمبر شو ہو رہا تھا مشل نے کال کاٹ دی۔

کچھ دیر بعد کال پھر سے آنے لگی اس بار مشل نے کال اٹھاتے ہوئے فون کان سے لگا لیا (اسلام و علیکم) جی کون مشل نے آواز سن کر حیرانی سے پوچھا (چندا پہلے سلام کا جواب تو دے دو شاہ نے مشل کو تنگ کرتے ہوئے کہا) شاہ یہ تم ہو چندا لفظ سن کر مشل نے حیرانگی سے پوچھا (جی زوجہ محترمہ یہ میں ہی ہوں شاہ نے مشل کو چھیڑنے کے انداز میں کہا) اللہ اللہ شاہ تمہارے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا (یہ کونسا مشکل کام ہے مشل میں نے دادی کے فون سے لے لیا) شاہ تم بھی نا (چھوڑو سب میں نے یہ پوچھنے کے لیے فون کیا تھا کہ تمہیں روزہ تو نہیں لگ رہا۔

شاہ کی بات سن کر مشل کو پھر یاد آگیا کہ اس کا تو روزہ تھا (اففف شاہ تم نے مجھے کیوں یاد کروا دیا) (مشل نے معصومیت سے کہا جس پہ شاہ کے ڈمپل نمایاں ہو گئے۔) یار مشل روزہ رکھ کے کون بھولتا ہے (میں بھول جاتی ہوں شاہ پر اب تم نے یاد کروا دیا اب مجھے روزہ لگنے لگ جائے گا۔

دونوں نا جانے کب تک بیٹھے باتیں کرتے رہو

اوکے مشل اب میری میٹنگ ہے مجھے جانا ہو گا) مشل کو اطلاع کرتے ہوئے شاہ نے فون کٹ کر دیا۔

روزے کیسے گزر گئے کچھ پتا ہی نہ چلا۔۔۔

شاہ کی باتیں سن کر دادی نے شاہ کے والدین کو کال کر دی تھی وہ اپنی امی سے بات کر رہا تھا جب اسکی امی نے شاہ کو اطلاع دی (بیٹا تمہاری دادی سے بھی بات ہوگئی تھی تمہارے حوالے سے اور تمہاری کومل پھوپھو کے بیٹے کی شادی بھی ہے تو ہم انشا اللہ کچھ ہی روز میں پاکستان آرہے ہیں) اپنی امی کی بات سن کر شاہ کے پاؤں کے نیچے سے تو زمین ہی نکل گئی (واقعی آپ لوگ آرہے ہیں) شاہ نے خود کو یقین دلانے کے لیے ایک دفع پھر پوچھا۔۔۔ ہاں بیٹا ہم آرہے ہیں اور تم جو باتیں اپنی دادی سے کر رہے تھے تمہیں بھی میں پاکستان آکر دیکھتی ہوں۔۔۔

نہیں نہیں امی وہ تو میں مزاق کر رہا تھا (شاہ نے شرمندہ ہو کہہ کہا)۔۔۔ چلو پھر ٹھیک ہے ہم بھی بس کومل پھوپھو کے بیٹے کی شادی کے لیے آرہے ہیں (شاہانہ بیگم نے شاہ کو تنگ کرتے ہوئے کہا وہ جانتی تھیں کہ شاہ کیا چاہتا ہے)۔۔۔

اللہ اللہ امی آپ تو سیریس ہی ہو گئیں پہلے آپ لوگ آتو جائیں میری شادی کر کے ہی جائیں گے (شاہ نے مزاحیہ انداز میں کہا)۔۔۔



رات کے کھانے کے بعد روز کی طرح شاہ چھت پہ پہنچ گیا لیکن وہاں کسی کو نہ پا کر حیران ہو گیا (یہ سب کہاں گئے آج) حیرانی سے خود سے کہتا ہوا شاہ زین کے کمرے میں چلا گیا (یار زین آج سب کہاں ہیں میں چھت سے ہو کہ آیا وہاں تو کوئی بھی نہیں آیا) زین کے بیڈ پہ لیٹتے ہوئے شاہ نے تجسس سے پوچھا _____

ارے شاہ بھائی آپ کو نہیں پتا کیا آج شب قدر ہے سب عبادت کر رہے ہیں آج اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پہ آئے ہوتے ہیں آج انسانوں کی زندگی اور موت لکھی جاتی ہے اور آج اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتے ہیں (زین نے تفصیل سے بتایا _____)

اوہ ایس آگیا یاد مجھے میں تو بھول ہی گیا تھا کہ آج شب برات ہے (شاہ نے سوچتے ہوئے کہا) دیکھیں اگر آپ کو کچھ مانگنا تو آج ہی مانگ لیں پھر نہ کہنا کہ بتایا نہیں تھا (زین نے تنگ کرتے ہوئے کہا) (مانگنی تو بہت قیمتی چیز ہے زین چلو چلیں) شاہ بیڈ سے اٹھتا ہوا زین کا بازو پکڑے باہر نکل گیا _____

شاہ بھائی بتائیں تو سہی ہم جا کہاں رہے ہیں (ساتھ چلتے زین نے تجسس سے پوچھا) بیوقوف ہم مسجد میں عبادت کرنے جا رہے ہیں _____



نفل پڑھ کے وہ تسبیح کر رہی تھی جب اچانک اسے شاہ کا خیال آیا (شاہ کو بھی بتا دیتی ہوں کہ عبادت کر لے اسے تو شاید یاد بھی نہ ہو) اپنا فون اٹھاتے ہوئے مثل اسے کال کرنے لگ گئی دو تین دفع کال کرنے

پر بھی فون نہ اٹھایا گیا تو مثل نے اپنا فون رکھ دیا (یقیناً زین کے ساتھ باہر چلا گیا ہو گا خود سے کہتے ہوئے مثل نے پھر سے نفل ادا کرنا شروع کر دیے) _____



رات کا ایک بج رہا تھا جب شاہ اور زین مسجد سے واپس آئے لیونگ روم میں آتے ہی زین اپنے کمرے کی جانب جانے لگا (تم کدھر جا رہے ہو) شاہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا _____

میں سونے لگا شاہ بھائی (زین نے جمائی لیتے ہوئے کہا) تمہیں میں بہت اچھے سے سونے دوں گا آج چلو میرے ساتھ (زین کو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے شاہ چھت پہ لے آیا) تسبیح تو ابھی ہم نے کی ہی نہیں _____

کرسیوں پہ بیٹھے دونوں تسبیح کرنے لگے جب زین انتہائی معصومیت سے بولا (شاہ بھائی مجھے بہت نیند آرہی ہے) زین یہ رات سال میں ایک دفع آتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم اسے کھو دو اب چپ کر کے تسبیح کرو (شاہ نے سنجیدگی سے کہا) _____

کچھ ہی لمحوں بعد زین پھر بولا (شاہ بھائی) ہم بولو جواب مدہم آواز میں دیا گیا _____

میں ہمیشہ سے سوچتا تھا کہ شاید اللہ میری دعائیں سنتے ہی نہیں لیکن پھر ایک دن میری دعا قبول ہو گئی پھر میں روز دعا مانگنے لگا اور آپ کو پتا شاہ بھائی میرا یقین اللہ پہ اتنا ہو گیا کہ مجھے کبھی کسی سے مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی کیونکہ کے میں جانتا تھا اللہ پاک مجھے خود ہی دے دیں گے _____

زین کی اتنی پیاری بات سن کر شاہ کے ڈمپل نمایاں ہو گئے (کیا تم نے قرآن کی وہ آیت نہیں سنی) _____

" - □ □ ﷻ □ □ - "

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۖ (۵) □ ♥ □

اور بے شک عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے □ ♥ □

یہ آیت بہت پیاری ہے زین اگر لوگ اسے سمجھیں تو انسان کی فطرت ہے نئی سے نئی چیزوں کی خواہشات کرنا لیکن ان خواہشات کی تکمیل کے لیے انسان جو راستے اپناتا ہے وہ راستے معنی رکھتے ہیں اگر کسی شخص کا یقین کامل اللہ ہو تو میرا نہیں خیال اس کی کوئی بھی جائز طلب رد کی جائے گی



سحری کا وقت ہونے ہی والا تھا جب مثل دعا مانگ کر جائے نماز سے اٹھ گئی اس کی بھی دعا شاہ کی دعا جیسی ہی تھی وہ دونوں اللہ سے ایک ہی دعا مانگتے تھے کہ اللہ ان کا رشتہ حلال کر دے

اپنا فون اٹھائے وہ دیکھنے لگی لیکن شاہ کا کوئی میسج یا کال نہیں تھی (پتا نہیں شاہ کہاں چلا گیا یقیناً سگریٹ ہی پی رہا ہو گا کہیں پہ یا اللہ اس بندے کو ہدایت دے دیں) خود سے کہتے ہوئے مثل کمرے سے باہر نکل گئی

جب شاہ کو اس کے کمرے میں بھی نہ پایا تو مثل چھت کی جانب چل دی (پتا نہیں کہاں چلا گیا شاہ) چھت پہ پہنچ کے جو منظر مثل نے دیکھا اس سے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور دوسرا اس کی ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی (شاہ اور زین ہاتھ میں تسبیحاں پکڑے مزے سے اپنی اپنی کرسی پہ سو رہے تھے

اپنی ہنسی کو قابو میں لاتے ہوئے مثل دونوں کے قریب گئی شاہ نے اپنا سر کرسی پہ ٹکایا ہوا تھا جبکہ زین مرنے کے انداز میں سویا ہوا تھا مثل کی ایک دفع پھر ہنسی نکلی جسے ضبط کرتے ہوئے مثل شاہ کی جانب بڑھی اور اپنا ہاتھ شاہ کے ماتھے پہ رکھے کچھ پڑھ کر پھونک مارنے لگی۔

شاہ کی آنکھوں میں ہلکی سی ہل چل محسوس کرتے ہی مثل نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور جلدی سے نیچے آگئی۔



مثل پراٹھے بنا رہی تھی جب کہ عائرہ برتن دھو رہی تھی مثل پہلے ہی عائرہ کو زین اور شاہ کا بتا چکی تھی۔

سحری کے اعلان کی آواز سے شاہ کی آنکھ کھلی اپنی ساتھ والی کرسی پہ زین کو سوتا دیکھ کہ شاہ نے جلدی سے زین کو اٹھایا (زین یار اٹھ جاؤ سحری کا ٹائم ہو گیا ہے) آنکھیں ملتے ہوئے زین نے شاہ کے جانب دیکھا (یار شاہ بھائی خواب میں تو میری بیگم مجھے اٹھا رہی تھی یہ آپ کہاں سے آگئے۔)

کوئی حال نہیں زین تمہارا دفع ہو کہ جلدی اٹھو (زین کی بات پہ ہنستے ہوئی شاہ نے کہا)۔

دونوں سیڑھیاں اترتے نیچے ہی آرہے تھے جب زین کہنے لگا (ویسے سونے سے ایک فائدہ تو ہو گیا) شاہ نے تجسس سے پوچھا (وہ کیا) ہمیں آج برتن نہیں دھونے پڑے (ہنستے ہوئے زین نے شاہ سے کہا جس پہ شاہ بھی ہنسنے لگ گیا)۔



دونوں سحری بنانے میں مصروف تھیں جب بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے شاہ کچن میں داخل ہوا عازہ کو اگنور کرتے ہوئے شاہ سیدھا مثل کی جانب بڑھا (ادھر دیکھو مثل) مدہم سی آواز میں شاہ نے مثل سے کہا جسے سن کر مثل پراٹھے بناتے ہوئے رک کر شاہ کی جانب دیکھنے لگی (ہاں شاہ بولو) مثل کے سوال کو اگنور کرتے ہوئے شاہ نے اپنا ایک ہاتھ مثل کے سر پہ رکھا اور کچھ پڑھتے ہوئے پھونک مارنے لگا۔

شاہ کی اس حرکت پہ مثل شرم سے لال ہو گئی جبکہ عازہ کا دل دونوں کو قتل کرنے کا تھا۔
مثل پہ پھونک مار کہ بنا کسی سوال کا جواب۔ دیے شاہ نیند میں چلتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب فریش ہونے چلا گیا۔

خود پہ عازہ کی نظریں محسوس کرتے ہوئے مثل جلدی سے بول پڑی (میرا خیال ہے شاہ نیند میں تھا) ہربری میں کہتے ہوئے مثل دوبارہ سے پراٹھے بنانے لگ گئی۔
جب کہ عازہ جانتی تھی کہ شاہ یہ سب نیند میں نہیں کر کے گیا تھا اپنا غصہ ضبط کرنے کے لیے عازہ کچن سے باہر نکل گئی۔

ساری رات جاگنے کی وجہ سے آج وہ لیٹ آفس پہنچا تھا اپنے آفس میں بیٹھا وہ فائلز پڑھ رہا تھا (سر میرا نہیں خیال کہ مرینا سب کچھ ہو جانے کے بعد لاؤنچنگ پارٹی میں آئے گی (بلال نے حقیقت بیان کی) وہ ضرور آئے گی بلال یہ اس کے کیریئر کے لیے اہم ہے اور ویسے بھی کانٹریکٹ وہ پہلے ہی سائن کر چکی ہے تو دوسرا آپشن اس کے پاس ہے ہی نہیں۔ شاہ نے اپنا سارا پلان بیان کیا۔

اب بس تم اس کے اسسٹنٹ کو فون کر کے اطلاع دے دو (فائلز پڑھتے ہوئے شاہ نے بلال سے کہا)۔۔۔ جی سر میں ابھی رابطہ کرتا ہوں کہتے ہوئے بلال آفس سے باہر نکل گیا۔۔۔



وہ ظہر کی نماز پڑھ کر نیچے گئی تو سب کاموں میں مصروف تھے جبکہ دادی میرب آپا کو سب کچھ سمجھا رہیں تھیں سیڑھیاں اترتے وہ دادی کی جانب چلی گئی (خیریت ہے دادی یہ اتنی تیاری کس لیے ہو رہی ہے) مثل نے تجسس سے پوچھا۔۔۔ تمہیں نہیں پتا بیٹا آج تمہارے تایا ابو (ضوریز شاہ) اور ان کی بیگم آرہی ہیں۔۔۔

دادی کی بات سن کر مثل نے حیرانی سے پوچھا (واقعی) ہاں بیٹا جاؤ تم بھی میرب کی مدد کروا دو اور سنو شاہ کو کچھ نہیں پتا تو کوئی بھی شاہ کو خبر نہ دے (دادی سب سے کہتی ہوئی کمرے کی جانب چلی گئیں)۔۔۔ سارا کام کر کے وہ اپنے کمرے میں فریش ہونے چلی گئی کام کے دوران اسے وقت کا پتا ہی نہ چلا لیکن اب اسے روزہ لگ رہا تھا۔۔۔ اپنا فون آن کرنے پر اسے شاہ کی دو مس کالز سے نوٹیفکیشن ملے ابھی وہ کال کرنے ہی والی تھی جب شاہ کی پھر کال آگئی۔۔۔

کال اٹھاتے ہی مثل رونے کے انداز میں کہنے لگی (شاہ مجھے بہت روزہ لگ رہا ہے) مثل کی بات سن کہ شاہ کے ڈمپل نمایاں ہوئے (مجھے پتا تھا مثل کوئی بھی ایسا روزہ نہیں ہو سکتا جب تمہیں روزہ لگے نہ) شاہ تم میرا مزاق نہیں اڑاؤ آئی سمجھ۔۔۔ شاہ کی بات مثل کو بڑی لگی تھی۔۔۔

اچھا چلو بتاؤ کیا کر رہی تھی (مثل ابھی جواب دینے ہی لگی تھی کے وہ کتنا کام کر کے آئی لیکن اسے فوراً ہی دادی کی بات یاد آگئی (شاہ میں تم سے بعد میں بات کرتی) جلدی سے فون بند کرتے ہوئے مثل خود سے کہنے لگی (اللہ اللہ آج تو میں سرپرائز خراب کرنے ہی والی تھی) جبکہ مثل کے فون بند کرنے پر شاہ حیران ہوا

خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے مثل بال بنانے لگی



وہ ایک اہم میٹنگ میں تھا جب دادی کی کال نے اس کی بات میں خلل پیدا کیا سب سے ایکسیوز کرتے ہوئے شاہ نے کال پک کر لی (جی دادی اسلام و علیکم سب خیریت تھی) شاہ نے مدہم آواز میں کہا بیٹا تم جلدی گھر آجاؤ دادی نے بس اتنا ہی کہا تھا اور فون ڈسکونیکٹ ہو گیا (شاہ کو سمجھ نہیں آئی کہ دادی نے اس طرح کیوں بلایا اور اچانک ہی کال بھی کٹ کر دی) پریشانی سے اٹھتے ہوئے شاہ نے سب کو کہا (یہ میٹنگ یہیں ختم ہوتی ہے) اور بلال کو لیتے ہوئے گاڑی کی جانب چل دیا سر سب خیریت ہے آپ نے ایسے میٹنگ کیوں ختم کر دی (بلال کے پریشانی سے پوچھنے پہ شاہ نے سب کچھ اسے بتا دیا)



سب لوگ لیونگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے (میں نماز پڑھ کہ آتی ہوں) آزان کی آواز سنتے ہوئے مثل سب سے کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہ نماز پڑھ ہی رہی تھی جب اسے نیچے سے آوازیں سنائی دیں نماز ختم کرتے ہوئے وہ بھی نیچے جانے لگی۔

ضوریز شاہ اور شاہانہ شاہ سب سے مل کر بیٹھے تھے دادی نے پہلے ہی شاہ کے بارے میں دونوں کو بتا دیا تھا روزے کی وجہ سے دونوں نے کچھ بھی کھایا پینا نہ تھا۔

مثل کہاں پہ ہے سب میں مثل کو نہ دیکھ کر ضوریز شاہ نے تجسس سے پوچھا جس کا جواب مثل کی امی نے دیا دراصل وہ نماز پڑھنے اپنے کمرے میں گئی ہے ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ مثل سیڑھیاں اترتی نیچے آگئی اور سب سے ملنے لگی۔



تیز رفتار سے گاڑی چلاتا وہ گھر پہنچ گیا پریشانی کے عالم میں بلال اور شاہ لان عبور کرتے ہوئے لیونگ روم میں پہنچ گئے۔

گاڑی کا ہارن سن کر ضوریز شاہ پہلے ہی شاہ سے ملنے کے لیے کھڑے ہو گئے شاہ کو دیکھتے ہی ضوریز شاہ اس کی جانب بڑھے (آگیا میرا بیٹا) شاہ کو گلے لگاتے ہوئے ضوریز شاہ نے کہا تھا شاہ سے ملنے کے بعد ضوریز شاہ نے بلال کو گلے لگاتے ہوئے اس کا حال احوال پوچھا۔

کچھ ہی لمحوں بعد سب صوفوں پہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے جبکہ شاہ اپنی امی کے کاندھے پہ سر ٹکائے دادی کو گھورنے لگا (دادی آپ نے مجھے کال پہ بتایا کیوں نہیں میں اتنا پریشان ہو گیا تھا) شاہ نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

ارے بیٹا اگر ہم تمہیں بتا دیتے تو سر پرانز خراب ہو جاتا (دادی نے مسکراتے ہوئے کہا

سب باتیں کرنے میں مصروف تھے جبکہ شاہ مثل کو بار بار دیکھی جا رہا تھا۔

اللہ یہ شخص بھی نا اسے پتا ہی نہیں چلتا کہ سب دیکھ رہے ہوتے۔ مثل نے خود سے کہا

مثل کو غصے سے اپنی جانب دیکھتے ہوئے شاہ سمجھ گیا کہ مثل کیا سوچ رہی ہے۔

مثل کو مزید تنگ کرنے کے لیے شاہ نے مثل کو دیکھتے ہوئے آنکھ ماری اور مسکرا کر لگا (شاہ کی یہ حرکت دیکھ کہ مثل لال ہو گئی) (استغفرُ اللہ بے حیا) غصے سے خود سے کہتے ہوئے مثل اپنے کمرے میں چلی گئی۔ جبکہ مثل کو اس حالت میں دیکھ کے شاہ کو بہت خوشی ملی۔

کچھ ہی دیر بعد شاہ نے اپنا فون نکالا اور کچھ لکھنے لگا۔

♥ □ اک تجھے دیکھنے کی خاطر مجھ کو

اوروں کی جانب مصلحتاً دیکھنا پڑتا ہے ♥ □

اور میسج لکھ کر مشل کو سینڈ کر دیا۔

رات سب کھانا کھاتے ہوئے شادی کی باتیں کرتے رہے سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے ضوریز شاہ اور ان کی بیگم جلد ہی کمرے میں آرام کرنے کے لیے چلے گئے

جبکہ روز کی بنسبت باقی سب بھی جلد ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔



مشل بیڈ پہ سونے کے لیے لیٹی ہی تھی جب اس کے فون کی بل بجی فون دیکھ کر اسے معلوم ہوا کہ شاہ کا میسج آیا تھا (کیا کر رہی ہو مشل) سونے لگی تھی (مشل نے رپلائے کیا)۔ (زرا ایک کپ چائے تو بنا دو مشل ایسے نیند نہیں آرہی مجھے) شاہ کا میسج دیکھ کر مشل نے آئی برو اچکاتے (چائے کا کیا ہے شاہ خود بناؤ)۔ مشل کا میسج دیکھتے ہوئے شاہ خود سے کہنے لگا مجھے پتا تھا یہ اتنی جلدی نہیں مانے گی (مشل تم بنا دو نا چائے پلیز میں بہت تھکا ہوا ہوں) (شاہ کا میسج دیکھنے مشل سوچنے لگی (اچھا ٹھیک ہے بنا دیتی ہوں) مشل کا میسج پڑھ کر شاہ میں خوشی کی لہر دوڑ پڑی اور مشل کو آف لائن دیکھ کر شاہ سمجھ چکا تھا کہ وہ چائے بنانے نیچے ہی آرہی ہے اپنے بیڈ سے اٹھتا ہوا شاہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ اپنے دھیان میں سیڑھیاں عبور کرتی ہوئی نیچے پہنچی ہی تھی جب شاہ اچانک سے اس کے سامنے آگیا مشل نے بہت مشکل سے اپنے منہ سے نکلنے والی چیخ روکی تھی (استغفر اللہ شاہ مجھے تنگ کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے کیا) مشل کو ڈرا ہوا دیکھ کے شاہ جلدی سے کہنے لگا (اچھا اچھا سوری)۔

شاہ جب تم اٹھے ہی ہوئے تھے تو خود ہی چائے بھی بنا لیتے (چائے بناتے ہوئے مثل نے کہا) اگر میں خود ہی چائے بنا لیتا تو تمہیں کیسے دیکھتا چندا (شاہ نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ مثل نے اسے ایک گھوری سے نوازا تھا) _____

مثل نے چائے کپ میں ڈالتے ہوئے شاہ کو پکڑائی (یہ لیں شاہ صاحب آپ کی چائے) شاہ نے مثل سے چائے پکڑ لی جبکہ شاہ مسلسل مثل کے چہرے پہ نظرے ٹکائے ہوئے تھا _____

شاہ کیا ہے ایسے نہیں دیکھو مجھے (شاہ کا مسلسل دیکھنا مثل کو عجیب لگ رہا تھا) _____
چائے کا ایک سپ بڑھتے ہوئے شاہ نے مدہم آواز میں کہا

♥ □ جو تمہیں دیکھنے سے ملتا ہے

سارا مسئلہ اسی سکون کا ہے ♥ □

چائے کا مزید سپ لیتے ہوئے شاہ نے کہا (دراصل مثل اب تم میری جان کے لیے آفت بنتی جا رہی ہو) شاہ کی باتیں سن کر مثل نے ایک زور دار مکا شاہ کی بازو پہ مارا (دراصل شاہ صاحب آپ کا دماغ حل چکا ہے) شاہ کو کہتے ہوئے مثل فوراً ہی کچن سے باہر نکل گئی جبکہ شاہ مثل کی بات سن کر مسکرا رہا تھا _____

مثل کے جانے کے بعد شاہ نے اپنا فون نکالا اور مثل کے نمبر پہ نام آفت جاں سیو کر دیا

ایک ہاتھ میں کپ پکڑے مثل کا سوچتے ہوئے شاہ اپنے کمرے میں چل دیا _____



تقریباً پانچ بجے کا ٹائم تھا جب شاہ کمرے سے تیار ہوتا ہوا باہر آیا بلال کب سے تیار ہو کہ باہر صوفے پہ بیٹھا ہوا تھازین مثل اور عازہ کو بلال پہلے ہی پارٹی کے بارے میں بتا چکا تھا جس میں مرینا بھی آنے والی تھی مرینا کا نام سن کر مثل کا منہ بن گیا۔

ٹائی ٹھیک کرتا ہوا شاہ مثل کی جانب آیا مثل یہ گھڑی بندی نہیں ہو رہی کر دو اپنی گھڑی آگے بڑھاتے ہوئے شاہ نے معصومیت سے مثل سے کہا۔

مجھے نہیں آتی گھڑی باندھنی (جل کر شاہ کو کہتے ہوئے مثل نے منہ دوسری جانب کر دیا) ہا ہا ہا مثل تم جیلس ہو رہی ہو (شاہ نے مثل کو مزید جلاتے ہوئے کہا) بھلا میں کیوں جیلس ہوں گی شاہ صاحب آپ سے۔

مثل کی بات سن کر شاہ نے اپنا ہاتھ دل پہ رکھ لیا (واللہ اتنی عزت میرے لیے) شاہ کی بات سن کر سب کے قہقہے بلند ہو گئے۔

دیکھو مثل گھڑی تو تم ہی بند کرو گی کیونکہ میری امی تو گھر پہ نہیں ہیں وہ شاپنگ کرنے گئیں لحاظہ تم ہی بند کرو گی۔ شاہ نے اپنا ہاتھ مثل کی جانب بڑھا دیا۔

عازہ بھی تو ہے اس سے بند کرو لو (اب کی بار مثل نے شاہ کو جلایا تھا)۔

شاہ نے مسکراتے ہوئے عائشہ کی جانب دیکھا (ہاں کیوں نہیں عازہ سے بندھوا لیتا ہوں) شاہ نے اپنا ہاتھ عازہ کی جانب بڑھا دیا۔

عازہ نے مسکراتے ہوئے شاہ کا ہاتھ پکڑا اور گھڑی باندھ دی۔ اچھا مثل یہ تو بتا دو میں کیسا لگ رہا ہوں (شاہ مثل کو مزید تنگ کرنے کے موڈ میں تھا) تمہارا ولیمہ نہیں ہے جو اتنا تیار ہو کہ جارہے ہو (مثل نے جل کر کہا جس پر سب کے قہقہے بلند ہو گئے) میرے گھر والے آجائیں بس آج ویسے کی بات بھی کر ہی دوں گا (شاہ مثل کو چڑھاتے ہوئے کہا)۔ ویسے شاہ بھائی یہ لڑکیوں سے گھڑی بندھوانے سے ثواب ملتا ہے کیا ہم دونوں بھی تو یہیں تھے ہم سے بند کروا لیتے (زین نے اپنے اور بلال کی جانب اشارہ کیا)۔

زین کی بات سن کر سب کے قہقہے بلند ہو گئے (تم زیادہ باتیں نہیں کر رہے آج کل) شاہ نے گھوری ڈالتے ہوئے زین کی جانب دیکھا۔

چلیں سر ہم لیٹ نہ ہو جائیں گے صوفے سے اٹھتے ہوئے بلال نے کہا جبکہ شاہ اپنی سن گلاسز لگاتے ہوئے آگے کی جانب بڑھ گیا (شاہ سب کچھ بلیک پہنے غضب ڈھا رہا تھا بلیک ڈریس پینٹ کے ساتھ بلیک ہی شرٹ ٹائی اور کوٹ پہنے شاہ واقعی خوبصورت لگ رہا تھا)۔

شاہ کو دیکھ کر مثل کو بس مرینا کا ہی خیال آرہا تھا لیونگ روم سے باہر نکلتے ہوئے شاہ نے پلٹ کر مثل کو مسکرا کر دیکھا اور پھر چل دیا۔

یا اللہ اس بندے کی حفاظت کرنا (مثل کے دل سے بس اتنی ہی آواز آئی تھی) _____

بلال اور شاہ ہوٹل پہنچے ہی تھے جب مرینا اپنے گارڈز کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوئی شاہ اور مرینا کو دیکھ کر میڈیا والے فوراً سے ان کی جانب بڑھے اور انٹرویو لینے لگے یہ سلسلہ تقریباً آدھے گھنٹے تک چلا جس کے بعد سب اندر آگئے _____

پہلی سپیج مرینا کی تھی جو کہ مکمل کانفیڈنس سے کہنے لگی (میں جانتی ہوں آپ سب مجھے بہت پیار کرتے ہیں تھینکس ٹو آل آف یو جیسے آپ سب مجھ سے محبت کرتے ہیں میں بھی آپ سب سے ایسے ہی محبت کرتی ہوں میں نے یہاں تک پہنچنے کے لیے بہت محنت کی ہے اور اس محنت کا نتیجہ آج آپ سب کے سامنے ہے (مرینا اپنی تعریف کے پھول باندھنے میں مصروف تھی جبکہ شاہ نے بلال کے قریب ہوتے ہوئے کہا) ہمیں پتا ہے یہ کونسی محنت کی بات کر رہی ہے) شاہ نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جبکہ بلال کو اپنی ہنسی ضبط کرنے کے لیے منہ پہ ہاتھ رکھنا پڑا _____

جب یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا تو شاہ نے تنگ آتے ہوئے مرینا کے اسٹنٹ کو بلایا اور سنجیدگی سے کہنے لگا (اسے کہو یہ پارٹی اس کی تعریفیں بیان کرنے کے موضوع پہ نہیں ہے) بات سمجھتے ہوئے اسٹنٹ نے سر ہاں میں ہلایا اور مرینا کے قریب جا کر کچھ کہنے لگا (میم اب آپ تھوڑا کمپنی کے بارے میں بھی بات کر لیں ایسے امپریشن اچھا پڑے گا) _____

اسٹنٹ کی بات سمجھتے ہوئے مرینا نے دوبارا بولنا شروع کیا (جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں میں نے شاہ انڈسٹریز کے لیے بھی کام کیا ہے اور آج ہم اسی کی لاؤنچنگ پارٹی کے لیے اکٹھا ہوئے ہیں اس پروجیکٹ پہ بھی میں نے بہت محنت کی ہے and the most important thing is their dresses are extremely comfortable and designs are unique u should try_____

آخر میں اپنی انگریزی جھاڑتے ہوئے مرینا پیچھے ہٹ گئی اب سپیج کی باری شاہ کی تھی ہمیشہ کی طرح سنجیدہ لہجے میں شاہ نے سپیج کا آغاز کیا (اہم بسمہ اللہ الرحمن الرحیم کیسے ہیں آپ سب میں ہوں شاہ انڈسٹریز کے اوزر ضرور شاہ کا چھوٹا بیٹا جدہ میں موجود شاہ انڈسٹریز سے آپ لوگ واقف ہی ہیں جس پہ اللہ کی خاص مہربانی ہے کچھ عرصہ قبل اسی کی ایک برانچ ہم نے پاکستان میں تعمیر کی ہے جو کہ آپ کے سامنے ہے ہماری پوری ٹیم کی محنت کی وجہ سے ہمیں بہت اچھا رسپانس مل رہا ہے_____ میں کوئی بھی بڑی بات نہیں کہہ سکتا بس اتنا کہنا چاہوں گا کہ آپ کو ایک دفع ضرور ٹرائے کرنا چاہیے باقی آپ لوگ خود ہی سمجھ جائیں گے کہ ہمارے ڈریسز کیسے ہیں) مسکراتے ہوئے شاہ نے اپنی سپیج ختم کی_____



صوفی پہ مثل کے ساتھ بیٹھے ہوئے زین نے مثل کے قریب ہوتے ہوئے کہا (مثل تم واقعی جلیس ہوتی ہو نا) تم پاگل ہو میں کیوں جلیس ہوں گی مثل نے جلتے ہوئے کہا (ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں پر میرے پاس ایک آئیڈیا تھا لیکن تمہیں تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تو ٹھیک ہے رہنے دو پھر (کہتے کہتے زین

صوفے سے اٹھ گیا) زین کی بات سن کر مثل سوچوں میں گم ہو گئی (اچھا اچھا بیٹھو تو سہی) مثل نے زین کی بازو پکڑ کے کھینچا (پہلے بولو کے تم جیلس ہوتی ہو) زین نے مثل کو تنگ کرتے ہوئے کہا _____

ہاں میں ہوتی ہوں جیلس بہت زیادہ ہوتی ہوں اب ٹھیک ہے (مثل نے تنگ آتے ہوئے کہا) ٹھیک ہے تو میں تمہیں پلان بتاتا ہوں پھر شاہ بھی تم سے جیلس ہوگا _____

زین نے سارا پلان مثل کو سمجھا دیا اور مثل سنتے ہی خوشی خوشی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ مثل کے جانے کے بعد زین نے اپنا فون نکالا اور وائس ریکارڈنگ سننے لگا "ہاں میں ہوتی ہوں جیلس بہت زیادہ ہوتی ہوں" ریکارڈنگ سن کر زین کا قہقہہ بلند ہوا _____



افطاری کا وقت شروع ہو چکا تھا شاہ کے ایک جانب مرینا جب کہ دوسری جانب بلال بیٹھا تھا مرینا کو مکمل انکور کرتے ہوئے شاہ بلال سے باتیں کرنے میں مصروف تھا _____

مرینا نے شاہ کی بازو پہ ہاتھ رکھتے ہوئے شاہ کو اپنی طرف متوجہ لیکن مرینا کا چھونا شاہ کو ناگوار گزرا تھا (آئندہ مجھے ہاتھ نہ لگانا مرینا) شاہ نے سنجیدگی سے کہا (ایم سوری فور ایوری تھنگ شاہ) مرینا نے مدہم آواز میں کہا (اٹس اوکے فور گیٹ اباؤٹ اٹ) شاہ سنجیدگی سے کہتا ہوا پھر سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا ابھی کچھ ہی لمحے گزرے تھے جب شاہ کے فون کی بل بجی فون آن کرتے ہی شاہ نے نوٹیفکیشن دیکھا تو زین کا میسج آیا تھا وہ کوئی وائس میسج تھا اپنے فون کو ایرپوڈ سے کونیکٹ کرتے ہوئے شاہ نہ میسج پلے کیا _____

فون پکڑتے ہوئے شاہ نے ٹائپنگ شروع کر دی (میری بندی کو تنگ کیا تو تمہارا حلیہ بگاڑ دوں گا) مسکراتے ہوئے شاہ نے میسج سینڈ کر دیا۔



کچھ ہی لمحوں کے بعد گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر رکی تمہیں پتا ہے نا مثل بل تم ہی دوگی (زین نے ایک دفع پھر کنفرم کرتے ہوئے کہا) ہاں ہاں مجھے پتا ہے (مثل نے جلدی سے کہا)

کچھ ہی لمحوں بعد دونوں کا دیا گیا آرڈر آگیا تھا مثل شروع کرنے ہی لگی تھی جب زین نے اسے روکا (ارے رکوپگی پہلے سنیپ تولے لیں) مثل کے ہاتھ پہ تھپڑ مارتے ہوئے زین نے اسکا ہاتھ پیچھے کیا اور تصویریں بنانے لگا



شاہ اور بلال کھڑے ہوئے کچھ باتیں کر رہے تھے (شاہ کو اتنا خوبصورت لگتا دیکھ مرینا سے رکنا نہ گیا اور مرینا بھی ان کے ساتھ آکر کھڑی ہوگئی (شاہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے) مرینا کو شاہ کے ساتھ پرسنل ہوتا دیکھ بلال وہاں سے کھسک گیا۔

ہممم بولو کیا بات ہے (شاہ نے سنجیدگی سے کہا) (کیا مجھے تمہارا نمبر مل سکتا ہے شاہ) (مرینا نے معصومیت سے کہا جس پہ شاہ نے اسے ایک گھوری سے نوازا) کس خوشی میں چاہیے میرا نمبر اور ایک بات میں تمہیں بتاتا چلوں ہمارا کانٹریکٹ بس ادھر تک کا ہی تھا سنجیدگی سے کہتا ہوا شاہ جانے کے لیے پلٹا جب مرینا نے اس کی بازو پکڑ کے روک لیا۔

سب لوگ شاہ اور مرینا کی طرف متوجہ ہو گئے (سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر شاہ مرینا کی جانب بڑھا اور اس کا فون پکڑے اس پہ اپنا نمبر ڈائل کرنے لگا) اور مسکراتے ہوئے مرینا سے دور ہو گیا۔

کچھ ہی لمحوں بعد ماحول پہلے جیسا ہو گیا شاہ کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا جب بلال شاہ کے قریب جا کھڑا ہوا اس شخص کے جاتے ہی بلال شاہ سے مخاطب ہوا (سر آپ نے زین کا سٹیٹس تو نہیں دیکھا) بلال نے تجسس سے پوچھا (نہیں کیوں کیا ہوا ہے) شاہ نے آئی برو اچکائے۔

سر میرا مشورہ ہے کہ آپ نہ ہی دیکھیں تو بہتر کیونکہ دیکھ کے آپ کا بی پی ہائی ہو جانا اور یہاں قریب میں کسی ہسپتال کا بھی نہیں پتا مجھے (بلال نے معصومیت سے کہا)۔

کیا بکواس ہے بلال دیکھتا ہوں میں کیا ہے اس میں (شاہ نے چڑتے ہوئے کہا) اپنا فون نکالے شاہ زین کا سٹیٹس دیکھنے لگا جس میں تقریباً 10,12 تصویریں تھیں ہر تصویر پہ شاہ کا پارا ہائی ہوتا جا رہا تھا ایک تصویر میں زین مثل کے گال کھینچ رہا تھا اور دونوں ہنس رہے تھے۔۔۔ زین کا سٹیٹس دیکھ کے شاہ نے مثل کا سٹیٹس بھی دیکھا دونوں کا سٹیٹس ایک جیسا تھا جسے دیکھ کر شاہ کا واقعی بی پی ہائی ہو گیا (سر میں نے تو آپ کو پہلے ہی کہا تھا کہ نہ دیکھنا (بلال نے انتہائی معصومیت سے کہ جس پہ شاہ نے اسے گھوری سے نوازا اور باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بلال نے تجسس سے پوچھا (سر ہم جا کہاں رہے ہیں) گھر جواب مختصر تھا۔۔۔



دونوں مزے سے کھانا کھا رہے تھے جبکہ زین کا فون بار بار بج رہا تھا اپنا فون مثل کو دکھاتے ہوئے زین خوشی سے کہنے لگا (میں نے تمہیں کہا تھا نہ کہ ہمارا پلان ضرور کام کرے گا دیکھو اس کی کتنی کالز آرہی ہیں)۔۔۔

کچھ ہی لمحوں بعد شاہ کا میسج آیا (دو منٹ سے پہلے میری بندی کو لے کر گھر دفع ہو) میسج پڑھ کے ہی زین نے شاہ کے غصے کا اندازہ لگا لیا تھا جسے دیکھ کر زین کو مزید خوشی ملی۔۔۔

مسکراتے ہوئے زین طنزیہ انداز میں مثل کو کہنے لگا (مثل ہم آرام سے کھانا کھا کے گھر جائیں گے)۔۔۔



شاہ سگریٹ پیتے ہوئے تیزی سے گاڑی چلا رہا تھا جب بلال نے وہی سوال پوچھا جو وہ پہلے دس دفع پوچھ چکا تھا (سر آپکی آنکھوں کے آگے اندھیرا تو نہیں آرہا) پچھلی دفع کا سوچ کے بلال کو جتنی بھی آیتیں آتی تھیں پڑھنے لگا۔

جبکہ بلال کے دسویں دفع بھی وہی سوال کرنے پہ شاہ نے اچانک ہی بریک لگادی جس پہ بلال نے ڈر کے مارے اپنی آنکھیں ہی بند کر لیں۔

ادھر دیکھو میری طرف۔ شاہ نے سنجیدگی سے کہا جس پہ بلال سیدھا ہ کے بیٹھ گیا (جی سر)۔ تم ایک اچھے انسان ہو لیکن اگر تم نے دوبارہ یہی سوال کیا تو میں زین سے پہلے تمہیں مار دوں گا (سنجیدگی سے کہتے ہوئے شاہ دوبارہ گاڑی چلانے لگ گیا جبکہ بلال کو روچپ ہی لگ گئی۔

شاہ کو گھر پہنچے پانچ منٹ ہو چکے تھی لیکن زین اور مشل کا کوئی اتا پتا نہ تھا جبکہ مسلسل سٹیٹس اپلوڈ کیے جا رہے تھے جسے دیکھ کر شاہ کا غصہ آسمان چھونے لگا تھا۔

سر آپ پانی پی لیں (شاہ کو غصے میں چکر لگاتے دیکھ بلال میرب آپا سے پانی لے آیا) سر پانی پی لیں غصہ نہ کریں ابھی آجائیں گے (بلال کو گھوری ڈالتے ہوئے شاہ نے پانی گلاس پکڑ لیا اور پینے لگا)۔

شاہ گلاس ٹیبل پہ رکھ ہی رہا تھا جب عائرہ شاہ کے سامنے آگئی شاہ کو اس طرح غصے میں دیکھ کے وہ وجہ سمجھ چکی تھی (شاہ کیا تم مشل اور زین کا انتظار کر رہے ہو) شاہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے عائرہ نے شاہ سے پوچھا۔

وہ جو پہلے ہی غصے میں تھا عازہ کا سوال سن کے مزید غصے میں آگیا (تم سے مطلب) سنجیدگی سے عازہ کو کہتے ہوئے شاہ پھر کال کرنے لگا جبکہ عازہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرانے لگی (ویسے مثل اور زین ساتھ میں اچھے لگتے اور آج تو دونوں کپڑے بھی سیم پہن کے گئے ہیں) عازہ نے شاہ کو مکمل غصہ دلانے کی کوشش کی جس پہ شاہ نے ایک نظر اٹھا کر بھی عازہ کو دیکھنا ضروری نہ سمجھا۔

خود کو اگنور ہوتا دیکھ وہ جل گئی اور صوفے سے اٹھتے ہوئے اپنی آخری کوشش کرنے لگی (ویسے اگر مثل میری بھابھی بن جائے تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں) مسکراہٹ سے کہتے ہوئے عازہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہ جو کب سے عازہ کو اگنور کرنے کے لیے اپنی نظریں فون پہ جمائے ہوئے تھا اب باتیں اس کی برداشت سے باہر ہو گئیں تھیں غصے سے شاہ نے اپنا کوٹ اتار کر نیچے پھینکا اور ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے باہر لان کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ بلال بھی شاہ کے ساتھ باہر آگیا (سر کہاں جا رہے ہیں آپ) بلال ابھی تجسس سے پوچھ ہی رہا تھا کہ گاڑی کا ہارن سنائی دیا دونوں کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ زین اور مثل واپس آگئے ہیں۔



ہوٹل سے کھانا کھا کہ وہ گاڑی میں بیٹھے گھر کی جانب ہی آرہے تھے زین بہت آرام سے گاڑی چلاتا ہوا ساتھ میں سٹیٹس بھی لگا رہا تھا (مثل آج مزا آیا نا) ہاں زین مزہ تو آگیا اب دیکھو شاہ جیسلس بھی ہوتا ہے

کہ نہیں (مثل نے سوچتے ہوئے زین سے کہا) (آف کورس ہوگا مثل بس تم دیکھتی جانا) زین نے فل کانفیڈنس سے کہا۔

مثل کی جانب پھول بڑھاتے ہوئے زین کہنے لگا (مثل یہ لو پھول یہ بھی تم نے شاہ کو دکھانے ہیں اور بتانا ہے کہ زین نے لے کر دیے پھر دیکھنا شاہ کا حال) اپنی بتیسی نمایاں کرتے ہوئے مثل نے زین سے پھول پکڑ لیے (زین یہ زیادہ نہیں ہو جائے گا) مثل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں نہیں کچھ نہیں ہوتا زیادہ مسئلہ ہوگا تو میں خود ہینڈل کر لوں گا تم بے فکر رہو (زین نے مزید شوخی مارتے ہوئے کہا)۔



گاڑی کا ہارن سنتے ہی شاہ باہر کی جانب بڑھا جبکہ بلال بھی فکر مندی سے شاہ کے پیچھے جانے لگا گاڑی میں موجود وہ دونوں خوشی خوشی گاڑی روک کے باہر نکلنے والے تھے جب زین کی نظر سامنے سے آتے شاہ پہ پڑی جو ایک ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اپنی ٹائی ڈھیلی کیے اسی جانب آرہا تھا۔

مثل فوراً پھول بیک سیٹ پہ پھینک دو (شاہ کو دیکھتے ہوئے زین نے جلدی سے مثل کو کہا) کیوں کیا ہوا زین (نا سمجھی کے عالم میں مثل زین کی جانب دیکھتے ہوئے کہنے لگی) میری ماں پھول پھینک دو ورنہ شاہ

میری قبر پہ یہی پھول ڈال دے گا اور سنو تم مجھے شاہ سے بچاؤ گی نا تم تو میری پیاری بہن ہو نا (زین نے معصومیت سے کہا جبکہ مثل کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی) _____

کچھ ہی لمحوں کے بعد شاہ گاڑی کے قریب کھڑے زین کی جانب کا شیشہ ناک کرنے لگا جبکہ شاہ کے پیچھے کھڑا بلال شاہ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا (سر ٹھنڈے دماغ سے کام لیجیے گا) لیکن شاید بلال بھول گیا تھا کہ وہ جس شخص کو سمجھا رہا تھا وہ تو غصے میں اپنی بھی سننا ضروری نہیں سمجھتا _____

آرام سے اپنے سینے پہ ہاتھ باندھے وہ زین کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا جبکہ گاڑی میں موجود زین کا تو سانس بندھ ہو رہا تھا (مثل ایسا کرو تم پہلے باہر جاؤ اور جا کہ شاہ سے بات کرو) ساری صورت حال سمجھتے ہوئے زین نے مثل کو پہلے گاڑی سے باہر بھیج دیا _____

شاہ کے جانب آتے ہوئے مثل نے اپنا ہاتھ شاہ کے کندھے پہ رکھتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کیا (شاہ) بس مثل کے اتنا کی کہنے کی دیر تھی کہ شاہ کا غصہ، جلن اور ہر چیز کا ضبط ختم ہوا گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے شاہ نے زین کو گاڑی سے باہر نکالا اس سے پہلے کہ شاہ زین کو کچھ کہتا مثل شاہ کے غصے کا اندازہ کرتے ہوئے دونوں کے درمیان میں آکھڑی ہوئی (پلیز شاہ ایم سوری پلیز پلیز ساری غلطی میری تھی) مثل اپنے دونوں کان پکڑے شاہ کے غصے سے ڈرتے ہوئے معافی مانگنے لگی _____

مثل کی اس حرکت پہ شاہ کا غصہ کہاں گیا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کچھ لمحے وہ دنیا سے بے خبر مثل کو کان پکڑے ہی دیکھتا رہا _____

وقت ہے کہ تھم سا گیا ہے

♥ □ آج وہ پھر برہم سا گیا ہے

نظر تھی اتنی کاٹ دار

♥ □ نکل میرا دم سا گیا ہے (وفا)

چند لمحوں بعد ہوش کی دنیا میں آتے ہوئے شاہ نے مثل کو پیچھے کیا اور زین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے
سنجیدگی سے کہنے لگا (آئندہ کے بعد تمہارے منہ سے مثل نہ سنوں بھابھی کی آواز ہی نکلے جب بھی
تمہارے منہ سے نکلنے ہے ٹھیک ہے میرے بھائی) سنجدگی سے شاہ نے زین سے کہا جس پہ زین نے جلدی
سے سر ہاں میں ہلا دیا

اور تم (پلٹ کر شاہ نے مثل کی جانب دیکھا) فوراً سے پہلے یہ کپڑے چینج کر دو ورنہ ٹانگیں توڑ دوں
گا۔ شاہ کی بات سنتے ہوئے مثل فوراً ہی شاہ کے سامنے سے غائب ہو گئی جبکہ اسکی اس حرکت پہ شاہ
مسکراتے ہوئے سرفنی میں ہلانے لگا اور اس کے پیچھے پیچھے خود بھی اندر چلا گیا

بلال اور زین نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا (یہ انھوں نے مجھے کچھ کہا کیوں نہیں) زین نے
حیرانگی سے آئی برو اچکاتے ہوئے بلال سے پوچھا

بیٹا جو غصہ ان کا میں نے دیکھا تھا میں تو تمہاری روح کو جنت الفردوس میں بھیجنے کی دعائیں کرنے لگ گیا تھا پتا نہیں بچ کیسے گئے) بلال نے اپنی طرف سے انتہائی سنجیدگی سے کہا لیکن کچھ ہی لمحوں بعد دونوں کا قہقہہ بلند ہو گیا۔



افطاری کر کے سب اپنے اپنے کمرے میں آرام کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے ان کے پیچھے کیا کیا ہو گیا کسی کو اندازہ نہ تھا سب کھانا کھانے میں مصروف تھے وہ کب سے سیڑھیوں کی جانب دیکھتے ہوئے پلیٹ میں چچ گھما رہا تھا آج شاہ کے ساتھ بلال بیٹھا تھا جبکہ زین شاہ کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

کچھ ہی لمحوں بعد مثل سیڑھیوں سے اترتے ہوئے ٹیبل کی جانب آئی اور روز کے معمول کی بجائے آج اپنی امی کے ساتھ جا بیٹھی جس ہ شاہ کا منہ بن گیا شاہ کا منہ دیکھتے ہوئے دو لوگوں نے بہت مشکل سے اپنے قہقہے ضبط کیے ان دونوں کو شاہ اچھے سے پہچانتا تھا یہ زین اور بلال ہی تھے جنہوں نے شاہ کے دیکھنے پہ اپنا اپنا چہرہ ہی دوسری جانب کر دیا۔

سب لوگ کھانا کھانے میں مصروف تھے جب زین کو پانی کی طلب ہوئی اور زین نے مثل سے پانی مانگا (مثل زرا گلاس پاس کرنا) زین کے منہ سے لفظ مثل نکلنے کی ہی دیر تھی جب بلال کو اونچی اونچی کھانسی آنے لگی دراصل یہ بلال کی طرف سے زین کو اشارہ دیا گیا تھا کہ اب زین گیا۔

اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی زین نے شاہ کی طرف دیکھنے کی غلطی نہ کی بلکہ خاموشی سے اٹھا اور کہنے لگا (بھابھی گلاس واپس لے لیں پانی کی پیاس ہی ختم ہوگئی) زین کی بات سن کر مثل کا چہرہ لال ہو گیا جبکہ شاہ مسکراتے ہوئے مزے سے کھانا کھانے لگا۔

لو بھئی مثل اس نے تمہارا پھر سے نیا نام رکھ دیا اب پتا نہیں اس کے پیچھے کی کیا کہانی ہے۔ مسکراہٹ کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے دادی کہنے لگیں جس پہ سب ہنسنے لگے۔



آج وہ اکیلی چھت پہ چائے کا کپ پکڑے چکر لگا رہی تھی جب شاہ اس کو احساس دلائے بنا اس کے ساتھ چکر لگانا اپنے ساتھ کسی کو محسوس کرتے ہوئے مثل نے حیرانگی سے دیکھا (شاہ تم) اور پھر کچھ یاد آتے ہی کہنے لگی (شاہ ایم سوری دیکھو مجھ سے غلطی ہوگئی آئندہ نہیں ہوگی) مثل کسی موٹر کی طرح شروع ہوگئی جسے سنتے ہوئے شاہ کے ڈمپل گہرے ہو گئے (ٹھیک ہے مثل ٹھیک ہے لیکن آئندہ خیال رکھنا) سمجھانے کے انداز میں شاہ نے کہا جس پہ مثل چپ ہوگئی اور دونوں چکر لگانے لگے۔

کچھ لمحوں کی خاموشی کو مثل نے توڑا تھا (شاہ کچھ پوچھوں تم سے) مدہم سی آواز میں سوال کیا گیا (ہمممم پوچھو) جواب ہمیشہ کی طرح مختصر تھا۔

اگر مجھے کسی اور سے محبت ہوگئی تو تم کیا کرو گے شاہ؟؟

مثل یہ سوال ہی فضول ہے □

پھر بھی اس کا جواب دو نا شاہ

میں تمہیں مار دوں گا (جواب سنجیدگی سے دیا گیا)

واقعی کیا تم میں اتنی ہمت ہے شاہ کہ تم اپنی محبت ہی مار دو ☐

ہممممم۔۔۔ بے شک شاہ تمہارے بغیر مر جائے لیکن اپنی چندا تقسیم نہیں ہونے دے گا شاہ اپنی محبت دفنا

سکتا ہے لیکن اپنی محبت تقسیم نہیں کر سکتا ☐

مرد کو تو وہ ہوا بھی ناگریز گزرتی ہے جو اس کی عورت کو چھو کر گزرے ☐

میرا خیال ہے پہلے شاہ ویز کی شادی ہو جائے پھر شاہ کی شادی کے بارے میں سوچنا چاہیے ضرور شاہ اور ان کی بیگم دادی کے کمرے میں موجود شاہ اور مثل کے رشتے کی بات کرنے آئے تھے جب دادی نے کہا امی شاہ کی حرکتیں تو آپ کے سامنے ہی ہیں پتا نہیں اسے اتنی جلدی کیوں ہے (شاہانہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا جس پہ دونوں ہنس پڑے) (میں بھی یہی چاہتا ہوں امی کے اس دفع مثل کی رخصتی کروا کر اسے ساتھ ہی لے جائیں (ضرور شاہ نے اپنی سوچ بتائی) چلو بیٹا پھر ایسا کرتے ہیں شاہ ویز کی شادی کے بعد ہی مثل اور شاہ کا نکاح پڑھوا دیتے ہیں۔۔۔



شاہ آفس میں تھا جب اس نے بلال سے پوچھا (بلال کیا تم نے عید کی شاپنگ کر لی) بلال نے معصومیت سے جواب دیا (نہیں سر مجھے ٹائم ہی نہیں ملا) تو کیا تمہیں پتا نہیں بلال کہ کل عید ہو سکتی ہے (شاہ نے سنجیدگی سے کہا) _____

سر آپ نے بھی تو شاپنگ نہیں کی بلال کے تجسس سے پوچھنے پر شاہ سوچ میں پڑ گیا (ہاں شاپنگ تو میں نے بھی نہیں کی) شاہ نے ہلکی آواز میں کہا _____

چلو پانچ دس منٹ تک کام ختم کرتے ہیں اور پھر چلتے ہیں شاپنگ کرنے (شاہ نے بلال کو کہا اور خود بھی کام کرنے لگا) _____



تم آجاؤ نا آج میرے گھر _____ وہ کمرے میں بیٹھی اپنی بچپن کی دوست سے باتیں کر رہی تھی مثل ہمیشہ سے اپنی ہر بات آمنہ سے شیئر کرتی تھی اگر کسی کو مثل کے حوالے سے کوئی بھی سوال پوچھنا ہوتا تھا تو وہ آمنہ سے پوچھ سکتا تھا _____ نہیں یار تمہیں تو پتا ہے گھر میں کتنی مصروفیات ہیں ایسا کرو تم آجاؤ (آمنہ نے معصومیت سے کہا) _____

میں کیسے آجاؤں (مثل نے حیرانگی سے کہا) جیسے میں آتی ہوں میڈم _____

اچھا چلو میں کچھ دیر تک آتی ہوں (تھوڑی دیر مزید فون پہ بات کرتے ہوئے مثل فون بند کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور کپڑے نکالنے لگی) _____



تقریباً دس منٹ میں کام ختم ہو چکا تھا شاہ اور بلال آفس سے نکل چکے تھے راستے میں بلال شاہ کو بتانے لگا (سر آپ کو پتا ہے نا پہلے عید کی نماز پڑھنی ہوتی ہے اور اس کے لیے سب شلوار قمیض پہنتے ہیں بہتر ہے آپ بھی وہی پہنیں) بلال نے اپنی طرف سے بہت اہم بات کی جس پہ شاہ نے اسے ایک گھوری سے نوازا

کیا تمہیں میں شکل سے مسلمان نہیں لگتا (شاہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا) سر تھوڑے تھوڑے لگتے ہیں (بلال نے باقاعدہ ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا کر کے بتایا) (بلال میں مسلمان ہی ہوں □) (شاہ نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا)

کچھ ہی دیر بعد گاڑی گھر کے سامنے جا رکی (سر یہ ہم ادھر کیوں آئے ہیں) بلال نے تجسس سے پوچھا جبکہ بلال کو بغور دیکھتے ہوئے شاہ نے کہا (اپنے پارٹنر کو بھی لے آؤ شاید اس کے بغیر تم سے شاپنگ بھی نہ ہو) شاہ کی بات سن کر بلال کا قہقہہ بلند ہوا

لیونگ روم میں آتے ہوئے شاہ نے کہا (ظہر کے بعد سب ریسٹ کرنے اپنے اپنے کمروں میں گئے ہوں گے ایسا کرو تم اس جہاز کو اس کے کمرے سے لے کر آؤ میں زرا ایک ضروری کام کر لوں) شاہ کے منہ سے ضروری کام کا سن کر بلال نے تجسس سے پوچھا (کونسا ضروری کام سر) شاہ نے فون سے نظریں اٹھا کر

بلال کی جانب دیکھا (بلال تم یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ میں تمہارا اسٹنٹ نہیں تم میرے اسٹنٹ ہو یاں تم تو بیویوں سے بھی زیادہ سوال کرتے ہو) شاہ نے چڑ کر کہا جس پہ بلال کا قہقہہ بلند ہوا

شاہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا مثل کے کمرے کی جانب بڑھا ایک ہاتھ میں فون پکڑے دوسرے ہاتھ سے شاہ نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوتے ہوئے پاؤں سے دھرم کی آواز سے دروازہ بند کر دیا

وہ کپڑے بدل کہ واشروم سے باہر ہی آرہی تھی جب سامنے شاہ کو دیکھ کے چونکی (شاہ تم یہاں کیا کر رہے ہو) مثل کی آواز سن کر شاہ نے مثل کی جانب دیکھا اور جا کر اس کے بیڈ پہ بیٹھ گیا (دراصل وہ میں یہ پوچھنے آیا تھا کہ تمہارے عید کے کپڑے کونسے کلر کے ہیں) شاہ نے معصومیت سے پوچھا جس پہ مثل نے آئی برو اچکائے اتنے میں ہی بلال اور زین بھی مثل کے کمرے میں آگئے (مجھے پتا تھا شاہ بھائی کا ضروری کام ادھر ہی ہوگا) زین نے مزاحیہ انداز میں کہا جس پہ شاہ نے دونوں کی جانب دیکھا اور کہنے لگا (دروازہ کس نے ناک کرنا تھا) شاہ کی بات سن کر دونوں سیریس ہو گئے (وہ سر میں تو پیچھے تھا زین ہی پہلے آیا) بلال نے جلدی سے اپنی صفائی دی جس پہ زین بلال کی جانب دیکھنے لگا

کیا ہے شاہ تم کیوں بلال بھائی اور زین کی کلاس لیتے رہتے ہو مثل نے اپنے دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے ہوئے پوچھا (وہ مثل میں) ابھی شاہ بول ہی رہا تھا کہ مثل نے اسکی بات کاٹی (میرے پاس ٹائم نہیں ہے مجھے میری دوست کے گھر جانا ہے اور میرے عید کے کپڑوں کا رنگ وائٹ ہے) (آہاں گریٹ میں بھی وائٹ ہی لاؤں گا) شاہ نے معصومیت سے کہا (شاہ شرم کر لو سب دیکھتے ہیں) مثل نے سیریس ہوتے ہوئے کہا

(مجھے کسی کی پرواہ نہیں مثل اور جب تک میں ہوں تب تک تمہیں بھی نہیں کرنی چاہیے) شاہ سنجیدگی سے کہتا ہوا بیڈ سے اٹھ گیا جبکہ شاہ کی باتیں سنتے ہوئے بلال اور زین کو پھر سے کھانسی آنے لگی (اب تم دونوں کو کیا مسئلہ ہے

ابھی شاہ دونوں کی کلاس لینے ہی لگا تھا جب شاہ کے فون کی بیل بجی فون آن کرنے پہ شاہ نے دیکھا تو کسی نمبر سے میسج آیا تھا شاہ ابھی میسج کھول کے دیکھنے ہی لگا تھا کہ زین اور بلال فوراً سے شاہ کے فون پہ نظریں جمائے دیکھنے لگے (ایسا کرو تم دونوں ہی دیکھ لو) شاہ نے دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

نہیں نہیں شاہ بھائی آپ ہی دیکھیں ہم ایسے ہی پڑھ لیں گے (زین نے مزید ڈھیٹ ہوتے ہوئے کہا جس پہ شاہ نے سر نفی میں ہلایا اور اور میسج دیکھنے لگا

شاہ تم نے لنچ کر لیا ♥ □

میسج پڑھتے ہی بلال کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا (مرینا کا میسج آگیا) بلال کے اتنا کہنے کی دیر تھی جب زین نے تیزی سے موٹر کی طرح سب مثل کو بتا دیا (بھابھی تمہیں پتا اس دن شاہ بھائی نے افطار پارٹی میں مرینا کو اپنا نمبر دیا تھا اور ہنس ہنس کر باتیں بھی کر رہے تھے) زین کے سب کچھ بولنے پہ شاہ نے حیرانگی سے پوچھا (تمہیں کیسے پتا) زین نے سنجیدگی سے کہا (مجھے میرا پارٹنر ساری خبریں دیتا ہے) ابھی وہ تینوں باتیں کر ہی رہے تھے جب مثل کے غصے کی حد ختم ہو گئی اور مثل نے چلاتے ہوئے کہا (نکلو تینوں میرے کمرے سے) تینوں نے معصومیت سے مثل کی جانب دیکھا جو کہ انتہائی غصے میں لگ رہی تھی

مثل نے دروازہ کھولتے ہوئے زین کو باہر پھینکا پھر بلال کو اور آخر میں شاہ کو باہر کھڑا کیے غصے سے اس کی جانب دیکھنے لگی اور کہنے لگی (اگر تم نے میرے جیسے کلر کے کپڑے پہنے تو میں اپنے عید کے کپڑے ہی نہیں پہنوں گی) غصے سے کہتے ہوئے مثل نے دروازہ بند کر دیا۔

وہ دونوں بڑے مزے سے سارا ڈرامہ دیکھ رہے تھے جب شاہ نے سنجیدگی سے دونوں کی جانب دیکھا بلال تم ابھی سے فار ہو اور زین تمہیں میں اپنے بھائی کے رشتے سے خارج کرتا ہوں سنجیدگی سے کہتے ہوئے شاہ نیچے چلا گیا۔

پچھلے پانچ منٹ سے بلال اور زین شاہ کے دائیں بائیں بیٹھے اسے منانے کی کوشش کر رہے تھے تبھی مثل سیڑھیاں اترتی نیچے آئی اور دادی کے کمرے میں چلی گئی تینوں حیرانگی سے مثل کو جاتا دیکھنے لگے۔

کچھ ہی لمحوں کے بعد بعد مثل چلتی ہوئی انہی کی جانب آئی (زین مجھے میری دوست کے گھر چھوڑ آؤ میں نے دادی سے پوچھ لیا ہے) مثل کی بات سنتے ہوئے شاہ نے جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا (ہم تینوں شاپنگ کرنے ہی جا رہے تھے تمہیں بھی چھوڑ دیں گے) مثل نے شاہ کو اگنور کرتے ہوئے کہا (زین میں نے تمہیں کہا ہے) مثل کی بات سنتے ہوئے تینوں دنگ سے رہ گئے جبکہ زین کو پھر اپنی موت آتے ہوئے محسوس ہونے لگی۔

کچھ لمحوں بعد چاروں گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک لمحے کے لیے بھی تینوں کی زبان بند نہیں ہوئی تھی (مثل میں تمہیں بتا رہا نا کہ مجھے اسے نمبر دینا پڑا سب لوگ ہماری طرف ہی دیکھ رہے تھے اور میں کوئی سکینڈل نہیں کرنا چاہتا تھا) شاہ نے معصومیت سے کہا اور گاڑی مثل کی دوست کے باہر روکی دی۔

وائٹ کلر کی شلوار قمیض لینا۔۔۔ کہتے ہوئے مثل گاڑی سے اتر گئی جبکہ مثل کی بات سمجھنے میں تینوں کو تھوڑا وقت لگا بات سمجھنے پہ زین نے فوراً سے کہا شکر الحمد للہ جبکہ بلال فوراً سے پوچھنے لگا (سر اب تو آپ مجھے فار نہیں کر رہے نا) دونوں کی باتیں سنتے ہوئے شاہ کے ڈمپل نمایاں ہوئے۔

ابھی گاڑی کچھ ہی دور گئی تھی کہ شاہ سوچتے ہوئے کچھ پوچھنے لگا (مثل کی دوست کا کوئی بھائی تو نہیں ہے)۔ شاہ کی بات سنتے ہوئے بلال اور زین نے اپنا اپنا سر پکڑ لیا (توبہ ہے)

بلا فوراً سے بولا

ایک ہوتے ہیں پوسیسو ((possessive

پھر آتے ہیں ٹو مچ پوسیسو ((too much possessive

اور پھر آتے ہیں شاہ سر ((shah sir

بلال کی بات سنتے ہوئے شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا (ٹھہر جاؤ میں تمہیں بتاتا ہوں) جبکہ بلال اور زین کا قہقہہ بلند ہو گئے □ □۔۔۔

فورٹریس کی پارکنگ میں شاہ نے گاڑی روکی اور تینوں گاڑی سے اترتے ہوئے اندر کی جانب چل دیے (اوہ میں تو پیسے ہی نہیں لایا) چلتے ہوئے اچانک زین نے کہا۔

مزید ڈرامے نہ کرو مجھے پتا ہے تم جان بوجھ کر نہیں لائے ویسے بھی آج کی شاپنگ میری طرف سے ہوگی۔

ہلکی آواز میں کہتے ہوئے شاہ آگے بڑھ گیا جبکہ شاہ کی بات سن کر بلال اور زین کی ہنسی نکل آئی۔ پھر تو میں تینوں دن کی شاپنگ کروں گا (زین نے مزید شوخے ہوتے ہوئے کہا) بیٹا میں تمہیں ایک دن کی بہت مشکل سے کروا رہا (شاہ نے بھی انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ تینوں کے تہقہے بلند ہو گئے۔

تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے میں تینوں نے اپنی شاپنگ کر چکے تھے اور اب کے ایف۔سی میں بیٹھے اپنے اپنے آرڈر کا انتظار کر رہے تھے۔

سر کھانا بھی آپ کی طرف سے ہو گا نا (بلال نے ہنسی دکھاتے ہوئے بولا) شاہ نے ایک نظر بلال کی جانب دیکھا۔

جیسی تمہاری حرکتیں ہیں نا میں تو کمپنی ہی تمہارے نام کرنے لگا تھا اور کیا کہا تھا میں نے تمہیں کہ زین سے دور رہا کرو۔ اس سے پہلے کہ شاہ پھر سے شروع ہوتا زین نے بات بدل دی (جلدی جلدی کھانا کھالیں سب پھر بھا بھی کو بھی لینے جانا ہے) مشل کا سنتے ہی شاہ بھی سب کچھ بھولا کر کھانا کھانے لگا۔

کچھ ہی لمحوں بعد شاہ کے فون کی بیل بجی دو لوگوں کے چلتے ہوئے ہاتھ اچانک رک گئے اور دونوں شاہ کی جانب دیکھنے لگے (اب کیا مسئلہ ہے یار تم دونوں کو) شاہ نے چڑ کر کہا۔

ہمیں بھی دکھائیں نا سر (بلال نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ شاہ نے اپنا فون تھوڑا آگے بڑھایا اور تینوں میسج دیکھنے لگے توقع کے مطابق مرینا کا ہی میسج آیا تھا۔

"شاہ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تم نے کھانا کھا لیا یا نہیں مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی"

میسج پڑھتے ہی شاہ نے نظریں اٹھا کر دونوں کی جانب دیکھا (اگر تم دونوں میں سے کسی نے بھی مشل کو بتایا تو پھر دیکھنا) شاہ نے دھمکی دی جس پہ دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

شاہ بھائی اسے کہہ دیں کہ جی جان آپ کے بابو نے تھانا تھا لیا ہے (زین نے مزاحیہ انداز میں کہا جس پہ تینوں کے قبضہ بلند ہو گئے۔

توبہ میں اچھا خاصہ ٹھیک انسان ہوں ابھی میرا دماغ خراب نہیں ہوا (شاہ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا)۔
اوکے سر تو آپ کہہ دیں کہ جی کھالیا تھا کیونکہ اگر آپ نے رپیلے نہ کیا تو یہ بار بار میسج کرے گی (بلال نے کچھ سوچتے ہوئے کہا)۔

ہاں کھا لیا تھا (میسج سینڈ) یہ کیا شاہ بھائی جی کہنا چاہیے تھا آپ کو (زین نے شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا)۔ میں کس خوشی میں اس عورت کو اتنی عزت دوں کیا تم سب بھول گئے ہو (شاہ نے سنجیدگی سے کہا)۔

لیکن سر وہ آپ کو واقع پسند کرتی ہے (بلال کے کہنے پر شاہ نے حیرانگی سے بلال کی جانب دیکھا) واقعی بلال _____ وہ مجھے پسند نہیں کرتی وہ بس مجھے حاصل کرنا چاہتی ہے اور اب میں اس کی ضد بن چکا ہوں _____

رائٹ بروزین نے بس اتنا ہی کہا اور سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے _____

کچھ دیر بعد شاہ کو مثل کی کال آگئی (ہممم مثل ہم بس نکلنے ہی لگے ہیں اوکے تم بھی تیار رہو) فون رکھتے ہی شاہ نے دونوں کو اطلاع دی (مثل کی کال آئی تھی جلدی کھانا کھا لو پھر چلتے ہیں اسے بھی پک کرنا ہے) _____

تقریباً 5 بجے سب گھر تھے سب عصر کی نماز پڑھ کر باہر لان میں ہی بیٹھے تھے (مثل کو دیکھتے ہوئے عازہ نے حیرانی سے پوچھا) تم کہاں گئی تھی مثل _____ مثل عازہ کو سب کچھ تفصیل سے بتانے لگی جبکہ باقی سب اپنی اپنی شاپنگ دیکھانے میں مصروف تھے _____



افطاری کے بعد بلال کو آج رات تک زین کے کمرے میں ہی رکنا تھا جبکہ دونوں اپنے کمرے سے نکلے شاہ کے کمرے میں موجود اس کا دماغ کھا رہے تھے (چلو نا شاہ بھائی مرینا سے بات کرو) زین نے معصومیت سے کہا جس کی حمایت بلال نے بھی کی (ہاں نا شاہ سر بچاری اتنے میسیجز کر رہی ہے) _____

تم دونوں نکلو میرے کمرے سے باہر شاہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا جبکہ وہ دونوں بیڈ پہ ویسے کہ ویسے ہی لیٹے رہے۔ میں تمہیں کہتا نہیں تھا بلال کے یہ بہت مطلبی ہیں زین نے بلال کی جانب کروٹ لیتے ہوئے کہا۔

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو زین (بلال نے بھی ناراض ہوتے ہوئے کہا) دونوں کہ دیکھ کر شاہ سر نفی میں ہلانے لگا (اور تم یہ جو میری دوسری بیوی بنے پھرتے ہو باز آجاؤ میری جاسوسی نہ کیا کرو) شاہ نے بلال کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

شاہ کی بات سن کر دونوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے جبکہ شاہ بھی ہنسنے لگ گیا (چلو یار باہر چل کے نیوز دیکھیں ساڑھے سات بج رہے ہیں) شاہ نے دونوں سے کہا جسے سنتے ہوئے تینوں کمرے سے باہر لیونگ روم میں آگئے جہاں مثل کے علاوہ سب موجود تھے۔

باقی سب کی طرح تینوں بھی صوفے پہ بیٹھے نیوز دیکھنے لگے جہاں مفتی منیب الرحمان چاند کی تحقیق کر رہے تھے۔ بھابھی کہاں پہ ہے برو (زین نے شاہ کے قریب ہوتے ہوئے کہا) پتا نہیں میسج کرتا ہوں۔ شاہ نے اپنا فون نکالا اور میسج کرنے لگا (کوئی والی کو کر رہے ہیں سر) بلال نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ کوشش کے باوجود زین اپنی ہنسی نہ روک سکا جبکہ شاہ ٹائپنگ چھوڑ کر بلال کی جانب دیکھنے لگا۔

شاہ ک امی جو کب سے ان تینوں کو ہی دیکھ رہی تھیں۔ کہنے لگیں (یہ کیا تم تینوں لڑکیوں کی طرح ہلکی آواز میں باتیں کرتے رہتے ہو اور قہقہے لگاتے رہتے ہو) شاہانہ بیگم کی بات سن کر سب ان تینوں کی طرف دیکھنے

لگے جبکہ شاہ نے جل کر کہا (دیکھیں امی باقی سب تو ٹھیک ہے لیکن یہ ہمارا جینڈر نہ چیلنج کریں شاہ کی بات سن کر لیونگ روم میں موجود سب کا تہقہہ بلند ہو گیا۔

تقریباً دس پندرہ منٹ بعد بھی مثل نے شاہ کے میسیجز کا کوئی رپلائی نہ کیا تو شاہ ان دونوں سے کہنے لگا (یار تم لوگوں کی بھابھی رپلائی ہی نہیں کر رہی) اتنے میں ہی مفتی صاحب اعلان کرنے لگے جسے سب بہت دھیان سے سننے لگے چاند نظر آنے کا اعلان سن کر سب نے خوشی سے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

شاہ بھائی آپ بھی کیا یاد کریں گے (زین نے شاہ کے قریب ہوتے ہوئے کہا اور بلند آواز میں کہنے لگا۔ یہ مثل کہاں پہ ہے کب سے نظر نہیں آئی زین کی بات سن کر مثل کی امی نے جواب دیا وہ شاید اپنے کمرے میں ہے۔ اچھا چلیں شاہ بھائی ایسا کریں آپ نے مثل سے جو اہم بات کرنی تھی وہ ادھر ہی جا کر کر لیں (زین کی بات سن کر شاہ نے حیرانگی سے زین کی جانب دیکھا) بیٹا کونسی اہم بات کرنی ہے (دادی نے شاہ کو مخاطب کیا) وہ دادی میں نے۔ وہ میں نے کہنا تھا کہ شاہ ویز کی شادی پہ کب جانا ہے میں ایسا کرتا ہوں اسے ادھر ہی بلا لیتا ہوں) جب شاہ کو کچھ سمجھ نہ آیا تو یہ بہانا لگاتے ہوئے صوفے سے اٹھ کر سیڑھیوں کی جانب چل دیا۔



وہ اپنے کمرے میں اندھیرا کیے بے خبر سو رہی تھی جب شاہ دروازہ کھولے اندر آگیا باہر سے کچھ روشنی دروازے کے ذریعے اس کہ چہرے کو روشن کرنے لگی اس کے بیڈ کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے شاہ نے اس کے چہرے پر سے زلفیں ہٹائیں اور مدہم آواز میں کہنے لگا

لن نعطي آي شيء، سنكون أناين بعد العثور على شخص ما ❖❖

ذرا سا بھی نہیں دیں گے کسی کو تجھے پا کر خود غرض رہیں گے ہم ♥ □ □

کچھ لمحوں بعد ہلکی آواز میں مثل کا نام پکارتے ہوئے شاہ اسے اٹھانے لگے تقریباً دو تین آوازوں پہ ہی مثل کی آنکھوں میں ہل چل ہوئی اور آنکھیں ملتے ہوئے مثل نے اپنے سامنے موجود شخص کو دیکھنے لگی دروازے سے آنے والی ہلکی ہلکی روشنی شاہ کا چہرہ نمایاں کر رہی تھی

شاہ کو دیکھتے ہی مثل چونک کر پیچھے کو ہو گئی جبکہ مثل کو ایسے اچانک پیچھے ہوتا دیکھ شاہ بھی ان بیلنس ہو گیا اور نیچے جا گرا

مثل نے فوراً سے اٹھ کر لائٹس آن کی اتنے میں شاہ بھی بیڈ پہ آ بیٹھا

شاہ تم ادھر کیا کر رہے تھے (مثل نے تجسس سے پوچھا) پہلے ادھر بیٹھو شاہ نے بیڈ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا _____ مثل معصومیت سے بیڈ پہ آ بیٹھی (اب بولو شاہ کیا بات ہے) شاہ نے اپنا ایک ہاتھ مثل کے سر پہ رکھا اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا (چاند رات مبارک چندا) شاہ کے الفاظ سن کر مثل نے حیرانگی

سے پوچھا (واقعی چاند نظر آگیا) بیڈ سے اٹھتے ہوئے شاہ نے مثل کی جانب دیکھا اور کہنے لگا (جی محترمہ چاند نظر آگیا ہے اور نیچے سب آپ ہی کا انتظار کر رہے ہیں اب چلیں) _____

شاہ کی بات سن کر مثل بھی شاہ کے ساتھ نیچے چلی آئی اور سب کو ملنے لگی _____

سب لیونگ روم میں بیٹھے اپنے اپنے کاموں کا سوچ رہے تھے جبکہ بلال زین اور شاہ رات کی پارٹی کا پلان بنانے لگے _____

زین نے ویڈیو کال کی تھی زین بلال مثل عائرہ عائشہ اور شاہ لیونگ روم میں ہی موجود تھے جبکہ سب بڑے اپنے اپنے کام کرنے چلے گئے _____

چاند رات کی مبارکباد دیتے ہوئے زین سب سے شادی کے حوالے سے پوچھنے لگا (کب آرہے ہو تم سب) زین کے سوال کا جواب عائرہ نے دیا (ہم عید کے تیسرے دن کی اسلام آباد آجائیں) اتنی جلدی _____ سب نے حیرانگی سے عائرہ کی جانب دیکھا جبکہ زین سن کر بہت خوش ہوا (ہاں یہ بالکل ٹھیک سوچا ہے ڈانس پریکٹس بھی تو کرنی ہے) زین نے سب کو یاد دلواتے ہوئے کہا _____

ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد سب نے زین کو اللہ حافظ کہا اور اپنی پلاننگ کرنے لگے _____

زین شاہ اور بلال اپنی پارٹی کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے جب عائرہ نے زین سے کہا (زین تم ہمیں کب لے کر جاؤ گے مہندی لگوانے) زین نے سوچتے ہوئے عائرہ کی جانب دیکھا جبکہ مثل نے فوراً سے کہا (اس دفع تو میرا بالکل موڈ نہیں ہے مہندی لگانے کا) _____

وہ کیوں عازہ نے آئی برو اچکاتے (بس ویسے ہی دل نہیں کر رہا) مثل نے مدہم سی آواز میں جواب دیا۔

ایسا کرتے ہیں پہلے ان لڑکیوں کو مہندی لگوا لاتے ہیں اور ادھر کہیں پہ سب کھانا کھالیں گے (شاہ نے سب کو مشورہ دیا جس پہ مثل کے علاوہ سب رضامند ہو گئے۔

یار مثل یہ کیا بات ہوئی (عازہ نے چڑتے ہوئے مثل سے کہا) دراصل مجھے لگ رہا ہے کہ مجھے بخار ہو رہا ہے ایسے میں مہندی لگوا لوں گی تو اور مشکل ہو جائے گی (مثل نے معصومیت سے کہا اور اٹھ کر پانی پینے کا کہہ کر کچن میں چلی)۔

کچھ ہی لمحوں بعد ہمیشہ کی طرح شاہ کچن میں پہنچ گیا (مجھے پتا تھا شاہ پیچھے آئے بغیر تو تم سے رہا ہی نہیں جاتا) مثل کی بات سن کر شاہ کے ڈمپل نمایاں ہوئے۔

دکھاؤ مثل تمہیں بخار ہو رہا ہے کیا (شاہ نے آگے بڑھ کر مثل کی کلائی پکڑی) ہمممم تھوڑا تھوڑا لگ رہا ہے ایسا کرو ابھی پیناڈول لے لو چلو میرے ساتھ شاہ مثل کا ہاتھ پکڑے اسے لیونگ روم میں لے آیا (بیٹھو ادھر) صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شاہ دادی سے میڈیسن لینے چلا گیا۔

بھابی آپ ٹھیک تو ہیں (بلال نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ مثل نے اسے ایک گھوری سے نوازا تھا) (بھابی نہیں بہن ہوں میں آپ کی ہلاک بھائی) مثل کی بات سنتے ہی بلال نے اپنے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا (جی جی بہن ہیں آپ تو میری) ان دونوں کی باتیں سن کر سب ہنس پڑے۔

ویسے یہ بھابھی والا کیا سین ہے (عائزہ نے تجسس سے پوچھا جس پہ زین اور بلال کو چپ لگ گئی زین پہلے ہی
عائزہ سے واقف تھا کہ وہ شاہ اور مثل کو ایک ساتھ پسند نہیں کرتی اسی لیے زین نے کچھ بھی عائزہ کو بتانا
ٹھیک نہ سمجھا) _____

کچھ بھی نہیں عائزہ وہ تو ہم ویسے ہی مثل کو تنگ کرتے ہیں (زین نے وضاحت دی اتنے میں ہی شاہ ہاتھ
میں پانی کا گلاس اور ٹیبلٹ لیے دادی کے کمرے سے ادھر کو ہی آرہا تھا مثل کے قریب آتے ہی شاہ نے
گلاس اور ٹیبلٹ مثل کی جانب بڑھائی (یہ لو مثل کھا لو طبیعت ٹھیک ہو جائے گی) _____

یہ سارا سین دیکھ کر زین ہنسنے لگا جس پہ شاہ نے زین کی جانب دیکھتے ہوئے کہا (اب تمہیں کیا مسئلہ ہے)

ہاہاہا شاہ بھائی جسے آپ میڈیسن دے رہے ہیں اس نے آج تک کبھی میڈیسن نہیں کھائی (زین نے ہنستے
ہوئے کہا جس پہ شاہ حیران ہوا) واقعی مثل تم نے کبھی ٹیبلٹ نہیں کھائی (شاہ نے مثل کی طرف غور سے
دیکھا) _____ ہمم نہیں کھائی)

وجہ (صوفی پہ ساتھ بیٹھتے ہوئے شاہ نے کہا

یہ کڑوی ہوتی ہے شاہ

معصوم انداز میں دیا گیا جواب سن کر سب ہنسنے لگے

مثل ظاہر ہے میڈیسن کڑوی ہی ہوتی ہیں

پر شاہ میڈیسن میٹھی بھی تو ہو سکتی تھی

ایک دفع پھر سب کے قہقہے بلند ہو گئے □ □

محترمہ آپ کے لاجک ہماری سمجھ سے باہر ہیں

مشل نے شاہ کو گھوری ڈالی □

اچھا اچھا یہ لو اب یہ ٹیبلٹ لے لو

جی نہیں مجھ سے نہیں کھائی جاتی شاہ مجھے سیرپ بے شک پورا پلا دو پی لوں گی لیکن یہ ٹیبلٹ مجھ سے
نہیں کھائی جاتی _____

یار مشل چھوٹی سی ہے ضد نہیں کرو

میں نے نہیں کھانی بسسس □

شاہ اور مشل کی باتیں سب غور سے سن رہے تھے

شاہ بھائی یہ نہیں کھائے گی آپ کی کوششیں بیکار ہیں (زین نے مداخلت کی) ایسی کی تیسری اس کی کیسے نہیں
کھائے گی دیکھتا ہوں میں (شاہ نے اپنی شرٹ کی بازو اوپر چڑھاتے ہوئے کہا)

کھولو منہ

میں نہیں کھولوں گی

تمہاری ایسی کی تہیسی

شاہ نے منہ کھول کر گولی مثل کہ منہ میں ڈالی اور فوراً سے پانی کا گلاس اٹھائے پانی پلانے لگا
دیکھا بس اتنی سی بات تھی ابھی شاہ نے اتنا کہا ہی تھا جب مثل کے منہ سے پانی اور ٹیبلٹ دونوں شاہ کے
اوپر آگرے

منہ کھولے حیرانگی سے شاہ کے منہ سے نکلا (وٹ دافک) یہ کیا تھا مثل (شاہ نے حیرانگی سے پوچھا)
میں نے آپ کو پہلے ہی کہا تھا شاہ مثل نے انتہائی معصومیت سے کہا

جبکہ سارا سین دیکھ کر سب کے قہقہے بلند ہوئے خاموشی سے اٹھتے ہوئے شاہ اپنے کمرے کی جانب
چل دیا



کمرے میں آتے ہی شاہ نے اپنی شرٹ اتاری اور باتھ روم میں گھس گیا تقریباً پانچ دس منٹ بعد شاہ شیشے
کے سامنے ہیر برش کر رہا تھا مثل کا خیال آتے ہی شاہ کے ڈمپل گہرے ہوتے چلے گئے

ان نگاہوں کو کیا کہیں قاتل

جن میں معصومیت بلا کی ہے

سائڈ ٹیبل سے گاڑی کی کیز اور والٹ اٹھاتے ہوئے شاہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ لیونگ روم میں موجود نظریں شاہ کا ہی ورد کر رہی تھیں لیکن سب کو انور کرتے ہوئے شاہ لان کی جانب بڑھ گیا۔

مشل میرا خیال ہے کہ شاہ ناراض ہو گیا (زین نے سنجیدگی سے کہا جبکہ مشل بھی یہی سوچ رہی تھی)۔

زین کے قریب ہوتے ہوئے بلال نے کہا (تم نے مشل کو بھابھی کیوں نہیں کہا) بلال کی بات سن کر زین نے اسے گھوری ڈالی اور ہنستے ہوئے کہا (ابھی یہاں شاہ بھائی تھوڑی ہیں) ابھی شاہ سر کو کال کر کے بتاتا ہوں بلال نے اپنا فون نکالتے ہوئے کہا۔

واللہ بلال تم واقعی شاہ بھائی کی دوسری بیوی ہو۔ زین کی بات سن کر دونوں کا قہقہہ بلند ہو گیا۔

کچھ ہی لمحوں بعد زین نے مشل کو آئیڈیا دیا

مشل ایسا کرو تم شاہ بھائی کو میسج کر لو میرا خیال ہے کافی غصے سے گئے ہیں کہیں ایک آدھے بندے کو گاڑی سے ہی نہ اڑا دیں

زین کی بات سن کر سب نے حیرانگی سے دیکھا جبکہ مشل نے تجسس سے پوچھا

واقعی شاہ اتنی گندی ڈرائیونگ کرتا ہے

ہاں نا نہیں یقین تو بلال سے پوچھ لو (زین نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ بلال نے اسے ایک گھوری سے نوازا □ □ □)۔

جھوٹ بول رہا ہے یہ بہنا ایسی کوئی بات نہیں (بلال نے مثل کو حیران ہوتا دیکھ کر کہا) _____



وہ تیزی سے اپنی گاڑی چلا رہا تھا جب اس کے فون کی بیل بجی مرینا کے بارے میں سوچتے ہی شاہ کو غصہ آنے لگا (بائیں ہاتھ سے گاڑی چلاتے ہوئے شاہ نے دائیں ہاتھ سے اپنا فون پکڑا اور میسج دیکھنے لگا) _____

ایم سوری

مثل کا میسج دیکھ کر شاہ کے چہرے کے ڈمپل نمایاں ہوئے اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے شاہ نے فون سائڈ پہ رکھا اور گاڑی چلانے لگا _____



زین شاہ نے میسج سین کر کے بھی ریپلائے نہیں کیا (مثل نے مدہم سی آواز میں کہا جس کا جواب عائرہ نے دیا) تو تم بھی اسے دفع کرو مثل کرتا ہے غصہ تو کرنے دو تمہاری غلطی تھوڑی تھی) ابھی عائرہ مثل کو کہہ ہی رہی تھی جب شاہ لیونگ روم عبور کرتا کچن کی جانب چلا گیا _____

کچھ ہی لمحوں بعد پھر سے پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑے شاہ مثل کے ساتھ صوفے پہ آ بیٹھا _____

دیکھو اب میں سیرپ لایا ہوں اور اب یہ مجھ پہ نہیں گرانا □ □ شاہ نے پانی کا گلاس مثل کو تھمایا _____

دو چمچ پینے ہیں اور تم نے اب کی بار پینے ہی ہیں یہ لو _____

اب کی بار مثل نے آرام سے دو چچ پی لیے۔

ویسے تم جیلس تو نہیں ہوتے شاہ اپنی پہلی بیوی کا اتنا خیال رکھتا ہے (بلال کے قریب ہوتے ہوئے زین نے انتہائی سنجیدگی سے کہا جس پہ بلال اس کا منہ ہی دیکھتا رہ گیا)۔

تم نا فارغ وقت میں خود کو مارنے کی کوشش کیا کرو □ بلال نے منہ بسورتے ہوئے کہا

اوووو دوسری بیوی جل گئی (زین مزید ڈھیٹ ہو گیا)

یار دفع ہو جاؤ تم زین (اب کی بار بلال واقعی چڑ گیا تھا)۔

چلو مثل اب تمہیں بخار نہیں ہو گا انشاء اللہ اب سب تیار ہو جاؤ تم لوگوں کو مہندی لگواتے ہیں۔

شاہ کی بات سن کر عازہ نے فوراً سے کہا (لیکن ابھی تو میں نے فیشل بھی کروانا تھا) رہنے دو تمہارا منہ لگنا تو پھر بھی ویسا ہی ہے (عازہ کی بات کا جواب زین نے دیا جسے سن کر عازہ کے علاوہ باقی سب کے تہقہ بلند ہو گئے)۔

اففف اوکے اوکے اٹس انف (ہنسی روکتے ہوئے شاہ نے کہا) دیکھو تم لوگوں کو اپنے منہ پہ جو کچھ بھی لگوانا ہے آدھے گھنٹے تک لگا لو تب تک ہم لوگ بھی اپنی کٹنگ وغیرہ کروا آتے ہیں۔

ویسے بھی ہم تو ایسے ہی اتنے پیارے ہیں ہمیں ان سب کی ضرورت نہیں (زین نے شوخی مارتے ہوئے کہا جبکہ شاہ اور بلال نے زین کی بھرپور حمایت کی)۔

ہمارے علاوہ باہر کوئی لڑکی تم لوگوں کو منہ نہیں لگاتی آئے بڑے (عائزہ نے ہنستے ہوئے کہا) _____ جبکہ شاہ نے اسکا جواب دیا _____

کہاں ہے میرا فون ابھی مرینا سے ویڈیو کال کرتا ہوں (بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے شاہ نے فخریہ انداز میں کہا جس پہ مثل نے اسے ایک گھوری سے نوازا _____

اوکے اوکے ہم کٹنگ کروانے جا رہے ہیں سب کو اطلاع دیتے ہوئے تینوں نکل گئے _____

تینوں ایک سیلون میں پہنچے جہاں پہلے ہی بہت رش تھا (یہ کیا زین تمہیں یہی ملا تھا) بلال نے زین کو مخاطب کیا (یار یہاں پہ یہی سب سے ٹھیک ہے) زین نے ادھر ادھر نظریں گھمائی (اوکے تو تم ان سے ٹائم سیٹ کر آؤ تب تک ہم باہر چلتے ہیں (کچھ فاصلے پہ کھڑے شاہ نے کہا) _____

تینوں کو آدھے گھنٹے بعد کا ٹائم ملا تھا _____ تینوں سیلوں سے باہر آ بیٹھے (اب کیا کریں یار کھانے کا پلان بھی شاہ بھائی نے لڑکیوں کے ساتھ بنایا ہے) زین نے سوچتے ہوئے کہا جبکہ شاہ نے اپنی پاکٹ سے تین سگریٹ نکالے اور دونوں کی جانب بڑھائے (ہم پارٹی کرتے ہیں) دونوں کو سگریٹ دیتے ہوئے شاہ نے کہا _____ (یہ ہوئی نا بات) زین اور بلال نے خوشی سے کہا اور سگریٹ پکڑ لیے _____

ابھی شاہ سگریٹ کے کش لینے ہی لگا تھا جب زین نے اس میں مداخلت کی (رکیں رکیں پہلے ہم زرا سٹیٹس تو بنالیں لڑکیوں کو جلائیں گے) زین نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے کہا جس پہ شاہ سر نفی میں ہلاتا رہ گیا _____

زین بنا سنیپ لیے بھی کھانا ہضم ہو جاتا ہے کبھی ٹرائی کرنا (بلال نے مزاحیہ انداز میں کہا جس پہ سب کے قہقہے بلند ہو گئے) سنیپ لینے کے بعد تینوں نے سٹیٹس لگا دیا اور باتیں کرتے کرتے کب تیس منٹ گزر گئے پتا ہی نہ چلا۔



مثل نہا کر آئی تھی جب اس نے عازہ کی جانب دیکھا جو اپنے منہ پہ کچھ لگائے صوفے پہ بیٹھی تھی جبکہ عائشہ فون میں گیم کھیلنے پہ مصروف تھی۔

یہ کیا لگایا ہے تم نے عازہ (مثل نے عازہ کے قریب ہوتے ہوئے کہا) فیس ماسک ہے مثل میں نے تو تمہیں بھی کہا تھا کہ پہلے یہ لگا لو پھر نہا لینا چلو ادھر بیٹھو تمہیں بھی لگا دوں (عازہ نے مثل کی جانب دیکھتے ہوئے کہا) مثل چپ چاپ اپنا منہ عازہ کے حوالے کیے اس کے ساتھ جا بیٹھی۔

کچھ ہی لمحوں کے بعد پھودکتی ہوئی ان کے پاس آئی (یہ دیکھیں آپ لوگوں نے زین بھائی اور شاہ بھائی کا سٹیٹس دیکھا) اپنا فون دونوں کی جانب کرتے ہوئی عائشہ نے کہا۔

مثل اور عازہ بھی اپنے اپنے فون پر انکا سٹیٹس دیکھنے لگیں (دیکھو تو زرا ان کی پارٹی سگریٹ پی رہے ہیں) عازہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا (ایسا کرتی ہوں زین کا سٹیٹس سیو کر لیتی ہوں مشکل وقت میں کام آئے گا) مسکراتے ہوئے عازہ نے کہا۔

اب ہم کیا کریں یہ لوگ تو باہر مزے کر رہے ہیں (مثل نے بور ہوتے ہوئے کہا جس کا جواب عازہ نے دیا) (آؤ انھیں تنگ کرتے ہیں رانگ نمبر بن کر) وہ کیسے مثل اور عائشہ نے تجسس سے پوچھا (شاہ کے پاس میرا نمبر نہیں ہے تو ہم اسے تنگ کرتے ہیں) عازہ نے بتیسی دکھاتے ہوئے کہا جس پہ وہ دونوں بھی خوش ہو گئیں۔

مثل نے شاہ کا نمبر عازہ کو دیا اور اب وہ تینوں فون پہ نظرے جمائے بیٹھے تھے (کیا میسج کروں) عازہ نے سوچتے ہوئے کہا (ہائے کا میسج کر دو) مثل نے آئیڈیا دیا نہیں اس پہ تو شاہ کبھی رپیلے نہیں کرے گا۔ عازہ نے آئیڈیا رد کر دیا

ایسا کرو مثل شاہ کے ڈمپلز پر کوئی شاعری بتاؤ دیکھنا تجسس سے رہلائے ضرور کرے گا (عازہ کی بتیسی نمایاں ہوئی جبکہ مثل سوچ میں پڑھ گئی) ☐ کیسا شعر ہونا چاہیے شاہ کے لیے ☐

اک چاند ہو تم اور ستارہ ہے یہ ڈمپل ☐ ♥

ہائے ہمیں تو جان سے پیارا ہے یہ ڈمپل ☐ ♥

زبردست شعر سنتے ہی عازہ نے کہا اور میسج ٹائپ کرنے لگی۔

وہ تینوں ابھی سیلون میں داخل ہی ہوئے تھے جب شاہ کے فون کی بل بجی جبکہ (اففف مرینا مجھے مجبور نہ کرو کہ میں تمہیں بلاک کروں) شاہ نے جیب سے فون نکالتے ہوئے تنگ آکر کہا جبکہ شاہ سے پہلے ہی زین اور بلال فون پر لپکے (یہ لو تم لوگ دیکھ لو میں رہنے دیتا ہوں) شاہ نے چڑتے ہوئے فون زین اور بلال کی

جانب بڑھیا (نہیں شاہ بھائی آپ ہی پڑھیں) زین نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا جبکہ بلال نے تجسس سے پوچھا (ویسے سراب کونسی والی کا میج آیا ہے) بلال کی بات سنتے ہی شاہ نے غصے بھری نظریں اس پہ گار دیں (اچھا اچھا سوری سراب دکھائیں تو سہی) _____

تینوں نے میج پڑھا جس کو پڑھتے ہی زین اور بلال غور سے شاہ کے چہرے کی جانب دیکھنے لگے (اب کیا مسئلہ ہے تم دونوں کو) شاہ نے سنجیدگی سے کہا (سر آپ کے چہرے پہ ڈمپل بھی ہے) بلال نے تجسس سے پوچھا (دفع ہو جاؤ دونوں) جواب مختصر تھا _____

کچھ سوچتے ہوئے شاہ نے رسیلائے کیا

کون؟؟

وہ تینوں جو کب سے شاہ کے رپلائی کا ہی انتظار کر رہیں تھی فوراً سے میج پڑھنے لگی جبکہ عازہ نے فوراً رپلائی کیا _____

میں آپ کی جانتی ہوں

بل بجنے پر تینوں فون سے لپکے جبکہ میج پڑھ کر بلال اور زین نے پھر شاہ جی جان دیکھا (اب کیا مسئلہ ہے) سر آپ کس کس لڑکی کو جانتے ہیں (بلال نے انتہائی معصومیت سے کہا جبکہ زین نے استغفرُ اللہ کہہ کر اس کی بھرپور حمایت کی) _____

بے ہودہ لوگوں مجھے کیا پتا یہ کون ہے (جلتے ہوئے شاہ نے دونوں سے کہا اور میج لکھنے لگا)

بی بی جانتے مجھے بہت لوگ ہیں تم اپنا نام بتاؤ

میج پڑھتے ہی عائرہ نے سوچتے ہوئے مثل سے کہا اب کیا کہوں میں مثل

کوئی بھی نام بتادو عائرہ (مثل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا)

میں کلثوم ہم دونوں جدہ میں ملے تھے ♥ □

اب کی بار میج دیکھ کر بلال اور زین نے شاہ کو گھوری ڈالی اور کہنے لگے (توبہ توبہ)

سر آپ لوگوں کی باری آگئی ہے (اس سے پہلے کہ شاہ کچھ کہتا ایک شخص نے آکر ان تینوں کو مخاطب کیا

جاؤ زین تم کٹنگ کرواؤ تب تک (شاہ نے زین کو مخاطب کیا جبکہ زین ضدی بچوں کی طرح کہنے لگا (نہیں مجھے بھی چیٹ دیکھنی ہے میں نے نہیں کروانی کٹنگ)

یار زین ہم تمہیں سب بتا دیں گے (بلال نے سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ زین کسی طرح بھی آمادہ ہونے پر تیار نہ تھا

چلو تینوں کرواتے ہیں بعد میں رپلائی کر دیں گے (شاہ کی بات سن کر تینوں کٹنگ کروانے لگے

مثل منہ دھو کر آئی تھی جب اس نے عائرہ سے کہا (ابھی بھی نہیں آیا میج) نہیں یار کوئی نہیں آیا عائرہ نے بیزاریت سے کہا

تقریباً دس پندرہ منٹ بعد وہ تینوں سیلون سے باہر نکلے (اب تم دونوں میری بات کان کھول کر سنو) شاہ نے سنجیدگی سے کہا (میں کسی بھی لڑکی جو نہیں جانتا کوئی بس مجھے تنگ کر رہا ہے) بلال نے معصومیت سے کہا (آپ نے کہا اور ہم نے مان لیا) بلال کی بات سن کر زین کا قہقہہ بلند ہوا جبکہ شاہ سنجیدہ ہی رہا۔

چلیں شاہ بھائی اب ریپلائے تو کریں (زین نے ایکساٹڈ ہوتے ہوئے کہا) اچھا تم بھی لڑکیوں کو کہہ دو کہ تیار رہیں ہم آرہے ہیں۔

بی بی کلثوم میں آپ کو نہیں جانتا آپ جانتی ہیں تو کچھ بتائیں۔

شاہ نے میسج سینڈ کر دیا جبکہ زین عائرہ کو میسج کرنے ہی لگا تھا جب عائرہ کو اچانک آن لائن ہوتا دیکھ حیران ہوا۔

ایک منٹ شاہ بھائی زرا نمبر دکھانا (زین نے تجسس سے کہا اور نمبر دیکھنے لگا) یہ تو عائرہ کا نمبر ہے۔

زین کی بات پر تینوں حیران ہوئے۔

یہ زرا اب فون مجھے دکھائیں (زین نے شاہ سے فون لیا اور کال کرنے لگا)

ارے یہ تو کال کر رہا ہے (عائرہ نے کال آتی دیکھ جلدی سے مشل سے کہا) کوئی بات نہیں عائرہ تھوڑی سی آواز بدل کے بات کر لو۔ مشل کی بات سنتے ہوئے عائرہ نے کال اٹھالیا اور پہلے الفاظ جو اسے سننے کو ملے انھیں سن کر وہ دنگ رہ گئی۔

میری بہن تمہیں پتا ہے نا ہم کتنے انٹیلیجنٹ ہیں تو اپنی اس چھوٹی سی عقل سے ہم سے بڑے بڑے بنگے نہ
لیا کرو _____

زین کی بات سن کر بلال اور شاہ کے قہقہے بلند ہوئے جبکہ عازہ نے دفع ہو جاؤ کہہ کر فون بند
کر دیا _____

فون بند کرتے ہی عازہ جل کر صوفے پہ جا بیٹھی (کیا ہوا عازہ) مثل نے تجسس سے پوچھا (ہونا کیا تھا ان
تینوں کی ٹیم ہے ہی بہت تیز) عازہ نے منہ بناتے ہوئے کہا (لیکن انھیں پتا کیسے چلا) مثل نے سوچتے
ہوئے پوچھا (دفع کرو انھیں) عازہ نے منہ بسورہ _____

کچھ ہی لمحوں بعد وہ تینوں گھر پہنچ گئے لیونگ روم میں جب کسی کو نا پایا تو زین لیونگ روم میں ہی کھڑا عازہ
کو آوازیں دینے لگا (مثل کے کمرے میں موجود تینوں آوازیں سن کر نیچے آگئیں) عازہ کو دیکھتے ہی زہین
نے کہا (اوہو زہین لوگ آرہے ہیں جبکہ شاہ نے مداخلت کی نہ نہ صرف عازہ ہی نہیں مجھے پورا یقین ہے
کہ وہ شاعری مثل بی بی کی تھی) شاہ نے ہنستے ہوئے کہا _____

میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ عازہ تو آج تک اردو میں مر کر پاس ہوتی رہی ہے اس نے شاعری کیسے لکھ رہی
(اب کی بار باری بلال کی تھی) میرا تو خیال ہے یہ ان تینوں کا ہی پلان تھا _____

بلال کی بات سن کر مثل سے رہا نہ گیا (جی بھائی بس آپ ہی تو رہ گئے تھے یہ دونوں تو پہلے ہی پھول نچھا اور
کر چکے ہیں) مثل کی بات سن کر ان تینوں کے قہقہے بلند ہو گئے _____

اچھا چلو اب جلدی کرو زیادہ ٹائم نہ ہو جائے۔ (شاہ نے فون پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا)

کچھ ہی لمحوں بعد سب گاڑی میں موجود تھے

زین نے گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر روکی ہوٹل میں بیٹھے سب مزے سے کھانا کھا رہے تھے جب زین نے مداخلت کی (ہم تینوں نے اتنی چل پارٹی کرنی تھی اور اب دیکھو ان لڑکیوں کے ساتھ ہمیں شریفوں کی طرح کھانا کھانا پڑ رہا ہے) ہائے کیا بات کی ہے (شاہ نے زین کی طرف داری کی) چلو لڑکیوں یہ ہم نے تمہیں پارٹی دی ہے جو تم لوگوں نے ہمیں بیوقوف بنانے کی ناکام کوشش کی تھی (مزاحیہ انداز میں کہتے ہوئے زین نے شاہ اور بلال کی جانب دیکھا جو زین کی بات سن کر ہنس پڑے تھے) زین اب تم پھر سے شروع نہ ہو جانا (عائزہ نے جل کر کہا جس پہ سب پھر سے مسکرانے لگے) _____

کھانا کھانے کے بعد سب دوبارہ گاڑی میں جا بیٹھے (سیلون کا یاد آتے ہی شاہ نے زین سے کہا) اب مہربانی زین کسی سہی جگہ لے کہ جانا) کچھ لمحوں بعد _____

یہ کہا لے آئے ہو (شاہ نے گاڑی سے باہر نظر دوڑائی جو کہ کسی بازار کا منظر پیش کر رہا تھا) اترو سب زین نے شوخی سے اترتے ہوئے سب سے کہا (برو یہ ہر دفع ادھر سے ہی لگواتی ہیں) زین کا جواب سر شاہ بھی خاموشی سے ان کے ساتھ چل پڑا _____

اس بازار کا شمار لاہور کے سب سے بڑے بازاروں میں ہوتا جس کا نام باغبان پورہ تھا کچھ ہی لمحوں بعد سب لوگ ایک دکان پہ جا رہے جہاں ایک لڑکا سب کو مہندی لگا رہا تھا _____

مثل کے قریب ہوتے ہوئے شاہ نے کہا (مثل تمہیں بھی مہندی یہ لڑکا ہی لگائے گا) شاہ کی بات سن کر مثل نے پلٹ کر دیکھا (ظاہر ہے شاہ یہی سب کو لگاتا ہے) مثل کی بات سن کر شاہ بس منہمک کہہ سکا _____

لڑکیاں مہندی لگوانے کے لیے بیٹھ گئیں جبکہ زین نے شاہ اور بلال سے کہا (ہم گاڑی میں ان کا انتظار کر لیتے ہیں) زین کی بات سن کر دونوں نے اس کی جانب غور سے دیکھا جبکہ شاہ نے سنجیدگی سے کہا (پاگل ہو ہم انہیں اکیلا چھوڑ کہ تھوڑی جائیں گے) پر میں تو ہر دفع ایسے ہی کرتا (جواب فوراً دیا گیا) _____

تم تو پتا نہیں میرے پیچھے سے ان کے ساتھ کیا کیا سلوک کرتے تھے _____ شاہ کی بات سن کر دونوں کے قہقہے بلند ہو گئے _____

مثل سر پہ دوپٹہ لو (شاہ نے مثل کے قریب ہوتے ہوئے یہ تیسری دفع کہا تھا جس پہ مثل نے اسے ایک گھوری سے نوازا تھا) مثل کے سر سے بار بار دوپٹہ سرک رہا تھا جس سے شاہ کو تنگی ہو رہی تھی _____

تقریباً آدھے گھنٹے تک سب کے دونوں ہاتھوں پہ مہندی لگ چکی تھی گاڑی تک جاتے ہوئے مثل کا دوپٹہ پھر سر کا تھا جسے شاہ نے خود ہی ٹھیک کر دیا (شاہ کیا صبر نہیں کیا جا رہا تم سے) مثل نے چڑتے ہوئے شاہ کے قریب ہو کہ کہا (ایم سوری لیکن میں اس معاملے میں بہت پوسیسو ہوں) جواب مدہم آواز میں دیا گیا _____



گھر پہنچ کر تینوں اپنی اپنی مہندی گھر والوں کو دیکھانے لگے جبکہ شاہ زین اور بلال فریش ہونے چلے گئے۔
رات کی تقریباً 12 بج رہے تھے سب چھت پہ موجود تھے جب بلال جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہو (اوکے سر
آپ مجھے اجازت دیں کافی ٹائم ہو گیا) بلال نے سنجیدگی سے کہا۔

یار بلال تم بہت اچھے ہو تم میرے بھائی جیسے ہو (زین نے مسکراتے ہوئے بلال سے کہا جبکہ مثل نے زین
کی بات میں مداخلت کی) آؤ ہیلو زین صاحب اب میرا بھائی چوری نہ کریں آپ۔ مثل نے منہ بناتے
ہوئے کہا جس پہ سب ہنس پڑے۔

زین ٹھیک کہہ رہا ہے بلال ہم تمہیں اپنے بھائی کی طرح مانتے ہیں (شاہ نے سنجیدگی سے کہا) (اوکے اب
زیادہ فری نہ ہو) زین دوبارہ اپنے اسی انداز میں واپس آگیا۔

ابھی بلال جانے ہی والا تھا جب شاہ کے فون کی بل بجی اور بلال کے قدم وہیں ساکت ہو گئے جبکہ زین بھی
شاہ کے فون پہ لپک پڑا (یااااا میرے گناہوں کی سزا ہو تم لوگ) شاہ نے تنگ آتے ہوئے اپنا فون نکالا
اور میسج دیکھنے لگا۔

میسج میں مرینا نے اپنے مہندی بھرے ہاتھوں کی پک سینڈ کی تھی جسے سین کرتے ہی شاہ نے فون دوبارہ بند
کر کے پاکٹ میں رکھ لیا جبکہ ساتھ موجود دو لوگوں نے مشکوک نگاہ سے شاہ کی جانب دیکھا (دونوں دفع ہو
جاؤ یہاں سے) شاہ نے سنجیدگی سے کہا (پہلے پیار سے بولیں نہیں تو بھابھی کو بتادیں گے) (زین نے مدہم

آواز میں شاہ کے قریب ہوتے ہوئے کہا جس پہ شاہ نے دونوں کو گھوری ڈالی (اچھا اچھا میں جا رہا ہوں)
بلال تیزی سے کہتا ہوا بھاگ گیا جبکہ زین بھی بلال کے ساتھ نیچے چلا گیا۔

میں چائے بنا کے آتا ہوں کچھ دیر بعد شاہ مثل اور عازہ سے کہتا ہوا نیچے چلا گیا۔

عازہ بھی کچھ دیر بعد نیچے چلی گئی جبکہ مثل اپنا فون پکڑے کچھ لکھنے لگی۔

جیسے ننگے پاؤں، □ ♥ □ ♥

بھٹے پُرانے کپڑوں والے بچے،

اپنی خالی جیبوں کا احساس لیے،

دل کو اچھی لگنے والی

مہنگی چیزیں،

* کسی دوکان کے بند شیشوں سے، *

پہروں لگ کر تکتے ہیں نا!

* میں بھی تمہاری تصویر کو یوں ہی اکثر تکتی رہتا ہوں □ ♥ ✨

(دُ)

۔ کر کے مثل نے ابھی اپنا فون رکھا ہی تھا جب شاہ ایک ہاتھ میں چائے کا کپ لیتے ہوئے اوپر چلا آیا
مثل کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھتے ہوئے شاہ نے مثل سے کہا (چندا مجھے اپنی مہندی تو دکھاؤ) مثل نے
اپنے دونوں ہاتھ شاہ کی جانب بڑھائے۔

(ماشاء اللہ بہت خوبصورت)

شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا (مثل پتا نہیں کیوں آج تم مجھے بہت کیوں لگ رہی ہو) اپنا کپ ٹیبل پہ رکھتے
ہوئے شاہ نے مثل کے دونوں گال کھینچے (کیا مسئلہ ہے شاہ چھوڑو مجھے) مثل کی بات کو ان سنا کیے شاہ
ایک دفع پھر دونوں گال کھینچے لگا۔

شاہ اگر اب تم نے میرے گال کھینچے تو میں تمہیں ماروں گی اور اگر پھر میری مہندی خراب ہوئی تو اس میں
میری کوئی غلطی نہیں (مثل نے مدہم سی آواز میں کہا)۔

اور اگر تمہاری مہندی خراب ہوئی تو میں ایک کراؤں گا بھی تمہیں (شاہ نے سنجیدگی سے کہا جس پہ مثل
ہنسنے لگی) (مجھے پتا ہے شاہ تم مجھے مار نہیں سکتے) یہ ہی تو مسئلہ ہے مثل کہ تمہیں پتا ہے شاہ کی بات سن کر
دونوں ہی قہقہے لگانے لگ گئے۔

مثل ایک بات کہوں شاہ نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

ہمممم کہو (جواب مختصر تھا)

اے مُقَلَّبُ الْقَلْبِ ♥

ہر وہ شے بے انتہا خوبصورت ہے
جس کو آپ کے ہونٹوں نے چھو رکھا ہے
اور ہر وہ انسان قسمت کا دھنی ہے
جس سے آپ مخاطب ہوتی ہیں !
اے آفت جاں !

خوش نصیب ہیں وہ کندھے جن پر

بوقت ضرورت آپ اپنے سر کو ٹکاتی ہیں □ ♥ □

شاہ نے انتہائی سنجیدگی سے اپنے الفاظ ادا کیے جس پہ مثل نے مدہم پڑتی آواز میں جواب دیا (شاہ صاحب یہ کہاں سے یاد کیا ہے آپ نے) مثل کی بات سن کر شاہ کا زرا مزہ خراب ہو گیا (حد ہوتی ہے مثل) جل کر کہتے ہوئے شاہ سیدھا ہو کہ بیٹھ گیا جبکہ مثل کھکھلا کر ہنسنے لگی۔

سب عید کی نماز پڑھ کے گھر کے آئے صبح کے تقریباً آٹھ بج رہے تھے سب ہی عید کی وجہ سے جلدی اٹھ گئے تھے جب نظریں ادھر ادھر گھمانے پر اسے مثل نظر نہ آئی تو اس نے زین کے قریب ہوتے ہوئے پوچھا (مثل کہاں ہے زین) پتا نہیں شاہ بھائی میں تو خود آپ سب کے ساتھ ابھی نماز پڑھ کہ آیا ہوں (جواب سنجیدگی سے دیا گیا)۔

سب ناشتے کے لیے ٹیبل کی جانب بڑھے جہاں عید کے موقع پہ دادی نے خود سویاں بنائی تھیں جبکہ سب کی نظروں سے بچتا ہوا مثل کے کمرے کی جانب چل دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلونے پہ شاہ کو ہر طرف اندھیرا محسوس ہوا کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے دروازہ بند کیا اور کھڑکیوں کے پاس پہنچ کر پردے پیچھے ہٹانے لگا۔

وہ دنیا سے بے خبر خود کو چادر میں لپیٹے سو رہی تھی اس کے قریب جانے پر شاہ کو کپکپاہٹ کا احساس ہوا جسے محسوس کرتے ہی شاہ نے فکر مندی سے اپنا ہاتھ مثل کے ماتھے پہ رکھا عین شاہ کے اندازے کے مطابق مثل کو تیز بخار تھا۔

فکر کے مارے شاہ کو کچھ سمجھ نہ آیا تو وہ مدہم آواز میں مثل کو پکارنے لگے جس کے باعث مثل نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی اور مدہم آواز میں شاہ کا نام پکارا (شاہ) جسے سنتے ہی شاہ نے جواب (جی چندا کیا ہو گیا ہے آپ کو) جب مثل کی جانب سے کوئی جواب نہ ملا تو شاہ نے فکر مندی سے کمرے کی لائٹس جلا دی اور مثل کے قریب بیڈ پہ جا بیٹھا (چندا اٹھ جاؤ کیا ہو گیا ہے) مثل نے پھر سے آنکھیں کھولیں اور تھوڑا ہوش میں آتے ہوئے اٹھ کہ بیٹھنے لگی۔

شاہ میری مہندی (مثل نے اپنے مہندی بڑھے ہاتھ شاہ کی جانب کیے جس کی مہندی سوکھ کر چادر پہ جا لگی تھی) کوئی بات نہیں مثل مہندی سوکھ گئی تھی اس نے اترنا ہی تھا شاہ نے مدہم آواز میں کہا۔

شاہ تم سب سے آخر میں مجھ سے عید ملنے آئے ہونا (مثل نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ شاہ
لا جواب ہو گیا)

مثل گھر میں پہلے بڑوں سے عید ملنی تھی نا اور تم نیچے بھی نہیں تھی تبھی تو تمہیں ڈھونڈتے ہوئے میں
ادھر آ گیا (شاہ نے وضاحت کی) نہیں تم جاؤ شاہ میں تم سے نہیں بولتی (معصومیت سے کہتے ہوئے مثل
نے منہ دوسری جانب کر لیا)

اچھا مثل سنو تو (شاہ کو جب کوئی جواب موصول نہ ہوا تو شاہ نے اپنا فون نکالا اور زین کو میسج کرنے لگا
(عائزہ کو لے کر مثل کے کمرے میں آؤ) کچھ ہی لمحوں بعد زین عائزہ کو لیے مثل کے کمرے میں چلا آیا
(کیا ہوا شاہ بھائی) کمرے میں داخل ہوتے ہی زین نے فکر مندی سے پوچھا

یار وہ مثل کو بہت تیز بخار ہے تو میں نے عائزہ کو اسی لیے بلایا کہ وہ اس کی تھوڑی مدد کر دے (شاہ نے
وضاحت کی جسے سنتے ہی عائزہ مثل کو لیے واشروم میں چلی گئی)

شاہ بھائی آپ کو کیا ہوا (زین نے شاہ کو فکر مند ہوتا دیکھا تو کہنے لگا) یار مثل کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی
اسے رات کو جلدی سونا چاہیے تھا لیکن میں رات اس سے باتیں کرتے رہا (شاہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے
کہا) کوئی بات نہیں شاہ بھائی وہ ٹھیک ہو جائے گی (زین
نے مدہم آواز میں کہا)

کچھ ہی دیر بعد عائرہ مثل کو لیے باہر آگئی جو کہ پہلے سے بہتر لگ رہی تھی (میں اسے تیار کر کے نیچے لے آتی ہوں تم دونوں جاؤ) عائرہ نے زین اور شاہ سے کہا تو وہ دونوں خاموشی سے نیچے چلے آئے۔

سب لیونگ روم میں بیٹھے تھے جب دادی نے شاہ اور زین کو مخاطب کیا (بچوں تم لوگوں نے ناشتہ کیوں نہیں کیا؟؟) دادی کے سوال کا جواب زین نے دیا (دادی ہم مثل اور عائرہ کے ساتھ کھالیں گے۔)

کچھ ہی لمحوں بعد عائرہ مثل کو لیے نیچے آگئی (مثل کو کیا ہو گیا) سب نے پریشانی سے مثل کی جانب دیکھا (کچھ نہیں بس ہلکا سا بخار ہے) مدہم آواز میں مسکراتے ہوئے مثل نے سب سے کہا (آپ فکر نہ کریں ناشتہ کے بعد میں مثل کو دوائی دے دوں گی) اب کی بار عائرہ نے جواب دیا (چلو ہم سب ناشتہ کر لیں بہت بھوک لگ رہی ہے) عائرہ کی بات پہ شاہ اور زین دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

مثل کھاؤ نا (تیسری بار شاہ نے مثل سے کہا جسے سن کر مثل نے شاہ کی جانب دیکھا) نہیں کھایا جا رہا شاہ میں کیا کروں (کھاؤ گی نہیں تو تمہیں میڈیسن کیسے دیں گے چندا) زبردستی مثل کی پلیٹ میں شاہ نے کھانا ڈاک دیا جسے مثل نے بہت مشکل سے ختم کیا۔

ویری گوڈ یہ لو اب سیرپ کے دو چچ پیو (شاہ نے چچ مثل کی جانب بڑھایا جسے پکڑتے ہوئے مثل نے دو چچ پی لیے) (اللہ تمہیں شفاء دے) شاہ نے مدہم آواز میں دعا دی۔



عید کا دن کیسے گزرا پتا ہی نہ چلا (یار بلال جلدی کر لو) شاہ نے سنجیدگی سے بلال کو کہا جو آہستہ آہستہ سیخ پہ بوٹیاں لگا رہا تھا _____

سب بڑے چھت پہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے جبکہ یہ چاروں باربی کیو بنانے میں مصروف تھے _____
مثل تم تو سائڈ پہ ہو جاؤ دھویں سے تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی (اب شاہ کی بات سن کر مثل تنگ آگئی جو کہ صبح سے مثل کو ایک ایک چیز پہ ٹوک رہا تھا) مجھے کچھ نہیں ہوتا شاہ اب میں ٹھیک ہوں (مثل نے مدہم آواز میں کہا) _____

شاہ سر مرینا کا کوئی میسج نہیں آیا (بلال نے شاہ کے قریب ہوتے ہوئے گفتگو کی (یار بلال تمہیں کونسا مسئلہ اس کے بغیر جینے نہیں دے رہا) شاہ نے چڑ کر کہا _____

اچھا شاہ بھائی مجھے اپنا فون دے دیں زین جو گانے لگانے میں مصروف تھا شاہ سے کہنے لگا (یہ لو پکڑو) اپنا فون زین کو دیتے ہوئے شاہ پھر سے کام کرنے لگا) _____

مثل بہنا یہ زرا آپ سیخوں پہ بوٹیاں لگانا میں آیا (سیخیں مثل کے ہاتھ میں تھمائے بلال فوراً ہی زین کے پاس جا بیٹھا) _____



ہائے جان (میسج لکھ کے زین نے سینڈ کر دیا جبکہ ساتھ بیٹھے بلال کی بتیسی نکل آئی (دیکھو بلال ہم کوئی غلط کام نہیں کر رہے ہیں نا) زین نے انتہائی معصومیت سے کہا جس کا جواب بلال نے دیا (بالکل میرے بھائی)

کچھ ہی لمحوں کے بعد رپلائی آگیا

شاہ یہ تم ہو؟؟

ابویسی میرا فون ہے تو میں ہی ہوں گا نا ڈارلنگ

اوووو تھینکس شاہ تمہیں سمجھ آگئی

مائی پلیز کیسی ہو تم

ایم گڈ تم کیسے ہو

میں ہمیشہ کی طرح ہنڈسم

ہاہاہا اس میں کوئی شک نہیں

ڈارلنگ تم نے مجھے اپنی عید کی پکس نہیں سینڈ کی

میج دیکھ کر مرینا نے اپنی تین چار پکس سینڈ کر دی

یہ دیکھو بلال ہنستے ہوئے زین نے بلال کی جانب فون بڑھایا اور فون تصویریں دیکھ کے ہنسنے لگے

ہمیشہ کی طرح تم سب سے خوبصورت لگ رہی

اوووو تھینکس شاہ

مائی پلیر مائی لو

اچانک ہی بلال کے ہاتھ سے کسی نے فون کھینچا اور چیٹ دیکھنے لگا وہ شاہ ہی تھا جو کب سے ان دونوں کو ہنستا دیکھ کسی گڑبڑ کو محسوس کر رہا تھا جبکہ شاہ کو فون پکڑا دیکھ بلال اور زین کے طوطے اڑ گئے

زین کو کالر سے پکڑتے ہوئے شاہ نے نیچے جانے کا اشارہ کیا اور بالکل ایسا ہی بلال کے ساتھ ہوا

کچھ ہی لمحوں بعد تینوں نیچے لیونگ روم میں موجود تھے (جاہلوں کیا تم لوگوں کو پتا بھی ہے یہ کیا کر دیا دونوں نے) شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا جس پہ دونوں نظرے جھکائے چپ کر کے سنتے رہے۔

تمہیں پتا ہے یہ جو مزاق میں تم لوگوں نے کیا ہے اس کا کیا انجام ہو سکتا ہے (شاہ نے سنجیدگی سے دونوں کی طرف دیکھا لیکن کوئی جواب موصول نہ ہوا)

وہ میری چیٹ کی سکرین شاٹ لے کر۔ کر سکتی ہے اور جو میری کلیئر امیج ہے اس کی دھجیاں اڑ جائیں گی (شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا جبکہ پیچھے سے قدموں کی آواز آئی شاہ نے مڑ کر دیکھا تو وہ مثل تھی کو اسی جانب آرہی تھی۔

شاہ تم ان دونوں کو کیوں ڈانٹ رہے ہو (مثل نے مدہم آواز میں پوچھا) نہیں میں ڈانٹ نہیں رہا شاہ نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ بلال اور زین بھی صوفے پہ بیٹھ گئے۔

مثل تم ٹک کے بیٹھ کیوں نہیں رہی طبیعت تمہاری آگے ہی خراب ہے (شاہ نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا جسے سنتے ہی مثل فوراً سے غائب ہو گئی) شاہ مسکراتے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلانے لگا۔

ایم سوری سر ایم سوری شاہ بھائی (دونوں نے اکٹھے سنجیدگی سے کہا) اُس اوکے جی بی وٹس ایپ ہونے کی وجہ سے میں سارے میسیجز پہلے ہی ڈلیٹ کر چکا ہوں (سکوں نے اپنا سر صوفے پہ ٹکاتے ہوئے شاہ نے کہا) جبکہ زین اور بلال کے ایک دفع پھر طوطے اڑ گئے (تو پھر آپ نے اتنا غصہ کیوں کیا شاہ بھائی) زین نے جلتے ہوئے کہا (ہاں شاہ سر اتنا کیوں ڈانٹا ہمیں) (بلال نے زین کی حمایت کی)۔

اس لیے تاکہ تم لوگ آئندہ یہ غلطی نہ کرو (شاہ نے پر سکوں انداز میں کہا اور اپنے فون نکالے کچھ سنانے لگا) (ایم سوری شاہ بھائی ایم سوری شاہ سر) یہ ان دونوں کی ہی آوازیں تھیں جسے شاہ نے ریکارڈ کر لیا تھا

یہ کیا بات ہوئی (دونوں کی جانب سے آواز آئی) یہ وہی بات ہوئی (دونوں کو مزید جلاتے ہوئے شاہ نے کہا)۔

باربی کیو کے بعد سب چھت پہ موجود چائے پی رہے تھے جبکہ بلال اور زین ابھی بھی منہ پھلائے بیٹھے تھے (شاہ ہمیں عیدی تو دو) عائرہ نے شاہ کو مخاطب کیا (عیدی وہ کس خوشی میں) شاہ نے الجھ کر پوچھا (کیا مطلب کس خوشی میں شاہ عید ہے عیدی دیتے ہیں سب) مثل نے مداخلت کی۔

سہی کہہ رہی ہیں لڑکیا عیدی دیں ہمیں بھی اب کی بار زین نے ناراض ہوتے ہوئے کہا (اوہو میرے بچے کو عیدی چاہیے) شاہ نے زین کو چڑھاتے ہوئے کہا (اچھا اگر میں سب کو عیدی دوں گا تو تم دونوں مان جاؤ گے) (شاہ نے بلال اور زین کو مخاطب کیا)۔

ہم سوچیں گے اس بارے میں مدہم پڑتی آواز میں بلال نے جواب دیا جس پہ شاہ نے آئی برو اچکائے
(ٹھیک ہے تو پھر پہلے تم دونوں سوچ لو عیدی میں پھر کبھی دے دوں گا) دونوں کو کہتے ہوئے شاہ ٹیک
لگائے کرسی پہ سیدھا ہو کہ بیٹھ گیا۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے ہم مان جائیں گے (شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے دونوں نے اجتماعی فیصلہ سنایا) اوکے تو پھر
یہ لو (شاہ نے اپنی پاکٹ سے اپنا والٹ نکالا اور کچھ دیکھنے لگا) یہ لو شاہ نے زین اور بلال کو عیدی دی جس
پہ وہ دونوں راضی ہو گئے اور ہماری عیدی مثل نے فوراً سے کہا جبکہ شاہ نے عازہ اور عائشہ کو عیدی دے
دی۔

شاہ میری عیدی) مثل نے رونے کے انداز میں کہا (تمہاری عیدی میں ہوں تو سہی) شاہ نے شرارت
سے کہا جس پہ مثل چڑ گئی اور اٹھ کر جانے لگی (اچھا اچھا رکو رکو) مثل کو جاتا دیکھ شاہ فوراً سے کہنے
لگا۔

کرسی سے اٹھ کر شاہ مثل کے قریب گیا جو شاہ سے ناراض ہوتی ہوئے دور چلی گئی (اہمم کو تو محترمہ کو کتنی
عیدی چاہیے) شاہ نے مثل کے قریب ہوتے ہوئے کہا (پورے دس روپے) جواب مدہم آواز میں دیا گیا
جسے سن کر شاہ کا قہقہہ بلند ہوا (بس دس روپے چاہیے) شاہ نے ایک دفع پھر کنفرم کرنا چاہا۔

ہاں بس اتنے ہی چاہیے (مثل نے سنجیدہ ہو کے کہا) اچھا اچھا سوری یہ لو چندا (شاہ نے مثل کو بھی سب کے جتنی عیدی دے دی (جسے لیتے ہوئے مثل مسکرانے لگی اور ہنستے ہوئے سب کے ساتھ جا بیٹھی) جبکہ شاہ وہیں کھڑا اسے جاتا دیکھ رہا تھا اور اچانک ہی اس کے لبوں سے مدہم سی آواز نکلی

نظر تری یوں اُتار جائیں کہ ♡ □

خود کو صدقے میں وار جائیں ♡ □

مدہم آواز میں کہتے ہوئے شاہ بھی مسکراتے ہوئے سب کے ساتھ جا بیٹھا

میری دوسری بیوی ناراض تو نہیں مجھ سے بلال کے ساتھ بیٹھتے ہوئے شاہ نے کہا جسے سن کر سوائے بلال کے سب کے قہقہے بلند ہوئے (سر آپ بھی) بلال نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پہ شاہ بھی ہنس پڑا (خیر بلال تمہیں یاد ہے نا تم بھی ہمارے ساتھ اسلام آباد جاؤ گے جب تم ادھر گئے تھے کوئل پھوپھو نے تمہیں بھی انوائٹ کیا تھا (شاہ نے بلال کو یاد دلاتے ہوئے کہا)

جی ہاں بلال صاحب آپ نے ضرور چلنا ہے ہمارے ساتھ (زین نے بلال کو یاد دلاتے ہوئے کہا)

میرا نہیں خیال میں عید کے تیسرے دن جا پاؤں گا (بلال نے کچھ سوچتے ہوئے کہا) کیوں سب خیریت ہے شاہ نے بلال کی جانب دیکھتے ہوئے فکر مندی سے کہا

جی سر سب خیریت ہے دراصل گھر والوں کو لے کر جانا ہے عید کے تیسرے دن خالہ کے گھر اس لیے (بلال نے وجہ بتائی جسے سن کر شاہ نے فوراً حل نکال لیا) چلو ٹھیک ہے تم اور میں ایک دن بعد چلے جائیں

گے جیسے پہلے گئے تھے (شاہ کی بات سن کر بلال نے فوراً کہا) سر پہلے آپ وعدہ کریں آپ گاڑی ہلکی چلائیں گے (بلال کی بات سن کر سب کا قہقہہ بلند ہوا) (سوری بلال بٹ ڈیٹس نوٹ مائی فالٹ تمہیں میرے ساتھ ہی جانا ہوگا اور اسی سپیڈ میں جانا ہوگا) (شاہ کی بات سن کر بلال نے تو دینے کے انداز میں سر کہا) (چلو چلو بس کرو اتنی بھی گندی ڈرائیونگ نہیں کرتا میں اب) (شاہ نے مزاحیہ انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا) _____

رات سب ایسے ہی باتیں کر رہے تھے جب بلال نے ٹائم پہ غور دیا اور اٹھ کھڑا ہوا (اوکے تو سب کو اللہ حافظ اب مجھے جانا ہوگا ایک بج گیا ہے) (سب سے ملتے ہوئے بلال چل دیا جبکہ ٹائم کو دیکھتے سب ہی اپنے اپنے کمرے میں سونے چلے گئے) _____



رات کہ تقریباً پونے چار بجنے کو تھے جب وہ کروٹیں بدل بدل کر تھک چکا تھا نیند اس کی آنکھوں میں دور دور تک نہ تھی بس ایک ہی خیال اس کے دماغ میں دور رہا تھا _____

وہ جانتا تھا کہ عازہ ہمیشہ سے اسے اور مثل کو ایک ساتھ پسند نہیں کرتی تھی اور ہمیشہ سے دونوں کو الگ کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے لیکن اچانک وہ بدل کیسے گئی (یہ بات شاہ کو سونے نہیں دے رہی تھی) (شاہ کو مثل کی کڈننگ کے پیچھے بھی عازہ کا ہی ہاتھ لگتا تھا لیکن کوئی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے شاہ کسی کو بھی یہ بات نہیں بتا سکا تھا) _____

آخر کیسے وہ بدل گئی اچانک میرا نہیں خیال کہ وہ اتنی سیدھی ہے وہ یقیناً کچھ سوچ رہی ہوگی (شاہ نے بیڈ سے ٹیک لگاتے کہا)

اگر اب کی بار اس نے مثل کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو مجھ سے بڑا کوئی نہیں ہوگا (غصے سے کہتے ہوئے شاہ اٹھ کھڑا ہوا اور فجر کی نماز کے لیے فریش ہونے چلا گیا) _____



عید کو دوسرے دن تھا سب ناشتہ کر کے لیونگ روم میں ہی بیٹھے ہوئے تھے شاہ اپنی امی کی گود میں سر رکھے دھیمی آواز سے کچھ کہنے لگا (امی آپ میری اور میری زوجہ کی شادی کی بات کب کریں گی) شاہ نے کسی ضدی بچے کی طرح کہا جسے سن کر شاہانہ بیگم نے ایک گھوری شاہ کو ڈالی (ایک منٹ ٹھہر جو تمہارے اندر کی جو شرم ختم ہوگئی ہے تمہیں میں بتاتی ہوں) شاہانہ بیگم کہ بات سن کر شاہ کے ڈمپل نمایاں ہوئے اور کہنے لگا (امی آپ بھی نا) _____



آج دوپہر کے کھانے پر عازرہ کے ماموں کی فیملی نے آنے تھا جس کی اطلاع صبح ہی سب کو دے دی گئی تھی تقریباً 1 بجے ہی ان کی فیملی یہاں آچکی تھی عازرہ کے ماموں کی دو بیٹیاں تھیں جو کہ ٹونز تھیں _____ عازرہ کی طرح وہ بھی فیشن ایبل اور اچھا خاصہ میک اپ کرنے والی تھیں _____

دونوں کا تعارف کروایا (اپنے ڈمپل نمایاں کرتے ہوئے شاہ سیڑھیاں اترتا نیچے زین کے کمرے میں آگیا جو کہ بیڈ پہ لیٹا گیم کھیل رہا تھا) زین آیت کچن میں تمہیں بلا رہی تھی شاید اس نے چائے بنانی ہے تو اسے جا کر چیزوں کا بتا دو باقی سب اوپر ہیں (سنجیدگی سے کہتے ہوئے شاہ اس کے کمرے کا دروازہ بند کیے چھت پر واپس آگیا جبکہ آیت کا سنتے ہی زین فوراً ہی بیڈ سے اٹھتے ہوئے کچن کی جانب چل دیا۔

دعا پہلے ہی کچن میں موجود تھی جسے شاہ نے یہ کہہ کر بھیجا تھا کہ آج تم سب کے لیے چائے بناؤ گی اور وہ خوشی خوشی سب کے لیے چائے بنانے لگی۔

شاہ نے چھت پہ جاتے ہی آیت کو بھی دعا کی مدد کرنے کا کہہ کر نیچے بھیج دیا آیت سیڑھیاں اترتی کچن کی جانب ہی جا رہی تھی جب اس کی نظر کچن میں موجود زین اور دعا پر پڑی (زین دعا کو آیت سمجھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامے کچھ کہنے لگا) تمہیں پتا ہے تمہیں میں نے بہت مس کیا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی زین نے انتہائی معصومیت سے کہا جبکہ دعا نے سلیپ سے پانی کا بھرا گلاس اٹھا کر زین پہ انڈیل دیا (ہوش کرو زین) غصے سے کہتی ہوئی دعا دوبارہ سے چائے بنانے لگی جبکہ زین شرمندہ ہوتا کچن سے باہر نکل رہا تھا جب اس کی نظر سامنے کھڑی آیت پہ پڑی زین نے فوراً مڑ کر کچن میں موجود دعا کو دیکھا اور اپنا سر پکڑ لیا (یا اللہ یہ دونوں بالکل ایک جیسی ہیں) زی۔ رو دینے کو تھا جبکہ دور کھڑی آیت غصے سے بھاگتے ہوئے چھت پہ چلی گئی۔

غصے میں آیت کو اوپر آتا دیکھشاہ سمجھ گیا کہ اس کا پلان کامیاب ہو گیا (میں ابھی آتا ہوں) اپنے ڈمپل نمایاں کرتے ہوئے شاہ نے مثل کو اطلاع دی اور نیچے زین کے کمرے میں چلا آیا (اُہممم اُہممم آریو اوکے) شاہ نے ڈمپل نمایاں کرتے ہوئے پوچھا جبکہ زین نے اپنے بال خشک کرتے ہوئے تو لیے ہی شاہ کی جانب پھینک دیا۔

کچھ لمحوں کی خاموشی رہی جبکہ شاہ زین کی بیڈ پہ آلیٹا زین خاموشی سے اپنا فون نکالے کچھ ڈائل کرنے لگا اور پھر کان سے لگاتے ہیں کہنے لگا (بھابھی آپ کو پتا شاہ بھائی) زین ابھی اتنا ہی کہہ پایا تھا جب شاہ نے بھابھی لفظ سنتے ہی زین کا ارادہ بھانپ لیا اور تیزی سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے فون چھینتے ہوئے بند کر دیا۔ یہ کہا کر دیا تم نے زین (شاہ نے حیرانگی سے پوچھا جبکہ زین کی بتیسی نمایاں ہو گئی) کچھ ہی لمحوں بعد مثل زین کے کمرے میں موجود تھی (سب خیریت ہے زین) تجسس سے پوچھتے ہوئے مثل زین سے مخاطب ہوئے جبکہ زین موٹر کی طرح اپنے سارے دکھڑے مثل کو سنانے لگا۔

کمرے میں کچھ پل کی خاموشی رہی جسے مثل نے توڑا (شاہ یہ آپ نے کیا کر دیا) مثل نے سنجیدگی سے کہا۔ جبکہ سارا معاملہ سمجھتے ہوئے شاہ نے زین سے معذرت کر لی جسے زین نے بتایا دکھاتے ہوئے قبول کر لیا اور تینوں واپس چھت پہ آگئے۔



عید کا تیسرا دن تھا عید کی چھٹیوں کی وجہ سے شاہ آج بھی گھر تھا جبکہ باقی سب ناشتے کے بعد اپنی اپنی پیکنگ کرنے میں مصروف تھے۔

شاہ بھائی آپ بھی آجاتے تو مزہ آجاتا (بیگ میں کپڑے ڈالتے ہوئے زین نے کہا) ہمہم میں بھی آجاتا لیکن میں ایسے بلال کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اس نے ہر جگہ ہمارا ساتھ دیا ہے (شاہ نے مدہم آواز سے کہا) کہہ تو ٹھیک رہے ہیں آپ ایسا کرتے ہیں میں بھی رک جاتا ہوں (زین نے ایکسٹنڈ ہوتے ہوئے کہا جس پہ شاہ نے سر پہ ہاتھ رکھ لیا) اللہ کے بندے اب کیا لڑکیوں کو اکیلا بھیجو گے پتا ہے ناگھر والے تو شادی کے فنکشنز شروع ہونے پہ ہی اسلام آباد آئیں گے (شاہ نے زین کو یاد دلاتے ہوئے کہا) اوہ ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا (زین نے اپنے سر پہ تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا)۔

مہمہم مجھے تم سے کچھ کام ہے زین۔ کچھ لمحوں کی خاموشی کو شاہ نے توڑا (کیسا کام شاہ بھائی) اپنا سارا کام چھوڑے زین تجسس سے شاہ کے پاس بیٹھے پوچھنے لگا (تم نے اپنی بھابی کا خیال رکھنا ہے) (شاہ نے مدہم لہجے میں کہا جسے سن کر زین چڑ گیا)۔

یہ کیا بات ہوئی شاہ بھائی زین کے تاثرات سمجھتے ہوئے شاہ نے سر نفی میں ہلایا (ارے پاگل میرا مطلب ہے کہ تم نے مثل کو زیان سے دور رکھنا ہے) شاہ نے وضاحت کی جسے سن کر زین جھٹ سے بولا (شاہ بھائی وہ دونوں تو ہمیشہ سے ہی بہت اٹیچ ہیں ایک دوسرے کے ساتھ) زین نے بیگ بند کرتے ہوئے کہا۔

میرے بھائی نہیں کیا تم (شاہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے زین کی جانب دیکھا) یار شاہ بھائی آپ تو بات ہی غلط کر رہے ہیں میں بھلا دو کزنز کو کیا کہہ کے ایک دوسرے سے الگ الگ رکھوں (زین نے شاہ کی جانب دیکھا جب کہ شاہ زین کے بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹ گیا اور کہنے لگا (تم سمجھتے کیوں نہیں زین میں جیلس ہو جاتا ہوں یار میرا بس چلے تو میں اپنے علاؤہ کسی کو مثل کہ جانب دیکھنے بھی نہ دوں میں اس کے بارے میں اتنا شدت پسند ہوں کہ دنیا کے کسی کونے میں بیٹھا شخص اگر اس کے بارے میں سوچے تو وہ میرا دشمن ہے □ □ _____

شاہ نے انتہائی معصومیت سے کہا جبکہ زین نے اپنا فون شاہ کی جانب بڑھایا آئی برو اچکاتے ہوئے شاہ نے زین کا فون پکڑا اور کہنے لگا (یہ کیا ہے) زین نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیا (یہ ایک ماہر نفسیات کا نمبر یہاں سے آپکا علاج ممکن ہے)

زین کی بات سنتے ہی شاہ نے بیڈ سے تکیہ اٹھا کہ اس کی جانب پھینکا اس سے پہلے کہ زین کو تکیہ رسیو ہوتا زین بجلی کی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا _____



مثل اپنے کمرے میں سارا سامان بیڈ پہ بکھرے ہوئے دیکھ رہی تھی جب شاہ کے میسج نے اسکا دھیان بھٹکایا فون اٹھاتے ہوئے مثل میسج دیکھنے لگی _____

مثل (میج پڑھ کر مثل نے فوراً جواب دیا (جی) واللہ اتنی تمیز مثل کا میج پڑھ کر شاہ کے ڈمپلز نمایاں ہوئے (اہمم مثل تو پھر تم جا رہی ہو)

ظاہر ہے شاہ سب کو پتا تو ہے ہم جا رہے ہیں
مثل کے میج کا رپلائی مختصر ملا (اہمم)
کیا ہوا شاہ (مثل نے تجسس سے پوچھا)

کچھ بھی نہیں _____



سب دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے جبکہ زین لوگوں نے کھانا کھانے کے بعد اسلام آباد کے لیے نکل جانا تھا
(آہ اب کیوں مارا شاہ بھائی) یہ زین کی تیسری دفع نکالی جانے والی آہ تھی (ویسے ہی مجھے تنگی ہو رہی تھی
(جواب انتہائی سنجیدگی سے دیا گیا _____

اہمم زین جانی تم اپنے بھائی کے لیے ایک کام نہیں کر سکتے (شاہ نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ زین
نے تجسس سے پوچھا) کونسا کام _____ زیادہ کچھ نہیں بس اپنی بھابھی کو دور رکھنا زیان نے (شاہ نے بتیسی
نمایاں کرتے ہوئے کہا) اور اس کے بدلے مجھے کیا ملے گا (زین نے بھی بتیسی نمایاں کی) مجھے پہلے ہی پتا تھا
شاہ نے ایک اور مکا زین کی کمر میں دے مارا (ٹھیک ہے تو اب آپ بھول جائیں گے میں مدد کروں گا)

زین نے بھی مزید نکھرے دکھائے) اچھا اچھا میں تمہیں آئی فون گفٹ کروں گا جو ابھی لاؤنچ ہوا ہے۔
شاہ نے زین کو آفر دی جسے اس نے ایک منٹ سے پہلے قبول کر لیا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد سب اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گئے جبکہ شاہ نے ایک دفع پھر زین کو اس کی
ڈیوٹی یاد دلائی (ویسے آپ اس نمبر پہ رابطہ کرنے کی بھی سوچنا) زین نے انتہائی معصومیت سے کہا جبکہ شاہ
نے نا سمجھی کے عالم میں زین نے پوچھا (وہی ماہر نفسیات کا نمبر) زین نے بتیسی نمایاں کرتے ہوئے کہا جبکہ
شاہ نے اپنی گلاسز لگاتے ہوئے زین کو رفع دفع کیا۔

سب اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گئے جبکہ وہ وہیں کھڑا ان کی گاڑی کو دور جاتا دیکھ رہا تھا اپنی جیب سے
سگریٹ نکالے وہ کچھ دیر تک کش لگاتا رہا اور پھر اندر کی جانب چل دیا۔

ابھی انہیں گئے ہوئے تقریباً پانچ ہی منٹ ہوئے ہوں گے جب شاہ کو گھر میں سناٹا ہونے کی وجہ سے
کوفت ہونے لگی اپنے کمرے میں آتے ہوئے شاہ نے اپنی گلاسز اتار کر دور پھینکیں اور شرٹ کے بٹن
کھولتے ہوئے اوندھے منہ بیڈ پہ جا لیٹا۔

کچھ ہی لمحوں بعد دروازہ کھٹکھٹنے کی آواز سن کر شاہ نے پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا (جی کون) شاہ نے
تجسس سے پوچھا (میں ہوں بیٹا) شاہ کی امی نے اندر آتے ہوئے کہا (امی آپ آجائیں آجائیں) شاہ اپنی امی
کو دیکھتے ہوئے اٹھ کہ بیٹھ گیا۔

بیٹا مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی شاہ کی امی شاہ کا سر اپنے گودہ میں رکھے بیڈ پہ بیٹھ گئیں (بیٹا تمہیں مثل پسند ہے نا) انہوں نے مدہم مگر پیار بھری آواز میں کہا (جی امی بالکل مجھے مثل بہت پسند ہے (شاہ نے بتیسی نمایاں کرتے ہوئے کہا) دیکھو بیٹا محبت کرنا بڑی بات نہیں لیکن محبت میں یقین اور عزت ضرور ہونی چاہیے ورنہ اس کے بغیر محبت کا کوئی وجود نہیں (شاہ کی امی نے سمجھانے کے انداز میں کہا) جی امی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ (دیکھو بیٹا میں نے دیکھا ہے بلکہ ہم سب نے دیکھا ہے کہ تم مثل کے لیے بہت زیادہ پوسیسو ہو لیکن ایک بات کا دھیان رکھنا کہ کہیں تمہاری اس پوسیسونس کی وجہ سے مثل یہ نا سمجھے کہ وہ ایک قید میں ہے ہر لڑکی کو اپنی مرضی کرنے کا حق ہے ہم جانتے ہیں کہ تم ہمیشہ مثل کی بھلائی ہی سوچو گے (شاہانہ بیگم مدہم انداز سے کہتی چلی گئی جب کہ شاہ بھی غور سے باتیں سننے لگا) بس شاہ میں یہ چاہتی ہوں کہ مثل بہت معصوم ہے اس کا دل نہ توڑنا وہ تمہارے ساتھ مخلص ہے شاہ میں جانتی ہوں کہ تم سمجھدار ہو زہین ہو لیکن محبت کے معاملوں میں انسان کی ذہانت صفر ہو جاتی ہے اگر تم واقعی مثل سے محبت کرتے ہو تو اس پہ یقین ہمیشہ رکھنا (اپنی بات ختم کرتے ہوئے شاہانہ بیگم نے شاہ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئیں)۔۔۔

جبکہ کمرے سے باہر آتے ہی شاہانہ بیگم کی آنکھوں سے آنسوؤں کا قطرہ نکلتے ہوئے زمیں بوس ہو گیا۔۔۔ میں اسے نہیں بتا سکتی اگر میں اسے بتا دیتی تو وہ غصے میں کچھ بھی کر سکتا تھا شاہانہ بیگم نے مدہم آواز میں خود سے کہا اور اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں لیٹا کچھ لمحوں تک اپنی امی کی باتوں پر غور کرنے لگا کچھ بڑے خیال اس کے دماغ میں چلنے لگے جسے جھٹکتے ہوئے شاہ نے فون اٹھایا اور مشل کو میسج کرنے لگا

تمہارے بغیر ایک گھنٹہ بھی

ساٹھ منٹ جیسا لگتا ہے



زین مزے سے چیونگم چباتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا جبکہ باقی تینوں مزے سے گاڑی میں لگے گانے انجوائے کرنے میں مصروف تھیں اچانک ہی گاڑی رکنے پر سب نے زین کی جانب دیکھا کیا ہوا زین (فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی عائرہ نے تجسس سے پوچھا) شٹ یار لگتا ہے ٹائر پنچر ہو گیا (زین نے سٹیرنگ پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا) ابھی ہم لاہور سے باہر آئے نہیں اور یہ مسئلہ ہو بھی گیا (عائرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ زین کچھ ہی دور گاڑی لے گیا جہاں گاڑی ٹھیک ہونی تھی۔۔۔

گاڑی ٹھیک کروانے کے لیے دے کر زین بھی سب کہ ساتھ آکھڑا ہوا کب تک ٹھیک ہوگی (عائرہ نے زین کو آتے دیکھا تو فوراً سے کہنے لگی) تقریباً ایک آدھا گھنٹہ لگے گا اس کو پورا ٹھیک کرنے کا کہہ دیا ہے (زین نے اپنی گلاسز لگاتے ہوئے کہا) چلو تب تک ہم شیک پی لیتے ہیں سامنے موجود ریسٹورنٹ اور گرمی کو محسوس کرتے ہوئے زین نے سب سے کہا اور ریسٹورنٹ کی جانب چل دیے۔۔۔

سب اپنی شیک پی رہے تھے جب مثل کو شاہ کا میسج آیا جسے پڑھتے ہوئے مثل کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی۔ کیا میسج آیا ہے مجھے بھی دکھاؤ ساتھ بیٹھے زین نے بتیسی نمایاں کرتے ہوئے کہا تبھی مثل نے فون زین کی جانب بڑھا دیا (یہ لو تم دیکھ لو) میسج پڑھتے ہی زین کا قہقہہ بلند ہوا (توبہ اتنا گندا شعر) میسج پڑھتے ہی زین نے شاہ کو ویڈیو کال کی۔

وہ جو اپنے بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹا تھا کال آنے پر اٹھ بیٹھا اور سب سے باتیں کرنے لگا سب صورت حال جان کر شاہ کو زین پہ بہت غصہ آیا (کیا تمہیں پتا نہیں لڑکیاں ساتھ ہے اور لمبا سفر ہے اللہ نہ کرے اگر گاڑی کہیں اور خراب ہو جاتی تو تمہیں چاہیے تھا کہ پہلے ہی گاڑی کی ٹیونگ کروا لو اب ادھر ہی رکو میں دوسری گاڑی لے کر آتا ہوں) شاہ نے سنجیدگی سے کہا اور بیڈ سے اٹھتے ہوئے شرٹ پہننے لگا کچھ ہی لمحوں کے بعد تیار ہو کہ شاہ نے اپنے دراز سے گن پکڑی اور نیچے کی جانب چل دیا۔

گلاسز لگاتے ہوئے شاہ نے سگریٹ جلائی اور گاڑی میں جا بیٹھا تیز رفتار سے گاڑی چلاتے ہوئے شاہ زین کی بھیجی ہوئی لوکیشن کی جانب بڑھنے لگا۔

کچھ دیر بعد گاڑی ٹھیک ہو گئی تھی جبکہ زین گاڑی چلاتے ہوئے ریسٹورنٹ کے سامنے ہی لا رہا تھا جہاں وہ تینوں کھڑی اسی کا انتظار کر رہیں تھیں

زین اپنی گاڑی سے نکلتا ہوا ان کی جانب بڑھا تبھی ایک گاڑی زین کی گاڑی سے جا ٹکرائی آواز سنتے ہی زین نے گاڑی کی جانب دیکھا جس کی پچھلی سائڈ بڑی طرح خراب ہو چکی تھی جبکہ دوسری گاڑی میں موجود لڑکوں کو دیکھتے ہی زین کو شدید غصہ آگیا۔

باہر نکلو زرا دوسری گاڑی کے شیشے پہ ہاتھ مارتے ہوئے زین نے دھارنے کے انداز میں کہا (کیا مسئلہ ہے) گاڑی سے نکلتے ہوئے لڑکے نے انتہائی اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا (مسئلہ یہ ہے کہ تم نے میری گاڑی خراب کر دی ہے) زین نے دھاڑتے ہوئے کہا جس پہ اسے غصہ آگیا جبکہ گاڑی میں موجود دو لڑکے بھی باہر آگئے۔

صورتحال خراب ہوتی دیکھ عاززہ نے فکر مندی سے زین کو کہا (زین انھیں دفع کرو جاہل لگتے ہیں مجھے یہ لوگ) زین نے مڑ کر عاززہ کو گھوری ڈالی جبکہ وہ تینوں لڑکے عاززہ کی بات سن کر قہقہہ لگانے لگے۔ زین کو مزید غصہ آگیا اور خد پہ قابو نہ پاتے ہوئے زین نے اس ہنستے ہوئے لڑکے کا گریبان پکڑ لیا زین کی اس حرکت پہ وہ تینوں طیش میں آگئے۔ سب کچھ دیکھ کر عاززہ عائشہ اور مثل بڑی طرح ڈر گئیں تھیں مثل نے گھبراتے ہوئے فوراً ہی شاہ کو کال ملائی کال اٹھاتے ہی مثل نے پھولتے ہوئے سانس میں کہا (شاہ کہاں ہو جلدی آؤ زین کی لڑائی ہو گئی ہے) شاہ ابھی مثل سے پوچھنے ہی لگا تھا جب کال ڈس کونیکٹ ہو گئی (مثل مثل) جب کوئی جواب موصول نہ ہوا تو شاہ نے فون سائڈ پہ پھینکتے ہوئے مزید تیزی سے گاڑی چلانے لگا۔

صورتحال مزید خراب ہو گئی تھی اب اس لڑکے نے زین کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے اور اب زین کی جانب آگے بڑھنے لگا جبکہ دوسرے لڑکے بھی لڑائی شروع کرنے کی تیاری میں تھے وہ تینوں حلیے سے ہی آوارہ لگتے تھے۔

شاہ تیزی سے گاڑی چلاتے ہوئے زین کی دی گئی لوکیشن پر پہنچ چکا تھا اپنی گلاسز ٹھیک کرتے ہوئے شاہ گاڑی سے نکلتا ہوا انہی کی جانب آرہا تھا جب سامنے کا منظر دیکھ کر شاہ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی جب مثل زین کو روکنے کے لیے آگے بڑھی اور سامنے موجود لڑکوں میں سے ایک لڑکے نے مثل کے منہ پہ تھپڑ رسید کیا تھا شاہ کو اپنی نسین ابھرتی ہوئی محسوس ہوئیں تھیں شاہ کو اپنا آپ کسی کوئلے کی طرح جلتا ہوا لگ رہا۔

خود کو قابو میں لاتے ہوئے شاہ ان چاروں (عائزہ، عائشہ، مثل، زین) کی جانب بڑھ گیا کچھ ہی لمحوں بعد مثل کا ہاتھ تھامتے ہوئے شاہ نے عائزہ اور عائشہ کو بھی اپنے ساتھ آنے کا اشارہ دیا۔

وہ تینوں اب گاڑی میں موجود تھے جبکہ شاہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھے ہوئے اپنی گن میں مزید گولیاں بڑھنے لگا (یہ کیا کر رہے ہو شاہ مثل نے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا جس پہ کوئی جواب موصول نہ ہوا)

شاہ تمہاری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے (مثل نے روتی ہوئی آواز میں کہا)۔ شاہ نے مثل کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے مدہم آواز میں بولا (اگر بات تمہاری حفاظت کی ہو تو شاہ کسی کا قتل کرنے سے پہلے ایک لمحہ بھی سوچنے کے لیے ضائع نہیں کر سکتا۔)

شاہ کے الفاظ سن کر مثل کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جسے شاہ اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

شاہ نہیں جاؤ مثل نے ایک دفع پھر اسے روکنا چاہا شاہ جانتا تھا وہ مثل کی بات کبھی نہیں ٹال سکتا لیکن یہاں شاہ کو دل سے نہیں دماغ سے سوچنا پڑے گا اپنے دل پہ پتھر رکھتے ہوئے شاہ آگے بڑھ گیا۔

گاڑی سے باہر جاتے ہی شاہ کچھ خیال کہ آنے پہ شاہ نے دوبارہ گاڑی کا دروازہ کھولا جس پہ تینوں نے تجسس سے شاہ کی جانب دیکھا (ادھر منہ کرو زرا مثل کی جانب دیکھتے ہوئے شاہ نے سنجیدگی سے کہا جبکہ شاہ کی بات سن کر مثل نے اپنا منہ دائیں جانب کر دیا) مثل کی گال پہ موجود تھپڑ کا نشان دیکھے شاہ ایک دفع پھر طیش میں آگیا (اوکے) مختصر سا جواب دیا گیا اور شاہ گلاسز ٹھیک کرتے ہوئے گاڑی سے باہر نکل آیا۔

کچھ فاصلے پہ موجود زین کو مار کھاتا دیکھ شاہ تیزی سے آگے کی جانب بڑھا اور قریب جاتے ہی شاہ نے ہوا میں فائز کیا جسے سنتے ہوئے سب شاہ کی جانب متوجہ ہو گئے (دور ہٹو اس سے گن کا ٹارگٹ لڑکوں کی جانب کرتے ہوئے شاہ نے کر خنگی سے کہا جب کے ان کے پیچھے ہٹنے کا انتظار کیے بغیر ہی شاہ زین پہ لیٹا جو کہ زمیں بوس ہو گیا تھا (زین زین شاہ نے زین کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے آوازیں لگائی میں ٹھیک ہوں زین نے مدہم سی آواز میں جواب دیا جسے سنتے ہوئے شاہ اٹھ کھڑا ہوا اور ان لڑکوں کی جانب دیکھنے ہی لگا جب ان میں سے ایک لڑکے نے شاہ کے چہرے پہ مکا رسید کر دیا شاہ کی ایک کراہ نکلی جبکہ اس کی

گلاسز دور جاگری (تم پاگل ہو اسے کیوں مارا ہے تمہیں پتا نہیں یہ مشہور بزنس مین ہے اس کے ساتھ لڑائی کی تو سکینڈل بن جائے گا ہمارا دوسرا لڑکا اسی لڑکے کے کان میں ہلکی آواز میں گفتگو کر رہا تھا)

_____ کچھ لمحوں بعد

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے شاہ نے دوبارہ مڑ کر زین کی جانب دیکھا (اب اٹھ بھی جاؤ کتنی دیر ڈرامے اور کرنے کا ارادہ ہے مزاحیہ لہجے میں کی جانے والی شاہ کی بات سن کر زین بھی خود کو ملتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا) اب کہ بار شاہ اور زین کی مارنے کی باری تھی اپنی گن کا ٹارگٹ ان تینوں کے پاؤں کی جانب کرتے ہوئے شاہ نے دو تین فائر کیے جبکہ ان کی اتنے میں ہی بس ہو گئی آگے بڑھتے ہوئے شاہ نے ایک لڑکے کو اس کے گریبان سے پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے اس کا سر اسی کی گاڑی کے بونٹ پہ دے مارا _____ (جس لڑکی کے منہ پہ تم نے تھپڑ مارا ہے نا میں کبھی اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتا _____ اس لڑکے کے کان کے قریب مدہم آواز میں شاہ نے گفتگو کی جبکہ ایک دفع پھر اس کا سر اٹھائے شاہ نے مزید زور سے بونٹ پہ دے مارا جس کے باعث اس کے چہرے سے خون رسنے لگا) اب کوئی بھی مزید لڑائی کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا شاہ اور زین اپنی گاڑی کی جانب بڑھنے لگے جب شاہ کی نظر زین کی گاڑی پہ پڑی _____ تبھی شاہ مڑ کر واپس آیا (اب کیا ہوا شاہ بھائی تجسس سے پوچھتا ہوا زین بھی شاہ کے پیچھے آنے لگا) ان کی گاڑی کے قریب رکتے ہوئے شاہ نے ایک فائر گاڑی کے فرنٹ مرر پہ چلایا جس سے سامنے کا سارا شیشہ چوڑ چوڑ ہو کہ گر پڑا (اب چلو) زین کی جانب دیکھتے ہوئے شاہ نے فاتحانہ مسکراہٹ سے کہا اور دونوں اپنی گاڑی کی جانب چل دیے جبکہ وہ تینوں لڑکے وہیں کھڑے انہیں جلن سے دور جاتا دیکھنے لگے _____

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے زین نے فوراً ہی اپنے فون کا فرنٹ کیمرہ آن کیا اور اپنا چہرہ دیکھنے لگا (استغفرُ اللہ یہ میں ہوں) زین نے اپنا منہ دائیں بائیں سے دیکھتے ہوئے کہا (شکر کرو شاہ آگیا ورنہ تم تو گئے تھے) عائرہ نے مزاحیہ انداز میں کہا جسے سن کر زین جل چکا تھا۔ (اور اگر میں بچاتا نہ تو پھر دیکھتے کیا ہو جاتا) زین نے غصے سے چڑتے ہوئے کہا (چھوڑو سب یہ بتاؤ زیادہ تو نہیں لگی) مثل نے فکر مندی سے پوچھا جس پہ زین اپنے منہ پہ موجود چوٹیں مثل کو دکھانے لگا (یہ دیکھو کتنا مارا ہے کمینوں نے)۔

یار مثل مجھے بھی تو مار پڑی ہے (شاہ نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ مثل نے حیرانگی سے شاہ کی جانب دیکھا) یہ دیکھو گاڑی کی سپیڈ ہلکی کرتے ہوئے شاہ نے اپنا چہرہ مثل کی جانب کیا (آہ یہ تو تھوڑی سی ہے) مثل نے شاہ کے چہرے پہ موجود چوٹ کو انکسور کیا جس پہ شاہ جل کے دوبارہ سے گاڑی چلانے لگا (ایک شاہ ہی پاگل ہے جو اپنی زوجہ کے لیے آوارہ لڑکوں سے لڑتا) شاہ نے جلتے ہوئے مدہم آواز میں خود سے کہا۔



دادی اور ان کے تینوں بیٹے لیونگ روم میں بیٹھے خبریں سننے میں مصروف تھے جب عائرہ عائشہ اور مثل لیونگ روم میں داخل ہوئیں سب نے حیرانگی سے ان تینوں کی جانب دیکھا جب کہ ضوریز شاہ نے فکر مندی سے آگے بڑھتے ہوئے ان نمسے سے پوچھا (خیریت ہے بیٹا آپ لوگ واپس آگئے) ابھی ضوریز شاہ کہہ ہی

رہے تھے جب شاہ اور زین بھی لیونگ روم میں داخل ہو گئے زین کے چہرے پہ نظر پڑتے ہی سب کی ہوائیاں اڑ گئیں اور سب فوراً ہی زین کی جانب لپکے۔

کچھ لمحوں بعد سب لیونگ روم کے صوفوں پہ بیٹھے ہوئے تھے جب کہ زین نے پوری بات سب کو بتا جسے سنتے ہی سب زین پہ برس پڑے (بیٹا تمہیں کیا ضرورت تھی گاڑی کے پیچھے لڑائی لینے کی اور تمہارے ساتھ لڑکیاں بھی تھیں خدا نا خواستہ کچھ ہو جاتا پھر) ضرور شاہ نے نرم لہجے میں سب کو سمجھانا چاہا یہ کانفرنس تقریباً آدھے ایک گھنٹے تک چلتی رہی جس کے بعد وہ پانچوں اپنے اپنے کمرے میں آرام کا بہانا کر کے آگئے۔



رات کا کھانا خاموشی سے کھایا گیا جس کے بعد چاروں ہمیشہ کی طرح چھت پہ اپنا اپنا چائے کا کپ پکڑے بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہی زین نے انگڑائی لیتے ہوئے آہ کی آواز نکالی جس پہ سب زین کی طرف متوجہ ہو گئے جبکہ شاہ نے بنا دھیان دیے نارمل انداز میں کہا (اب کیا مسئلہ ہوا ہے تمہارے ساتھ) ہائے پہلی ہی اتنی مار کھائی تھی پھر ایک گھنٹے کی کانفرنس بھی اٹینڈ کی ہائے میں تو تھک گیا (زین نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ سب کا قہقہہ بلند ہو گیا جب کہ شاہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے چائے پینے لگا)۔

کچھ ہی لمحوں بعد بلال بھی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چھت پہ آپہنچا جبکہ بلال کو دیکھتے ہی زین فوراً سے اٹھ کھڑا ہوا اور بلال کے گلے کا لگے (ہائے میرے بھائی آگئے تم) یہ سب کیسے ہوا زین بلال نے زین

کی حالت دیکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا جب کہ چائے کا کپ بلال کو پکڑاتے ہوئے زین ایک دفع پھر موٹر کی سی تیزی کی طرح بولنے لگا جبکہ شاہ کا سنتے ہی بلال نے فکر مندی سے شاہ کی جانب دیکھا (سر آپ ٹھیک تو ہیں دکھائیں مجھے) بلال نے شاہ کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا جس پہ شاہ نے فون سے نظریں ہٹا کر بلال کی جانب دیکھا (بالکل__ بالکل ہی بیویوں کی طرح کا ری ایکشن تھا جیسا کہ میں نے سوچا تھا) زین نے طنزیہ انداز میں بلال کو چھیڑتے ہوئے کہا جس پہ بلال کے ساتھ ساتھ شاہ نے بھی است ایک گھوری سے نوازا تھا__

باز آجاؤ کہیں ایسا نا ہو کہ غصے میں تمہارے گردے جو بچ گئے ہیں یہ بچ کہ میں آئی فون لے لوں (بلال ن انتجائی سنجیدگی سے کہا جسے سنتے ہی سب کے قہقہے بلند ہو گئے) توبہ توبہ اتنا ظلم زین نے اپنے دونوں کان چھوتے ہوئے کہا__

کچھ لمحوں کی خاموشی کو زین نے توڑا تھا بلال کی جانب دیکھتے ہوئے زین انتہائی سنجیدگی سے گانے لگا (جب پیار کیا تو ڈرنا کیا) ابھی زین اتنا ہی کہہ پایا تھا جب بلال اپنی کرسی سے اٹھتا ہوا اس کی جانب آگیا اپنی موت نظر آتی دیکھ زین فوراً ہی بلال کے ترلے کرنے لگا (اچھا اچھا سوری بھائی نہیں میرے ترس کھاؤ یار آگے ہی زخمی ہوں) زین نے انتہائی معصومیت سے کہا جب کہ ان کا ڈرامہ دیکھتے ہوئے سب کے قہقہے بلند ہو گئے__



رات کا ایک بج رہا تھا جب شاہ نے اٹھتے ہوئے سب سے کہا (اٹھو سب جا کر سو صبح ہم جلدی نکل جائیں گے اسلام آباد میں شاہ نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جبکہ کسی نے بھی کوئی تاثرات کا اظہار نا کیا) کچھ لمحے سب کو دیکھتے ہوئے شاہ نے آگے بڑھ کر زین کو بازو سے پکڑتے ہوئے کھڑا کیا (چلو شاباش میرا بیٹا اپنے کمرے میں جاؤ) زین کے بعد باری بلال کی تھی بلال کو بھی اسی طرح سے اٹھاتے ہوئے شاہ نے کہا (چلو میرے بیٹے آپ بھی اپنے گھر پہنچو) شاہ کی حرکتیں دیکھ کر سب قہقہے لگانے لگے اور خود ہی شرافت سے سونے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں جانے لگے۔

آخر پہ موجود مشل بھی اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی جب شاہ نے بازو سے کھینچتے ہوئے اسے روکا اور اس کے قریب ہوتے ہوئے مدہم سی آواز میں کہا (مجھے تم سے بات کرنی ہے مشل رک جاؤ) کچھ ہی لمحوں بعد سب نیچے جا چکے تھے۔

کیا بات ہے شاہ مشل نے شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا (وہ امی کہہ رہیں تھیں کہ ہر رشتے میں عزت ہونی چاہیے) شاہ نے انتہائی معصومیت سے کہا جبکہ نا سمجھی کے عالم میں مشل نے شاہ سے پوچھا (پر شاہ میں تو تمہارے عزت کرتی ہوں) اللہ اللہ اپنا سرنفی میں ہلاتے ہوئے شاہ ڈائریکٹ مدے پہ آگیا مشل میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے آپ کہہ کر بلایا کرو اپنی چار ختم کرتے ہوئے شاہ نے مشل کی جانب دیکھا جو اپنی بڑی بری آنکھوں سے شاہ کی جانب ہی دیکھ رہی تھی (اوو میں تو بھول ہی گئی تھی یہ تو بہت غلط بات ہے کہ میں تم

کر کے بات کرتی) مثل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا _____ شکر ہے مثل تمہیں سمجھ تو آگئی شاہ مدہم آواز میں کہا _____

اچھا چھوٹی سب یہ دیکھو کتنی چوٹ لگی ہے انتہائی معصومیت سے کہتے ہوئے شاہ نے آنکھیں بند کر کے اپنا چہرہ مثل کے قریب کیا جسے کچھ لمحے دیکھنے کے بعد مثل نے مسکراتے ہوئے پھونک ماری اور تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے چلی گئی جبکہ مثل کو جاتا دیکھ شاہ بھی مسکرانے لگا _____

کمرے میں پہنچتے ہوئے مثل فون پکڑے کچھ لکھنے لگی اور پھر مسکراتے ہوئے بیڈ پہ جا لیٹی _____

شاہ بھی سیڑھیاں اترتا نیچے آرہا تھا جب اس کے فون کی بیل بجی نیچے اترتے ہوئے ہی شاہ میسج سین کرنے لگا (گڈ نائٹ شاہ جی ✨) مثل کا میسج دیکھتے ہی شاہ کے ڈمپل نمایاں ہو گئے جبکہ کچھ سوچتے ہوئے شاہ بھی کچھ ٹائپ کرنے لگا _____

بیڈ پہ لیٹی مثل نے فون ہاتھ میں ہی پکڑ رکھا تھا جبکہ اپنا نچلے ہونٹ دانتوں میں دبائے وہ رپلائی کا ہی انتظار کر رہی تھی چند ہی لمحوں بعد فون کی بل بجی اور مثل نے فوراً ہی میسج کھولا (گڈ نائٹ زوجہ محترمہ □♥□) میسج پڑھتے ہی مثل کی آنکھوں میں چمک آگئی اور فون رکھتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ گئی _____



"لن یصل الیک الا من یجمل فی روحہ شی من روحک" □ □

آپ کی طرف وہی آئے گا جس کی روح میں آپ کی روح کا ایک حصہ موجود ہوگا □ ♡ □

وہ اپنے کمرے سے باہر آتا ہوا کسے سے کال پہ بات کر رہا تھا (کدھر ہو یا تم ایسا کرو ناشتہ ادھر ہی کر لینا ہم سب کے ساتھ بس تم پانچ منٹ میں ادھر پہنچو) ابھی صبح کے دس ہی بج رہے تھے جب شاہ بلال کو فون کرتے ہوئے گھر پہ بلا رہا تھا۔

شاہ ڈاننگ ٹیبل کی جانب بڑھتا آ رہا جب اسے اندازہ ہوا کہ زین وہاں موجود نہیں تھا (یہ زین کہاں ہے) سب کو مخاطب کرتے ہوئے شاہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا (میرا خیال ہے کل کی در دیں ابھی تک ختم نہیں ہوئیں) عائزہ نے مزاحیہ انداز میں کہا جس پہ سب ہنس پڑے جبکہ شاہ زین کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

ایک دفع دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے شاہ زین کے کمرے میں داخل ہو گیا جبکہ زین بیڈ پہ کسی نشئی کی طرح گرا پڑا اس کا یہ انداز دیکھ کر پہلے تو شاہ کو بہت ہنسی آئی لیکن جلد ہی خود پہ قابو پاتے ہوئے شاہ بیڈ کہ پاس کھڑے ہوئے زین کو آوازیں دینے لگا لیکن جب کو رسپانس نہ ملا تو آگے بڑھ شاہ نے زین کو بازو سے پکڑتے ہوئے کھڑا کیا اور زین کی جانب مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا (گڈ مورنگ) وہ جو ابھی بھی نیند میں تھا آنکھیں ملتے ہوئے سامنے موجود شخص کو پہچاننے لگا (یار شاہ بھائی یہ کیا بات ہوئی) زین نے انتہائی معصومیت سے کہا جبکہ شاہ نے بازو سے پکڑتے ہوئے زین کو باتھ روم میں بھیج دیا (پانچ منٹ ہیں بلال آنے والا ہے تم زین کو اطلاع کرتے ہوئے شاہ کمرے سے باہر نکل آیا۔

ڈانگ ٹیل پہ بیٹھے سب کھانا کھانے میں مصروف تھے جب ضریر شاہ نے شاہ کو مخاطب کیا (کیا ہوا شاہ تم کھانا کیوں نہیں کھا رہے) کچھ سوچتے ہوئے شاہ نے جواب دیا (دراصل وہ بلال بھی آرہا ہے اور زین کو بھی کہہ دیا ہے وہ بھی ابھی آجائے گا تو ہم تینوں ساتھ ہی ناشتہ کر لیں گے) شاہ کی بات سنتے ہوئے ضریر شاہ مسکراتے ہوئے دوبارہ سے کھانا کھانے لگ گئے۔

کچھ ہی لمحوں کے بعد بلال آچکا تھا اب شاہ اور بلال صوفے پہ بیٹھے زین کا انتظار کر رہے تھے (سر یہ کب آئے گا) بلال نے شاہ کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا (پتا نہیں بلال جب تمہیں کال کی تھی تب ہی اسے بھی کہہ کر آیا تھا) شاہ نے آہستگی سے جواب دیا (سر ایسا تو نہیں کہ زین پھر سو گیا ہو) بلال کی بات سن کر شاہ بھی سوچنے لگا (آؤ دیکھ کہ آئیں) بلال کو کہتے ہوئے شاہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ دونوں زین کے کمرے میں موجود تھے جبکہ زین کا وہاں کوئی اتا پتا نہیں تھا (یہ ابھی تک باتھ روم سے ہی نہیں نکلا) شاہ نے حیرانگی سے بلال کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

شاہ نے چڑتے ہوئے باتھ روم کا دروازہ کھٹکھٹایا جو کہ کچھ دیر بعد زین نے آنکھیں ملتے ہوئے کھولا (جی آپ لوگ کون ہیں) نیند کی حالت میں زین نے سامنے موجود دو لوگوں سے سوال کیا۔

زین پلیز یہ نا کہنا کہ تم باتھ روم میں سو رہے تھے (بلال نے حیرانگی سے زین کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جبکہ بلال کی بات سن کر زین کی بھی پوری آنکھیں کھل گئیں) (استغفر اللہ کب سے میں باتھ روم میں سو رہا تھا) زین کو ایک جھٹکا سا لگا جبکہ شاہ سر نفی میں ہلاتا ہوئے کہنے لگا (جلدی باہر آؤ تمہاری وجہ سے کم ناشتہ نہیں

کر رہے) شاہ کی بات سنتے ہوئے زین فوراً ہی باتھ روم میں واپس چلا گیا جب شاہ اور بلال کا اس حرکت پہ قہقہہ بلند ہو گیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ تینوں ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جبکہ عائرہ عائشہ اور مثل تیار ہونے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔

گیارہ بجے کے قریب سب سے ملتے ہوئے سب گاڑی میں جا بیٹھے جبکہ شاہ اپنے ابو سے مل رہا تھا جب ضریر شاہ نے شاہ کو حیران کیا (شاہ تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے) ضریر شاہ کی بات سن کر شاہ نے حیرانگی سے پوچھا (کیسا سرپرائز ابو) جبکہ شاہ کے سوال کو انکور کرتے ہوئے ضریر شاہ نے ماتھے پہ بوسا دیا (یہ تو تمہیں جلد ہی پتا چل جائے گا)۔

گاڑی اپنے سفر کے لیے روانہ ہو چکی تھی جبکہ شاہ اپنی عادت سے مجبور خود کو روک نہیں پا رہا تھا (گاڑی چلاتے ہوئے سگریٹ پینے کی شاہ کو ایک بڑی عادت تھی) یہ دوسری بار تھا جب شاہ نے سگریٹ پکڑے اسے جلانے کی کوشش کی تھی لیکن مثل کی گھوری خود پہ محسوس کرتے ہوئے شاہ نے سگریٹ دوبارہ دیش بورڈ پہ رکھ دی۔ ہنسی مزاق کرتے ہوئے سارا سفر گزر گیا شاہ کے تقریباً چار بج رہے تھے جب سب لوگ اسلام آباد پہنچ گئے۔

گھر میں سب پہلے ہی ان سب کے منتظر تھے سب کو اندر آتا دیکھ کو مل پھوپھو جلدی سے آگے بڑھیں اور مسکراتے ہوئے سب کو گلے لگانے لگیں ٹھیک اسی طرح شاہ ویز سارا اور زیان بھی سب نے ملنے لگے (زیان

سے شاہ کو ایک الگ سی ہی چڑ محسوس ہوتے تھے شاید اس لیے کہ یہ وہ شاہ کے بعد واحد شخص تھا جسے مثل گلے لگا کہ ملتی تھی اور ہنسی مزاق کرتی تھی (زیان ابھی مثل کو گلے لگانے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا جب شاہ نے اپنی گلاسز نیچے اتارتے ہوئے مثل کو گھوری سے نوازا تھا _____ مثل شاہ کا یہ انداز بخوبی جانتی تھی تبھی زیان کے آگے بڑھنے سے پہلے ہی مثل نے ہاتھ زیان کی جانب بڑھا دیا _____

شاہ نے مسکراتے ہوئے اپنی گلاسز دوبارہ سے لگالیں اور باقی سب سے ملنے لگا _____

اندر آتے ہی سب باتوں میں پھر سے مصروف ہو گئے (آج تم لوگ ریسٹ کر لو تھکے ہو گے کل سے ہم ڈانس پریکٹس شروع کر دیں گے) زیان نے بوتل پیتے ہوئے سب کو آگاہ کیا جس پہ شاہ کا منہ بن گیا _____



رات کے کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کر رہے تھے جبکہ شاہ، زین اور بلال ایک ہی کمرے میں موجود تھے (بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ ڈانس وغیرہ نہیں ہوگا بلکہ باقی سب کر لیں مجھے مسئلہ نہیں پھر مثل ڈانس نہیں کرے گی سب کے سامنے) کمرے میں چکر لگاتے ہوئے شاہ پچھلے پندرہ منٹ سے بلال اور زین کو اسی حوالے سے باتیں سنا رہا تھا _____

لیکن شاہ بھائی ایسا کیسے ہو سکتا ہے جب سب کا پلان ہے تو مثل کیوں نہ کرے (زین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا) کی سر زین ٹھیک کہہ رہا ہے مثل بھی سب کے ساتھ شامل ہے آخر اس کے بھی کزن کی شادی ہے (بلال نے بھی زین کی حمایت کرتے ہوئے کہا)

ایسا کریں شاہ بھائی آپ مثل سے خود ہی بات کر لیں (زین نے شاہ کو آئیڈیا دیا جس کو سنتے ہوئے شاہ سوچنے لگا اور کچھ ہی لمحوں بعد فون اٹھائے مثل کو میسج کرنے لگا)

وہ عازہ کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھی ہوئی باتیں کرنے میں مصروف تھی جبکہ عازہ ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں پہ نیل پالش لگا رہی تھی تبھی مثل کے فون کی بیل بجی جسے سنتے ہی مثل نے فون اٹھایا اور میسج دیکھنے لگی

شاہ: مجھے تم سے ملنا ہے مثل چھت پہ آؤ

شاہ کا میسج پڑھتے ہی مثل عازہ کو بہانا لگاتے ہوئے چھت پہ چلی آئی چھت پہ آتے ہی مثل کی نظر شاہ پہ پڑی جو کہ پہلے ہی وہاں کھڑا مثل کا ہی انتظار کر رہا تھا

شای کی جانب بڑھتے ہوئے مثل نے کہا (سب خیریت تھی شاہ آپ نے اس وقت مجھ سے کیا بات کرنی تھی) مثل کی بات سنتے ہی شاہ کو کچھ سوچھا اور تنگ کرنے کے لیے شاہ مثل کی جانب بڑھا اور نشیلی آواز میں کہنے لگا (مجھے آپ کو دیکھنے کی حسرت ہو رہی تھی چندا) شاہ ک یہ انداز دیکھتے ہوئے مثل ایک سیکنڈ میں پیچھے ہو گئی (استغفر اللہ) جبکہ مثل کی اس حرکت پہ شاہ کا قہقہہ بلند ہو گیا (ایم سوری مزاق کر رہا تھا) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے شاہ مثل سے کہنے لگا

وہ دراصل ایک اہم بات کرنی تھی (شاہ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا) کونسی بات مثل نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا (وہ یہ کہ چندا آپ شادی پہ ڈانس نہیں کریں گیں) اپنے ڈمپل نمایاں کرتے ہوئے شاہ نے انتہائی معصومیت سے کہا (اور آپ کو کس نے کہا کہ میں آپ کی بات مانوں گی) مثل نے بھی بالکل شاہ کی

طرح جواب دیا) ایسے کیسے نہیں مانو گی ایسی کی تیسری تمہاری (شاہ نے اپنی شرٹ کی بازو اوپر چڑھاتے ہوئے بولا جس کو دیکھتے ہوئے مثل تیزی سے چھت سے نیچے آتی ہی غائب ہو گئی جبکہ شاہ کے قہقہے کی آواز مثل بخوبی سن سکتی تھی) _____

اسے جاتا دیکھ شاہ کا قہقہہ بلند ہو گیا اور سر نفی میں ہلاتے ہوئے شاہ چاند کی جانب دیکھنے لگا _____



"انا احبک

مجھے آپ سے محبت ہے

لقد أخذت قلبي

آپ نے میرا دل لے لیا

عیناک تدفعنی للجنون

آپ کی آنکھیں مجھے دیوانہ کرتی ہیں

لقد استقرت فی قلبی إلی الابد

آپ میرے دل میں بس چکے ہمیشہ کے لیے۔" □

سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جبکہ عائرہ صبح ہوتے ہی کسی موٹر کی طرح شروع ہو گئی تھی ناشتہ کے بعد سب کا ڈانس پریکٹس کرنے کا پلان تھا جبکہ میز پر موجود تین لوگ یہ سوچنے میں مصروف تھے کہ اس ڈانس پریکٹس کو کیسے روکا جائے (شاہ بھائی رہنے دیں نا کرنے دیں نا بچیوں کو ڈانس) زین کی بات سنتے ہوئے شاہ اور بلال نے زین کو گھوری سے نوازا (یہ تم نے بچیاں کسے کہا ہے) شاہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا جبکہ کھانے میں مصروف زین نے بے دھیانی سے جواب دیا (ان سب کو) زین نے عائرہ مثل کی جانب اشارہ کیا۔

اگلی دفع اگر تم نے اتنا واحیات لفظ استعمال کیا نا تو پھر دیکھنا (کھانا کھاتے ہوئے شاہ نے زین کو اطلاع دی جس پر زین نے حیرانگی سے سوال کیا) اس میں کیا برائی ہے۔

زین بات یہ ہے کہ عورت ایک بہت پاک شخصیت کا نام ہے اور عورت کا جو مقام ہے وہ تمہیں بھی پتا ہے اور عورت کے لیے اس طرح کے الفاظ بولنا کسی خاندانی لڑکے کو زیب نہیں دیتا (بلال نے سمجھانے کے انداز میں کہا جبکہ پوری بات کو انور کرتے ہوئے زین جھٹ سے بولا) واہ یار بلال تمہاری اردو دو بہت خالص ہے زین کی بات سن کر شاہ اپنی ہنسی ضبط نہیں کر پایا جب کہ بلال سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔



ٹی وہ لاؤنچ میں موجود سب ڈانس کے لیے گانا ڈیساؤڈ کر رہے تھے آخر کار کافی وقت کی محنت کے بعد سب ایک گانے پر متفق ہو گئے (یہ ان کا کب تک چلے گا اور یہ زیان یہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا اس میں

کوئی لڑکے والی بات بھی ہے یا نہیں) شاہ نے چڑتے ہوئے کہا (اوہ برو آپ بھی نا یہ تو آج کل کا ٹرینڈ ہے آپ نے دیکھا نہیں انسٹا اور ایف بی پہ کیسے لوگ ڈانس کرتے بلکہ اب تو دلہن بھی ڈانس کرتی ہے) زین نے ہنستے ہوئے کہا جب شاہ نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹک دیا (یہی تو جہالت ہے پہلے امیر زادے اپنی شادیوں پہ ناچنے والی لڑکیوں کو بلاتے تھے اور اب یہ کسران کی اپنی لڑکیاں پوری کر دیتی ہیں اور مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا کہ ایک لڑکا کیسے ڈانس کر سکتے سب کے سامنے نہیں مطلب ٹھیک ہے خوشی ہے لیکن یہ کیا ایک مرد کی شخصیت کا رعب تو ہونا چاہیے اور یہاں تو سمجھ نہیں آتی کے لڑکی کون ہے اور لڑکا کون) شاہ جلتے ہوئے سب کہہ گیا اور آخر میں گلاسز لگاتے ہوئے باہر کی جانب چل دیا جب کہ زین اور بلال بھی شاہ کے پیچھے پیچھے آگئے (کیا ہو گیا سر آپ تو زیادہ ہی سیریس ہو گئے) بلال نے موڈ چینج کرنے کے لیے کہا جس پہ شاہ نے طنزیہ مسکراہٹ کا اظہار کیا

چھوڑیں سب کو ہم باہر چلتے ہیں اسلام آباد کی سیر کرتے ہیں (زین نے اکسائٹڈ ہوتے ہوئے کہا جس پہ تینوں واک کے لیے گھر سے باہر نکل گئے)



وہ ڈانس پریکٹس کرنے میں مصروف تھی جب اچانک ہی بیلنس مینٹین نہ رکھنے کی وجہ سے مثل کے پاؤں میں موج آگئی ایک کراہ کی آواز کے ساتھ مثل زمین پہ جاگری (کیا ہوا مثل) گرنے کی آواز سنتے ہی

زیاں فوراً سے پہلے مثل پہ جھکا (تم ٹھیک ہو مثل) زیاں نے فکر مندی سے مثل کی جانب دیکھا (میرے پاؤں میں بہت درد ہو رہی ہے) مثل نے رونے کے انداز میں کہا۔

وہ تینوں ایک گھنٹا اسلام آباد گھومنے کے بعد تھکے ہارے گھر کو آرہے تھے جب شاہ کی نظر سامنے پیش آتے منظر پہ پڑی زیاں مثل کو سہارا دیے صوفے پہ بٹھا رہا تھا۔

شاہ جو اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا اندر ہی داخل ہو رہا تھا اس کا ہاتھ اس کے بالوں میں ہی منجمد ہو گیا سامنے کا منظر دیکھے شاہ اپنی شعلہ بار نظروں سے زیاں اور مثل کو دیکھ رہا تھا تبھی مثل نے نظریں اٹھا کر شاہ کی جانب دیکھا اس کے تاثرات سے کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ شاہ کا قدر غصے میں ہے۔

شاہ کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے مثل اٹھ کر شاہ کی جانب جانے لگی تب ہی شاہ غصے میں گلاسز لگاتے ہوئے دوبارہ باہر چلا گیا جبکہ اٹھنے کی کوشش سے درد مزید ہونے لگی اور مثل پھر سے صوفے پہ جا گری۔



سورج غروب ہو رہا تھا گاڑی کسی بلند جگہ پہ روکی گئی تھی وہ اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے نا جانے کتنے سگریٹ پی چکا تھا۔

ایک باضمیر مرد ہمیشہ سے یہی چاہتا ہے کہ اس کی عورت کو کوئی میلی آنکھ سے دیکھے بھی نہ اور چھو لینا تو بہت دور کی بات ہے شاہ بھی اسی کیفیت میں مبتلا تھا۔

میں اسے کو کتنا چاہتوں مجھے معلوم نہیں نا ہی میں کبھی اس کا اندازہ لگا سکتا ہوں کہ میں خود سے زیادہ محبت کرتا ہوں یا اس سے لیکن کسی اور کا اسے چھونا مجھ سے نہیں دیکھا جاتا میرے اللہ میں کتنا ہی پتھر دل کیوں نہ ہوں میں کبھی بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا (اپنے دل کی حالت اللہ کو بتاتے ہوئے اس نے سگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑا) _____

پتا نہیں یہ کیسا احساس ہے کہ میں اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کہ اپنے غصے کی شدت پہ قابو نہیں پاسکتا مجھے اس پہ یقین ہے مگر میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں میری زوجہ کو کوئی میلی آنکھ سے دیکھے بھی تو بھی میرا سانس لینا محال ہو جاتا ہے _____

آج اس نے اپنے دل کا حال اللہ کے سامنے بیاں کر دیا تھا بیشک اللہ دلوں کے حال خوب جانتا ہے اور اللہ سب سے بہترین فیصلے کرنے والا ہے _____



وہ دوپہر سے اب تک ناجانے شاہ جو کتنے میسج کر چکی تھی لیکن اسے کسی کا کبھی رپلائی نہیں ملا تھا (چلو مثل تیار ہو بھی جاؤ) عائرہ جو کہ شیشے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی رات کو ہونے والے ڈھولکی کے فنکشن کے لیے مثل کو بھی تیار ہونے کا کہنے لگی _____

ایک اور میسج کرتے ہوئے مثل فون بیڈ پہ چھوڑتے ہوئے تیار ہونے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی _____

شکر اللہ کا مل گئے (وہ دونوں جو کب سے گاڑی میں سڑکیں عبور کرتے ہوئے شاہ کو ڈھونڈ رہے تھے شاہ کو دیکھ کے اللہ کا شکر ادا کرنے لگے۔

گاڑی شاہ کی گاڑی کے قریب روکتے ہوئے زین اور بلال گاڑی سے باہر نکل آئے (سر کہاں تھے آپ اتنی فکر ہو رہی تھی مجھے آپ کی) بلال ایک سانس میں سب کچھ بول گیا جبکہ بلال کی بات سنتے ہوئے زین نے جھٹ سے کہا (کہاں تھے شاہ بھائی آپ کی دوسری بیوی کو آپ کی اتنی فکر ہو رہی تھی) زین نے مزاحیہ انداز میں کہا جس پہ بلال جل چکا تھا (لعت ہو تم پہ) بلال کا ری ایکشن دیکھ کے تینوں کے قہقہے بلند ہو گئے۔

چلیں شاہ بھائی رات بھی ہونے والی ہے اور گھر میں ڈھولکی کا فنکشن ہے اور آپ یہاں کھڑے کبیر سنگھ بن رہے ہیں (زین نے مزاق اڑاتے ہوئے کہا) وہ پلیر زین یہاں میں اس لیے آیا تھا کہ تھوڑا سکون حاصل کر سکوں لیکن تمہارے ہوتے ہوئے یہ ممکن ہی کب ہے (سر نفی میں ہلاتے ہوئے شاہ اپنی گاڑی میں جا بیٹھا جبکہ زین اور بلال بھی ہنستے ہوئے اپنی گاڑی میں جا بیٹھے۔



"مَرَّةً وَاحِدَةً فِي الْعَمْرِ..

يَمْرُوكَ الشَّخْصُ الَّذِي يَعْرِفُكَ أَكْثَرَ مِنْ نَفْسِكَ." □

زندگی ایک بار آپ کو ایسے شخص سے ضرور ملواتی ہے جو آپ کو آپ سے زیادہ جانتا اور چاہتا ہے □



سب مہمان ڈھولکی کے لیے آچکے تھے عائرہ نے جلدی سے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مثل سے کہا (چلو مثل سب آچکے ہیں ڈھولکی شروع ہونے لگی ہے) وہ جو اپنا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی جلدی سے عائرہ کو جواب دینے لگی (میں بس دو منٹ میں آ رہی تم چلو) اوکے پھر تم آجانا میں جانے لگی ہوں (مثل کو کہتے ہوئے عائرہ واپس چلی گئی)۔۔۔

سکن کلر کا سمپل پاجامہ کڑتا اور ساتھ میں میرون رنگ کا کام والا دوپٹہ زیب تن کیے اور ہلکا سا میک اپ کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی آخری دفع خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے مثل کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔

گھر آتے ہی شاہ فریش ہونے کے لیے باتھ روم میں گھس گیا تقریباً آدھا گھنٹا گزر چکا تھا جب بلال اور زین تیار ہو کہ شاہ کے کمرے میں آگئے شاہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا خود کو دیکھ رہا تھا یہ آپ نے اپنی قمیض کی بازو کیوں موری ہوئی ہیں (زین نے شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو کہ اپنی قمیض کی بازو اوپر کو گولڈ کر رہا تھا) عادت ہے جواب مختصر دیا گیا۔۔۔

سکن کلر کا کرتا پجامہ اور ساتھ میں کالی گھڑی پہنے شاہ بھی قیامت ڈھا رہا خود پہ پرفیوم چھڑکتے ہوئے شاہ نے آخری نظر خود پہ ڈالی اور تینوں کمرے سے باہر نکل گئے۔۔۔

وہ تینوں کمرے سے باہر آتے ہوئے اسی جانب بڑھ گئے جہاں ڈھولکی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا لان میں داخل ہوتے ہی شاہ کی نظر کرسی پہ بیٹھی مثل پہ پڑی جو پاؤں میں موج آنے کی وجہ سے نیچے سب کے ساتھ نہیں بیٹھی تھی۔

دنیا سے بے خبر شاہ اس حسین چہرے کو ہی دیکھی جا رہا تھا تبھی کسی نے شاہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھا (آہاں سیم سیم شاہ بھائی) زین کی آواز سن کر شاہ خیالی دنیا سے باہر آیا جبکہ شاہ نے یہ بات اب نوٹس کی تھی کہ اس کے اور مثل کے کپڑے ایک ہی رنگ کہ ہیں (کچھ خیال کہ آتے ہی شاہ دوبارہ اندر جانے کے لیے پلٹا) اب کیا ہوا آپ کو (زین نے تجسس سے پوچھا) نظر نہیں آ رہا تمہیں میرے اور مثل کے کپڑے ایک ہی رنگ کے ہیں میں بدلنے کا رہا ہوں (شاہ نے زمین کی جانب نظریں گاڑتے ہوئے مدہم آواز میں کہا) جب کہ زین اور بلال نے شاہ کو ٹی وی لاؤنچ پہ موجود صوفے پہ جا بٹھایا (دیکھیں سر اتنا غصہ ٹھیک نہیں ہوتا اور آپ جب غصے سے چلے گئے تھے تب ہی مثل آپ کے پیچھے آرہی تھی لیکن پاؤں میں موج آنے کی وجہ سے وہ پھر گرتے گرتے پچی) موج کے بارے میں سنتے ہی شاہ نے دونوں کی جانب حیرانگی سے دیکھا (کیا مثل کے پاؤں میں موج آئی تھی)۔

جی ہاں شاہ بھائی اس کے پاؤں میں موج آگئی تھی تبھی زین اسے سہارا دے کر صوفے پہ بٹھا رہا تھا (اب کی بار زین کی بات سن کر شاہ کو خود پہ غصہ آیا تھا) دیکھیں سر جلد بازی میں لیے گئے فیصلے ہمیشہ درست نہیں ہوتے ہمیں ایک طرف سے دیکھ کہ اندازہ نہیں لگانا چاہیے کیوں کہ آنکھوں دیکھا ہر دفع سچ نہیں ہوتا (بلال نے سنجیدگی سے ساری باتیں کی جس پہ شاہ کو واقعی شرمندگی ہوئی لیکن کچھ یاد آتے ہی شاہ دونوں پہ

برس پڑا (تم دونوں مجھے میسج کر کے بتا نہیں سکتے تھے) ہاہا ویری فنی شاہ بھائی ہم نے آپ کو اتنے میسجز کیے تھے لیکن آپ تو عاشقوں کی طرح رونے میں مصروف تھے) زین نے شاہ کے سوال سے چرتے ہوئے مزاحیہ انداز میں کہا (بس بس شاہ روتا نہیں ہے نئے عاشقوں کی طرح) شاہ نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جس پہ تینوں کے قہقہے بلند ہو گئے۔



ڈھولکی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا جبکہ ایک ساتھ بیٹھے وہ تینوں ایک ہی بات سوچ رہے تھے کہ اب مثل کو کیسے منایا جائے (ایسا کرتے ہیں شاہ بھائی دیکھتے ساتھ ہی کان پکڑ لینا) زین کب سے بالکل اپنے جیسا آئیڈیاز دے رہا تھا جبکہ اب کی بار شاہ نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا (اب تم کوئی بھی آئیڈیا نہیں دو گے زین) شاہ نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔

کچھ ہی دور بیٹھی مثل کی نظر اب جا کہ شاہ پہ پڑی تھی جبکہ شاہ کب سے اسی پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا اپنے اور شاہ کے کپڑوں کا رنگ ایک جیسا دیکھ کہ مثل کو ناجانے کیوں بہت خوشی ملی (میں پانی پی کہ آتی ہوں) پانی کا بہانا لگاتے ہوئے مثل کچن کی جانب آگئی جبکہ وہ جانتی تھی کہ شاہ اس کے پیچھے آئے گا (چلو شاہ آہ بھی جاؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے) مثل نے دل ہی دل میں خود سے کہا۔

مثل کچن میں موجود گلاس میں پانی ڈال رہی تھی تبھی اسے اپنے پیچھے سے قدموں کی آواز آئی جگ ٹیبل پہ رکھتے ہی مثل نے مڑ کر اپنے پیچھے دیکھا لیکن مثل کی سوچ سے بالکل الٹ وہاں شاہ نے بلکہ زیان کھڑا تھا

(تم ٹھیک ہو مثل اب درد تو نہیں ہو رہی) زیان نے فکر مندی سے مثل کی جانب بڑھتے ہوئے کہا (میں ٹھیک ہوں اب زیان) مثل نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے زیان کو واپس بھیجنا چاہا تاکہ شاہ دونوں کو پھر سے ایک ساتھ نہ دیکھ لے۔

ایسا کرو مجھے بھی پانی پلا دو (کچن میں موجود کرسی پہ بیٹھتے ہوئے زیان نے مسکراتے ہوئے مثل سے کہا) زیان کو جلدی سے پانی کا گلاس تھماتے ہوئے مثل کچن سے نکل آئی۔



وہ تینوں کرسیوں پہ بیٹھے مثل کو کچن کی جانب جاتا دیکھ رہے تھے کچھ ہی لمحوں شاہ بھی مثل سے بات کرنے کے لیے کچن کی جانب جانے لگے لیکن بلال نے زیان کو کچن میں جاتے پہلے ہی دیکھ لیا تھا (وہ دیکھو زین) بلال نے جلدی سے زین کو اطلاع دی (کہاں دیکھو) زین نے ادھر ادھر نظریں گھمائی۔ ارے ڈھکن انسان وہ دیکھو اب کی بار بلال نے زین کا منہ پکڑتے ہوئے کچن کی جانب دیکھا تھا وہ دونوں ہی زیان کو کچن میں جاتا دیکھ چکے تھے جبکہ اپنے فون میں مگن شاہ آہستہ آہستہ کچن کی جانب بڑھ رہا تھا۔

کچھ کرو زین اگر شاہ نے پھر سے مثل اور زیان کو ساتھ دیکھ لیا تو اب کی بار خیر نہیں (بلال نے فکر مندی سے زین سے کہا جسے سنتے ہی زین تیزی سے شاہ کے ساتھ جا کھڑا ہوا جبکہ بلال بھی زین کے پیچھے آگیا)۔

اب کیا مسئلہ ہے دونوں کو (اپنا فون بند کرتے ہوئے شاہ نے دونوں کی جانب دیکھا) وہ ہم نے پوچھنا تھا کہ مرینا کے میسجز نہیں آتے اب (بلال نے بات بدلتے ہوئے کہا)_____

نہیں شکر ہے نہیں آتے جواب سنجیدگی سے دیا گیا_____ وہ دونوں ناجانے کتنے فضول سوال شاہ سے کرنے لگے جس سے تنگ آتے ہوئے شاہ نے ایک گھوری سے دونوں کو نوازا اور آگے بڑھ گیا اتنے میں ہی مثل موج کی وجہ سے آہستہ آہستہ چلتی کچن سے باہر آرہی تھی_____

ہم پانی پی کر آتے ہیں (اب کی بار دونوں تیزی سے فرار ہو گئے کیونکہ وہ جانتے تھے اب زیان کو کچن میں روکے رکھنے کی باری ہے) دونوں کی حرکتیں شاہ کی سمجھ سے باہر تھیں سر نفی میں ہلاتے ہوئے شاہ مثل کی جانب جانے لگے_____

مثل آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آرہی تھی تبھی شاہ مثل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے ایک کمرے میں لے گیا (اللہ اللہ) مثل نے ڈرتے ہوئے شاہ کی جانب دیکھا جو دروازہ بند کرتے ہوئے اب اس کے سامنے کھڑا تھا_____

اہم اہم گلا کھنکھارتے ہوئے شاہ مثل کی جانب بڑھ رہا تھا مثل کو دروازے کے ساتھ لگائے شاہ نے اپنا بایاں ہاتھ دروازہ پہ جا رکھا جبکہ مثل پھٹی آنکھوں کے ساتھ شاہ کو ہی دیکھ رہی تھی (سننے میں آیا ہے کہ محترمہ ناراض ہیں مجھ سے) شاہ نے انتہائی معصومیت سے کہا جس پہ مثل نے سر نفی میں ہلایا جسے دیکھتے ہوئے شاہ کے ڈمپل نمایاں ہوئے_____

مثل کے دونوں گال کھینچتے ہوئے شاہ نے پیار سے کہا (تم بہت کیوٹ ہو مثل) جبکہ شاہ کی حرکتیں دیکھتے ہوئے مثل کو سانس لینا مشکل لگ رہا تھا (چھوڑو سب آؤ سیلفی لیتے ہیں ہمارے کپڑوں کے رنگ بھی ایک جیسے ہیں) شاہ نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے کہا جبکہ مثل حیرانگی سے پیچھے کو ہو گئی (مجھے نہیں لینی سیلفی) مثل نے انتہائی معصومیت سے لفظ ادا کیے جبکہ شاہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے مثل کی جانب دیکھا (ایسی کی تمیسی تمہاری کیوں نہیں لو گی) شاہ نے سر مثل کے قریب کرتے ہوئے سیلفی لے بھی لی جبکہ مثل حیران کھڑی شاہ کو ہی گھورتی رہی (ہائے کتنے پیارے لگتے ہیں ہم ماشاء اللہ) شاہ نے تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اپنا ایک ہاتھ مثل کے سر پہ رکھتے ہوئے مدہم آواز میں شاہ نے مثل کے قریب ہوتے ہوئے کہا (آج تم بہت پیاری لگ رہی ہو میں کیا کروں مثل) شاہ کی بات سنتے ہی مثل فوراً سے دور بھاگی (نہیں نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ صدقہ تو میں محترمہ کا روز دیتا ہوں لیکن آج تو میرا خیال ہے کہ مجھے خود کو آپ پہ وار دینا چاہیے) شاہ نے انتہائی رومنٹک انداز میں کہا جبکہ مثل نے شاہ پہ مکوں کی برسات کر دی (اچھا اچھا جا رہا ہوں) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے شاہ نے قہقہہ لگاتا ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔

کمرے میں موجود اپنے ہاتھ کا مکا بنائے کھڑی مثل شاہ کو سمجھنے سے قاصر تھی اس کا سانس تو جیسے گم ہی ہو گیا تھا جبکہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے مثل نے اپنی دھڑکنوں کی رفتار کا اندازہ لگایا (اللہ جی یہ آپ کی مخلوق کسی دن میری جان لے گی) مثل نے خود سے کہا اور خود کو سنبھالتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئی۔



باخدا وہ عزرائیل نہیں

پھر بھی لگتا ہے کہ جان لے لے گا



سب مہمان تقریباً جاچکے تھے اب سب گھر والے کھانا کھانے میں مصروف تھے ابھی دو تین یوں ہی مصروف گزرنے والے تھے کھانا کھاتے ہی سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے جا چکے تھے۔

رات کے تقریباً بارہ بج رہے تھے جب مشل نے آنکھیں ملتے ہوئے فون پہ آیا ہوا میسج دیکھا میسج کھولتے ہی شاہ اور مشل کی تصویر سامنے آگئی (اللہ شاہ بھی نا) مشل نے دل ہی دل میں کہا۔

جناب یہ ڈلیٹ کریں فوراً (مشل نے فوراً میسج سینڈ کیا)

یہ تو ممکن ہی نہیں (جواب فوراً دیا گیا)

دونوں آن لائن شو ہو رہے تھے جبکہ مشل کے ساتھ لیٹی عازہ بھی سمجھ چکی تھی کہ دونوں ایک دوسرے سے ہی بات کر رہے ہیں۔

شاہ میں بہت آرام سے آپ کو کہہ رہی ڈلیٹ کریں □

محترمہ مکے میں آپ کے کھا چکا ہوں اور مزید تشدد برداشت کرنے کی بھی ہمت رکھتا ہوں □

(شاہ کا میسج دیکھ کہ مشل کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی)

اچھا شاہ ابھی سو جائیں بہت ٹائم ہو گیا ہے

جی نہیں محترمہ آج مجھے آپ سے باتیں کرنی ہیں □

کچھ ہی لمحوں بعد شاہ نے ایک تصویر مثل کو سینڈ کی جس میں شاہ اور مثل کی سیلفی شاہ نے اپنے فون کی ہوم سکرین پہ لگا رکھی تھی

سکرین شاٹ دیکھتے ہی مثل کو دھچکا سا لگا

شاہ یہ کیا کر دیا آپ نے □

کیا کر دیا محترمہ میں نے □

آپ نے ہماری پک فون وال پیپر پہ کیوں لگائی □

اس لیے تاکہ میں صبح آٹھوں تو اٹھتے ساتھ ہی محترمہ کا چہرہ دیکھوں

دونوں رات کو ناجانے کب تک باتیں کرتے رہے

آخری میسج شاہ نے بھیجا جسے مسکراہٹ کے ساتھ پڑھتے ہوئے دونوں سو گئے

وہ جب تمہارے بال سفید ہو جائیں گے۔ □ تمہارے چہرے پر نشان پڑ جائیں گے □ ♥ □ چلا بھی نہیں

جائے گا □ تمہاری آواز میں کپکپاہٹ آجائے گی □ میں تب بھی تم سے اتنا ہی پیار کروں گا □

♥ □

مثل کے پاؤں میں موج آجانے کی وجہ سے آج مثل

باقی سب کے ساتھ ڈانس پریکٹس نہیں کر رہی تھی جبکہ مثل کی ڈانس نہ کرتا دیکھ شاہ کو بہت اطمینان ملا تھا یہ دن ایسے ہی مصروف گزر گیا کل لاہور سے سب اسلام آباد شادی اٹینڈ کرنے کے لیے آنے والے تھے



اگلی روز صبح ناشتہ کہ بعد ہی سب اسلام آباد آچکے تھے سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے تبھی ضوریز شاہ نے شاہ کے قریب ہوتے ہوئے کہا (کیا تم اپنا سر پرانز نہیں دیکھنا چاہتے) ضوریز شاہ کی بات سن کر شاہ نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے کہا (آف کورس دیکھنا چاہوں گا ڈیڈ) ضوریز شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا (ٹھیک ہے تو باہر جاؤ وہیں ہے تمہارا سر پرانز) ضوریز شاہ کی بات سنتے ہی شاہ باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ ادھر ادھر نظریں دورانیے پر شاہ کو کچھ بھی خاص نہیں ملا

تبھی گاڑی میں سے کسی کو نکلتا دیکھ شاہ غور سے اس کی جانب دیکھنے لگا وہ اور کوئی نہیں شاہ کا بڑا بھائی آزان شاہ تھا حیرانگی سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھتے ہوئے شاہ نے آگے بڑھ کر گلے لگا لیا (کیسا لگا میرا سر پرانز) آزان نے شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا (لیکن آپ کو بتانا چاہیے تھا بھائی) اندر کی جانب بڑھتے ہوئے دونوں باتیں کرنے میں مصروف تھے (آزان کو دیکھتے ہی شاہ کی طرح باقی سب بھی بہت حیران ہوئے تھے سب آپس میں ملتے ہوئے کافی دیر باتیں کرنے لگے

کل کی نسبت آج مثل کا پاؤں تقریباً ٹھیک ہو چکا تھا جس کی وجہ سے مثل بھی سب کے ساتھ ڈانس پریکٹس کرنے میں مصروف تھی ان سب کو آج ہی اپنا ڈانس مکمل کرنا تھا کیونکہ مہندی کا فنکشن کل ہی منعقد کیا گیا تھا۔

ڈانس پریکٹس سے فارغ ہوتے ہوئے مثل شاہ کے ساتھ صوفیہ پہ آبیٹھی (مجھے پتا تھا شاہ آپ مان جائیں گے) مثل نے اپنی بتیسی نمایاں کرتے ہوئے کہا جبکہ شاہ نے ایک نظر مثل پہ ڈالی اور سنجیدگی سے کہنے لگا (یہ آپ کی غلط فہمی ہے محترمہ کہ میں مان گیا ہوں اگر آپ میرے نکاح میں ہوتی تو میں تو آپ کو ڈانس پریکٹس بھی نا کرنے دیتا) شاہ کی بات کو انور کرتے ہوئے مثل نے ایک دفع پھر اپنی بتیسی نمایاں کی اور کہنے لگی (کوئی بات نہیں شاہ میں آپ کو منالوں گی) اب کی بار مثل کی بات سنتے ہوئے شاہ اپنے ڈمپل نمایاں کرتے ہوئے صوفیہ سے اٹھ گیا۔

شاہ اپنی بات سے پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا اس کے دماغ میں یقیناً کوئی نا کوئی پلان چل رہا تھا۔

مہندی کے فنکشن کی تیاری صبح سے ہی شروع ہو چکی تھی جو کہ گھر میں ہی ہونا تھا ناشتے کے بعد سے سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے جب کے لڑکیاں ابھی مہندی لگوا کر آئی ہی تھیں۔

ابھی تو عید والی مہندی بھی ٹھیک سے نہیں آتی تھی (عائزہ نے اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا) ہاں نا اب پتا نہیں اس کا کتنا رنگ آتا ہے (مثل نے عائزہ کی بات کا جواب دیا) تو اب کیا تم لڑکیاں ایسے ہی بیٹھی رہو گی (زین جو کہ لائٹنگ چیک کر رہا تھا آئی برو اچکاتے ہوئے کہنے لگا) ظاہر ہے اب ہم کام کریں گے تو

ہماری مہندی خراب ہو جائے گی (مثل نے اپنی مہندی کو پھوک مارتے ہوئے کہا جسے وہ سکھانے کی کوشش کر رہی تھی) _____

اتنے میں ہی چائے کا کپ پکڑے شاہ بھی ان کی جانب آگیا (ہوگئی تیاری ڈانس کی) شاہ نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا (جی ہاں ہوگئی) مثل نے انتہائی تابعداری سے بتایا نمایاں کرتے ہوئے کہا جس پہ مثل کو مختصر سا جواب موصول ہوا (آہاں) جب کے شاہ نے مسکراتے ہوئے زین کی جانب دیکھا _____

شاہ اپنا سارا پلان رات کو ہی زین اور بلال کو سمجھا چکا تھا لیکن سب کو ایکساٹڈ دیکھ شاہ دل ہی دل میں ہنسنے لگا _____

اچانک ہی مثل کی چیخ نکل گئی جسے سنتے ہی چائے شاہ کے حلق میں اٹک گئی گلا کھنکھارتے ہوئے شاہ نے بمشکل لفظ ادا کیے (استغفر اللہ مثل کیا ہو گیا ہے) جبکہ سب نے مثل کی جانب دیکھا تو مثل کا رنگ فک ہو چکا تھا _____

شاہ یہ زرا جلدی سے میرا رزلٹ چیک کرنا میرے ہاتھوں پہ مہندی لگی ہے (مثل نے گھبراتے ہوئے شاہ سے کہا) اوکے دیکھتا ہوں تم بیٹھ تو جاؤ کچھ نہیں ہوتا جیسے پیپر ز دیے ہیں ویسا ہی رزلٹ آیا ہوگا (شاہ مزاحیہ انداز میں کہتے ہوئے چائے کا کپ ٹیبل پہ رکھے رزلٹ چیک کرنے لگا) _____

ہائے مثل تم تو گئی (زین نے مثل کی گبراہٹ میں مزید اضافہ کیا جبکہ زیان مسلسل مثل کو ہمت دے رہا تھا) چلو بھی شاہ آپ کو اتنا ٹائم کیوں لگ رہا ہے (مثل نے چڑتے ہوئے شاہ سے کہا جو مزے سے چائے

کے آپ لیتے ہوئے فون میں کچھ دیکھ رہا تھا (منہمکن اپنا رول نمبر بتاؤ) شاہ نے انتہائی سنجیدگی سے کہا جسے سنتے ہی مثل نے جھٹ سے اپنا رول نمبر بتا دیا۔

کچھ دیر کی خاموشی کو شاہ نے توڑا (وہ دراصل مثل دیکھو تم نے رونا نہیں ہے) شاہ کی بات سنتے ہی مثل کا دل بند ہونے کو تھا (وہ جو تم نے انگریز دیے تھے نا تھرڈ یئر کے اس میں محترمہ آپ کا اے گریڈ آیا ہے بہت مبارک ہو) پہلے کی بات انتہائی سنجیدگی سے کہتے ہوئے شاہ آخر میں مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا جبکہ یہ مثل کے لیے بہت بڑی خوشخبری تھی خوشی میں مثل نے ناجانے کب شاہ کو گلے لیا مثل کو خود نہیں پتا چلا جبکہ اچانک ہی یاد آنے پہ مثل نے ایک زور دار مکا شاہ کو دے مارا (آہ مثل اب یہ کیوں مارا ہے) شاہ نے کراہتے ہوئے کہا (پہلے کیوں مجھے ڈرایا تھا) مثل نے گھوڑی ڈالتے ہوئے کہا جس پہ سب کے قہقہے بلند ہو گئے جبکہ اچانک ہی یاد آنے پہ مثل نے اپنی مہندی کی جانب دیکھا جو کہ مکا مارنے کی وجہ سے تھوڑی سی خراب ہو چکی تھی (یہ دیکھو شاہ میری مہندی خراب ہو گئی) مثل نے انتہائی معصومیت سے کہا (کوئی بات نہیں مثل رنگ آگیا ہوا ہے اس کا اب منہ نہ بناؤ جا کہ سب کو اپنے زلٹ کا بتاؤ) شاہ نے مزاحیہ انداز میں کہا جسے سنتے ہی مثل خوشی خوشی سب کو اپنے زلٹ کا بتانے چلی گئی۔



رات کے تقریباً ساڑھے سات بج رہے تھے جبکہ گھر میں ہر طرف افراتفری کا عالم تھا سب مہمان ابھی سے آنا شروع ہو گئے تھے مہندی کے فنکشن کے لیے مثل کمرے میں تیار ہو رہی تھی جبکہ عائرہ کچھ کام کا کہہ

کر ابھی باہر نکلی تھی کچھ ہی لمحوں کے بعد شاہ پاؤں سے دروازہ کھولتے ہوئے اندر آگیا جبکہ شیشے میں دیکھتے ہوئے مثل بالیاں پہننے میں مصروف تھی جب اچانک ہی دھرام کی آواز سن کر مثل نے فوراً ہی دروازے کی جانب دیکھا (اللہ شاہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور آپ سے آرام سے دروازہ بند نہیں ہوتا) مثل نے اپنے دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے ہوئے کہا جبکہ مثل کی بات کو انور کرتے ہوئے شاہ بولنے لگا (ماشاء اللہ ماشاء اللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں محترمہ آپ تو) _____

مہندی کے فنکشن کی مناسبت سے سب لڑکیوں نے ہلکے پیلے رنگ کے لہنگے جبکہ شاکنگ پنک رنگ کے بلاؤز پہن رکھے تھے جس کا ساتھ ہلکے پیلے رنگ کا ہی دوپٹہ زیب تن کیا ہوا تھا دوسری طرف لڑکوں نے سفید رنگ کے پاجامہ کڑتا اور ساتھ میں ہلکے پیلے رنگ کی ویس کوٹ پہن رکھی تھی جس پہ شاکنگ پنک رنگ کے پھول بنے ہوئے تھے _____

اپنی قمیض کی بازوؤں پر چڑھاتے ہوئے شاہ مثل کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے ڈمپل نمایاں کرنے لگا جبکہ مثل کسی بت کی طرح کھڑی شاہ کی جانب ہی دیکھتی رہی (اچھا چھوڑو سب یہ گھڑی تو بند کر دو زرا) شاہ نے اپنی جیب سے گھڑی نکالتے ہوئے کہا جسے پکڑ کر مثل نے شاہ کہ ہاتھ پہ باندھ دی مسکراہٹ کے ساتھ مثل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شاہ کمرے سے باہر نکل آیا _____

مل وہیں ساکت کھڑی ابھی بھی اسی شخص کے بارے میں سوچ رہی تھی جو کہ کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا _____

کالے جوڑے پر ہی موقوف نہی جلوے...!!

وہ سفید بھی پہنیں تو غضب لگتے ہیں... ♡ □ □

مثل اپنے خیالوں میں گم تھی تبھی عائرہ کے کرے میں داخل ہونے پہ مثل خیالوں کی دنیا سے باہر آئی
(چلو مثل جلدی کرو پھر نیچے چلتے ہیں) لپسٹک لگاتے ہوئے عائرہ نے مثل سے کہا _____

♡ □

شاہ مزے سے لان میں کھڑا ساری تیاریاں دیکھ رہا تھا جبکہ بلال اور زین کتنی ہی دیر سے کچھ حل نکالنے کا سوچ رہے تھے (یار کیا کریں اب زین) بلال کو شاہ کی دھمکی یاد آگئی جو کہ شاہ نے رات کو ہی دونوں کو دی تھی (اگر مہندی پہ مثل نے ڈانس کیا تو میں تم لوگوں کی معافی والی وائس ریکارڈنگ سپیکرز پہ چلا دوں گا) بلال کو سوچ کہ ہی کچھ ہو رہا تھا (یار بلال کیا کریں اب) زین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا (میرے پاس ایک آئیڈیا ہے) بلال نے بتیسی نمایاں کرتے ہوئے کہا جبکہ بلال کی بات سن کر زین کی بتیسی خود بخود ظاہر ہونے لگی _____

سب مہمان آچکے تھے مہندی کا فنکشن مکمل جوش و خروش سے منایا جا رہا تھا شاہ کرسی پہ بیٹھے سب کو دیکھنے میں مصروف تھا تبھی اچانک اپنے ساتھ کرسی پہ لڑکی کو بیٹھا دیکھ شاہ حیران ہو گیا اور فوراً اٹھ کے بلال اور زین کے ساتھ آکھڑا ہوا جبکہ وہ لڑکی ابھی بھی دور سے شاہ کو ہی گھورنے میں مصروف تھی _____

اب ڈانس کرنے کا وقت آچکا تھا سب ہی ڈانس کرنے کے لیے تیار تھے جبکہ بلال اور زین ٹھیک موقع کی تلاش میں تھے عائرہ بے دھیانی سے اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے سیٹج کی جانب ہی آرہی تھی جب زین ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ پکڑے ہوئے سیدھا عائرہ سے جا ٹکرایا اچانک ٹکرانے کی وجہ سے عائرہ دھرام سے زمیں پہ جاگری جبکہ کھانے سے بھری پلیٹ عائرہ پہ گرنے کی وجہ سے اس کے کپڑے بھی خراب ہو چکے تھے زین بخوبی جانتا تھا کہ عائرہ اب اس کا کیا حال کرنے والی انتہائی معصومیت سے عائرہ کی جانب دیکھتے ہوئے زین پہلے ہی معافیاں مانگنے لگا جبکہ بلال سب کو مصروف دیکھ کر سپیکرز کی تار کاٹ چکا تھا۔

عائرہ لال چہرہ کیے زین کو بھی اپنے ساتھ اندر لے گئی جبکہ زین کو عائرہ سے بچانے کے لیے شاہ اور بلال بھی اندر کی جانب چل دیے (تمہیں نظر نہیں آتا کیا زین) عائرہ نے چیخ کر زین سے کہا (ایم سوری مجھے نہیں پتا چلا) زین کی معصومیت کی کوئی انتہا نہ رہی جبکہ عائرہ سب کچھ بھول کر زین پر برس رہی تھی تقریباً پانچ دس منٹ تک شاہ اور بلال خاموشی سے کھڑے سب سنتے رہے۔

ٹھیک ہے عائرہ اس انف کتنے کے تھے تمہارے یہ کپڑے میں تمہیں نئے لے دوں گا (شاہ نے بات کو ختم کرنے کے لیے سنجیدگی سے کہا) شاہ بات کپڑوں کی نہیں ہے عائرہ ابھی بات کر کر رہی تھی جب شاہ نے اسکی بات کاٹی (بات کپڑوں کی نہیں ہے تو کیا بات ہے عائرہ اس نے اتنی دفع معافی بھی تو مانگی ہے) شاہ نے نرم لہجے میں کہا (چلو ٹھیک ہے میں اس کے حصے کی معافی بھانگ لیتا ہوں) شاہ جانتا تھا کہ زین اور بلال نے یہ سب شاہ کے کہنے پہ ہی کیا اسی لیے معافی مانگنا شاہ نے بہتر سمجھا۔

نہیں نہیں (شاہ کو معافی مانگتا دیکھ عازہ نے فوراً سے کہا) ڈیٹس ۱۱ گڈ گرل (شاہ نے مسکراتے ہوئے عازہ سے کہا اور تینوں باہر کی جانب چل دیے جبکہ وہیں ساکت کھڑی عازہ خود سے باتیں کرنے لگی) واللہ شاہ تم نہیں جانتے میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں تمہارا یوں پیار سے مجھ سے بات کرنا ہی میرے لیے کافی ہے اور عنقریب تم میرے ہو جاؤ گے شاہ (دل ہی دل میں کہتے ہوئے عازہ شاہ کو جاتا دیکھ رہی تھی پھر کچھ ہی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔۔



دیک پھر مانتے ہیں نا ہمیں ہم نے ڈانس کینسل کروا ہی دیا (زین نے شاہ کے قریب ہوتے ہوئے کہا جسے سنتے ہی شاہ کے ڈمپل نمایاں ہو گئے) مہندی کا فنکشن اٹینڈ کرنے کے بعد سب چھت پہ بیٹھے چائے پیتے ہوئے باتیں کر رہے تھے (چلو بہن اب بس بھی کردو دکھ منانا) بلال نے مثل کو سمجھاتے ہوئے کہا جو کب سے ایک ہی بات کی رٹ لگائے ہوئے تھی کہ اس نے اتنے مشکل سے ڈانس ریڈی کیا تھا۔۔۔ سارے باتیں کرنے میں مصروف تھے جبکہ مثل کے ڈرامے دیکھتے ہوئے اب سب کو مثل پہ ہنسی آرہی تھی پر جیسے ہی شاہ مثل کی دکھ بھری کہانی سن کر ہنسنے لگتا مثل اسے ایک گھوری دکھا کر چپ کروا دیتی سب مزے سے انجوائے کر رہے تھے لیکن روز کے برعکس عازہ آج بالکل خاموش سی تھی لیکن شاہ عازہ کی نظریں خو پہ بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

شاہ کو یہ سب جب عجیب لگنے لگا تو شاہ نے عازہ کی جانب دیکھتے ہوئے نرم لہجے سے پوچھا (عازہ سب خیریت ہے) شاہ کی آواز سنتے ہی عازہ اپنے خیالوں سے باہر آئی اور فوراً ہی سر ہاں میں ہلانے لگی (گلتا ہے اسے ابھی بھی لہنگے کا غم لگا ہوا ہے) زین نے مزاحیہ انداز میں کہا جسے سنتے ہی سب کے قہقہے بلند ہو گئے (عازہ ڈونٹ وری میں کل ہی تمہیں دلا دوں گا) شاہ نے شرارتی انداز میں کہا لیکن عازہ سنتے ہی خوش ہو گئی (ٹھیک ہے تو ہم کل صبح ہی چلیں گے) عازہ کی بات سنتے ہی سب پھر سے ہسنے لگے (توبہ ہے عازہ تم بھی نا) زین نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا _____

بارات کی صبح ہی شاہ کسی کام سے باہر چلا گیا جبکہ آج ساری لڑکیوں کا پلان پارلر سے تیار ہونے کا تھا بارات کی تیاریوں میں ہر طرف افراتفری کا عالم تھا _____

دوپہر کے دو بج رہے تھے جب شاہ کام ختم کر کے گھر واپس آیا (سر کہاں چلے گئے تھے آپ) بلال نے تجسس سے پوچھا تھا (کچھ نہیں بس تھوڑا کام تھا) شاہ نے مدہم آواز میں جواب دیا _____

لیکن جہاں تک میرا خیال ہے کمپنی کا کام تو ادھر کوئی بھی نہیں (بلال نے آئی برو اچکاتے ہوئے کہا) وہ میں اسی ڈسٹینیشن پہ گیا تھا جہاں پہ مثل کو کڈنیپ کیا گیا تھا (شاہ کی بات سنتے ہی بلال اور زین نے سر پہ ہاتھ رکھ لیا) یار شاہ بھائی بس بھی کر دیں بہت پرانی بات ہو چکی ہے اب تو بھول جائیں اسے (زین نے صوفے کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے کہنے لگا) تمہیں کیا لگتا ہے میں پاگل ہوں جو گڑھے مردے اکھیروں گا (شاہ نے پھر سے مدہم آواز میں کہا) تو کیا بات ہے سر کچھ ہوا ہے کیا پھر (بلال نے تجسس سے پوچھا) وہ جو بھی تھا

بلال وہ جانتا تھا کہ مثل میرے پیلے بہت عزیز ہے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مثل کو بچانے کے لیے میں ضرور آؤں گا تب ہی وہ مجھے مار دے گا پر بات یہ ہے کہ دشمنی کا بنا پر چل رہی مجھے وجہ تو پتا ہو تا کہ میں جواب دوں (شاہ آہستگی سے زین اور بلال سے کہنے لگا) جو بھی بات ہے شاہ بھائی فلاح چھوڑ دیں شادی چل رہی ہے ابھی شادی پہ دھیان دیں پھر اس بارے میں کچھ سوچتے ہیں (زین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا جس پہ شاہ نے ہاں میں سر ہلا دیا) _____

تو عازہ میڈیم جانا ہے پھر شاپنگ کرنے (شاہ نے میز پر سے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا) شاہ کی بات سنتے ہی عازہ میں بجلی سی دور گئی (آف کورس جانا ہے شاہ) تو ٹھیک ہے سب ہی چلتے ہیں دس منٹ میں تیار ہو جاؤ (شاہ کی بات سنتے ہی عازہ کا منہ اتر سا گیا وہ سمجھ رہی تھی کہ شاہ صرف اسے شاپنگ کروانے کے جا رہا ہے) _____



کچھ ہی دیر بعد سب تیار ہو کہ شاپنگ کے لیے نکل پڑے جبکہ شاہ ویز مصروف ہونے کی وجہ سے بڑوں کے ساتھ گھر پہ ہی رہا۔ _____

شاپنگ مال میں جاتے ہی عازہ اپنے لیے کپڑے پسند کرنے لگی شاہ فون میں کچھ دیکھ رہا تھا جب اچانک ہی عازہ بول پڑی (شاہ اگر میں نے کوئی مہنگے کپڑے لے لیے تو شاپنگ کروانے سے منع تو نہیں کر دو گے)

عائزہ کی بات سنتے ہوئے شاہ کو ہنسی آگئی (آف کورس نوٹ تمہیں جتنے کا بھی لینا ہے لے لو جب میں نے تمہیں کہا ہے تو دلاؤں گا بھی) شاہ کی بات سنتے ہی عائزہ پھر سے کپڑے دیکھنے لگی۔

کچھ ٹائم کے بعد ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے لگے جس کے بعد مشل آئس کریم کی زد لگائے وہیں بیٹھی رہی (مجھے آئس کریم کھانی ہی ہے) مشل نے انتہائی معصومیت سے کہا جس کا جواب زیان نے دیا (مشل یار تمہاری طبیعت خراب ہو جائے اور ویسے بھی یہ موسم نہیں ہے آئس کریم کھانے کا) سب نے مشل کو سمجھانا چاہا لیکن مشل ٹس سے مس نہ ہوئی (اوکے انف) شاہ نے مشل کی موٹر جیسی زبان کو بند کروایا (میں منگواتا ہوں) تخیل سے کہتے ہوئے شاہ نے آرڈر دے دیا اور کچھ ہی دیر بعد سب آئس کریم کھانے میں مصروف ہو گئے۔



شام کے پانچ بج رہے تھے بلال اور شاہ بیڈ پہ جب کہ زین صوفی پہ لیٹا ہوا تھا کمرے میں گھپ اندھیرا تھا تینوں ہی نیم مدہوشی میں تھے تبھی اچانک دروازے کی کھٹکھٹاہٹ سے تینوں چڑ گئے (یار اب کون ہے) زین نے نیم مدہوشی میں کہا (پوچھو زرا کون ہے) بلال نے منہ پر سے تکیہ اٹھاتے ہوئے کہا (نہیں یار تم ہی پوچھ لو) زین نے اکتاہٹ سے کہا جبکہ اوندھے میں بیڈ پہ لیٹے ہوئے شاہ نے دونوں سے تنگ آتے ہوئے خود ہی کہا (جی کون ہے) میں ہوں شاہ جواب فوراً ہی آیا (ایک منٹ مشل ابھی اندر نا آنا) شاہ کی بات سنتے ہی بلال اور زین نے فوراً ہی شاہ کی جانب دیکھا جبکہ شاہ اٹھ کے کمرے کی لائنس آن کرنے لگا (تم دونوں

نے شرٹ پہنی ہے) اپنی آنکھیں ملتے ہوئے شاہ نے دونوں سے پوچھا بلال نے شرٹ پہلے ہی پہنی ہوئی تھی جبکہ زین کی شرٹ کے سارے بٹن کھلے ہوئے تھے (اوائے ہیرو شرٹ کے بٹن بند کرو) بیڈ سے تکیہ اٹھاتے ہوئے شاہ نے زین کو دے مارا کیوں کے وہ بخوبی جانتا تھا زین اتنی جلدی اٹھنے والا نہیں۔

کچھ ہی لمحوں بعد زین اپنی شرٹ کے بٹن بند کر چکا تھا جبکہ شاہ بھی اپنی شرٹ پہنے ہوئے تھا تینوں انتہائی تمیز دارانہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے (مثل آجاؤ) شاہ کی آواز سنتے ہی مثل اندر آگئی (زرا ہمیں پارلر چھوڑ آئیں ہم باہر ہیں آپ لوگ بھی آجائیں) مثل تیزی سے کہتی ہوئی باہر نکل گئی تبھی زین رونے کے انداز میں بولا (یار ہم سو رہے تھے) اب کر بھی کیا سکتے ہیں چلو اٹھو چلیں۔



لڑکیوں کو پارلر چھوڑ کر گھر آئے تو زین نے کچھ یاد آنے پر سب سے بولا (میرا خیال ہے ہمیں بھی تیار ہو جانا چاہیے سات بجے سہرا بندی ہے اور پھر کام بھی تو کرنے ہی ہوں گے) زین کی بات پہ سب متفق ہوتے ہوئے تیار ہونے لگے۔

تقریباً ساڑھے چھ بج رہے تھے جب شاہ کو مثل کی کال آئی (شاہ ہمیں لینے آجائیں) مثل سے کال پہ بات کرنے کے بعد سب کو مصروف دیکھتے ہوئے شاہ سب کو لینے خود ہی چلا گیا۔

شاہ نے گاڑی پارلر کے باہر روکی اور شاہ کی کال سنتے ہی سب گاڑی میں آبیٹھیں افراتفری کے عالم میں شاہ مثل کی جانب غور سے دیکھ ہی نہیں پایا۔

ہاں زین بس آرہا ہوں (گھر سے مسلسل کالز آنے کی وجہ سے شاہ نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی سہرا بندی کی تقریب شروع ہونے ہی والی تھی گھر پہنچ کر شاہ گاڑی پارک کرنے لگا جبکہ سب گاڑی سے اتر کر گھر میں داخل ہو گئیں شاہ بھی گاڑی سے اترتا ہوا لان میں سب لڑکوں کی جانب بڑھ گیا۔

بارات کا دن کافی مصروف تھا شاہ کو مثل کی جانب دیکھنے کا وقت ہی نہ ملا۔ سہرا بندی کی تقریب شروع ہو چکی تھی سب لڑکیاں بھی اپنے اپنے دوپٹے سیٹ کرتی ہوئی آگئیں مہندی کی طرح آج بھی سب نے ایک جیسے رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے (سب لڑکیوں نے کالے رنگ کی اونچی قمیضوں کے ساتھ کالا ہی پجامہ جبکہ مارون رنگ کا دوپٹہ زیب تن کیا ہوا تھا اس کے برعکس لڑکوں کی شلوار قمیض بھی کالے رنگ کی تھی جس پہ سب نے کالے ہی رنگ کی شال لے رکھی تھی)۔

سہرا بندی کے بعد زیان شاہ بلال اور زین سب مہمانوں ہال میں جانے کے لیے گاڑیوں میں بیٹھنے لگا جبکہ آخری گاڑی زیان بلال اور زین کے ساتھ بیٹھتے ہوئے سب ہال کی جانب چل دیے۔

ہل پہنچتے ہی بارات کا استقبال بہت جوش و خروش سے کیا گیا اتنی مصروفیات میں جب اچانک ہی شاہ کو مثل کا خیال آیا تو اس نے اپنے چاروں پہر نظریں دورا کر دیکھیں لیکن مثل کو کہیں نہیں پایا تبھی زین شاہ کا بازو تھامتے ہوئے کچھ دکھانے کے لیے لے گیا۔

شاہ ہال میں کھڑا کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا تبھی ایک لڑکی شاہ کے ساتھ آکھڑی ہوئی اسے دیکھتے ہی شاہ پہچان گیا یہ وہی لڑکی تھی جو مہندی پہ شاہ کے ساتھ آ بیٹھی تھی کال کٹ کرتے ہی شاہ اس لڑکی کی

جانب پلٹا (جی محترمہ کوئی کام تھا) لفظ مہذب انداز میں بولے گئے (جی وہ مجھے آپ کا نمبر چاہیے تھا) لڑکی کی بات سنتے ہی شاہ کو دھچکا سا لگا امید شاہ کو اسی بات کی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ لڑکی اتنی سٹریٹ فارورڈ ہوگی (اپنا گلے کھنکھارتے ہوئے شاہ نے ایک دفع پھر پوچھا) (اہممم ایکسیوز می محترمہ آپ نے کیا کہا) جی میں نے یہی کہا کہ مجھے آپ کا نمبر چاہیے (لڑکی کی بات سنتے ہی شاہ سیدھا ہو کہ کھڑا ہو گیا) آہاں تو محترمہ بات کچھ ایسی ہے کہ میں تو شادی شدہ ہوں (شاہ کی بات سنتے ہی لڑکی انتہائی شرمندہ ہو گئی) اوہ ایم ریلی سوری مجھے پتا نہیں تھا لڑکی معافی مانگتے ہوئے فوراً ہی غائب ہو گئی۔

شاہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پلٹا تبھی ایک فون کی سکرین شاہ کے سامنے آئی جس میں شاہ کی اور اسی لڑکی کی ابھی کی پک موجود تھی

شاہ کا ہاتھ بالوں میں ہی ساکت ہو گیا شاہ نے نظریں اٹھا کر سامنے موجود دو بندوں کو دیکھا (یار ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا تم لوگ سوچ رہے) شاہ نے زین اور بلال کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

نہ نہ ایسے کیسے شاہ بھائی ہماری کچھ شرائط ہیں (زین نے فون جیب میں ڈالتے ہوئے کہا) کونسی شرائط ہیں جناب آپکی (شاہ نے دونوں۔ بازوں سینے پہ رکھتے ہوئے کہا) وہ ہم وقت آنے پہ بتائیں گے (بلال نے بتیسی نمایاں کرتے ہوئے کہا ابھی آئیں کھانا کھائیں) دونوں کی حرکتیں دیکھتے ہوئے وہ سر نفی میں ہلانے لگا اور دونوں کے ساتھ چل دیا۔

سب لوگ کھانا کھانے میں مصروف تھے تبھی شاہ کے فون کی بیل بجی مرینا کا نام دیکھتے ہی شاہ حیران سا ہوا لیکن مصروف ہونے کے باعث فون کاٹتے ہوئے شاہ پھر سے کھانا کھانے لگا۔



ولیم کی تیاری کے لیے شاہ، زیان، بلال اور زین کے علاوہ مثل، عازہ سارا اور عائشہ بھی گھر رخصتی سے پہلے ہی پہنچ گئے گاڑیاں پارکنگ میں روکتے ہوئے سب اندر کی جانب چل دیے۔

سب ولیم کا سامان سجانے میں مصروف تھے تبھی شاہ مثل کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے کچن میں لے گیا (اللہ شاہ کیا ہو گیا ہے) مثل نے پھولتے سانس سے کہا (تیار ہو کے مجھے دیکھانا نہیں تھا کیا) شاہ نے اپنی آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا (آپ ہی تو لینے آئے تھے سب کو) مثل نے معصومیت سے کہا۔

خیر چھوڑو اب دیکھ لیا میں نے بہت پیاری لگ رہی تم ماشاء اللہ آؤں سیلفی لیں (تیزی سے کہتے ہوئے شاہ مثل کے ساتھ سیلفی لے کے کب باہر چلا گیا مثل کو پتا بھی نہ چلا) اففف اللہ شاہ بھی سرنفی میں ہلاتے ہوئے مثل بھی باہر آکر سب کی مدد کرنے لگی۔



روز کے برعکس آج بس شاہ اور مثل ہی تھے یہ موجود تھے باقی سب تھک جانے کی وجہ سے پہلے ہی کمروں میں جا چکے تھے

مثل کی طرح اپنے سارے دن کے بارے میں بتائی جا رہی تھی جبکہ شاہ اس کی باتیں سن کر اپنی ہنسی نہیں روک پا رہا تھا (مثل اگر تمہارا دوپٹہ اتنا ہی بھاری تھا تو کوئی اور لے لیتی) اپنی ہنسی کو بمشکل روکتے ہوئے شاہ نے مثل سے کہا جو کب سے اپنی اور اپنے دوپٹے کی دکھ بھری کہانی سن رہی تھی۔

(کافی دیر سے مثل کی باتیں سننے کے بعد اب شاہ بولنے لگا (آج کالے رنگ میں تو آپ قیامت ڈھا رہیں تھی محترمہ) شاہ کی بات سنتے ہی مثل کے گال لال ہو گئے۔

یہ دیکھو زرا شاہ نے اپنا فون آگے بڑھاتے ہوئے اپنی اور مثل کی گئی سیلفی دکھائی جس پہ مثل ایک دفع پھر شرم سے لال ہو گئی۔

واللہ

آپ کی مسکراہٹ دیکھ ہم۔ ہوش گنوا بیٹھے ہیں

ہم ہوش میں آئے ہی تھے کہ آپ پھر مسکرا بیٹھے ہیں

شاہ نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے لفظ ادا کیے

جبکہ ایک زور دار مکا مثل نے شاہ کو دے مارا (ہائے مثل اب یہ کیوں مارا ہے) شاہ نے اپنے کندھے کو سہلاتے ہوئے کہا (تو اور کیا ماروں نا آپ کو شرم ہی نہیں آتی) مثل نے جھوٹا غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے محترمہ ساری باتیں مانی جائیں گی آپ کی سارے ناز اور نکھرے بھی اٹھائے جائیں گے لیکن ایک بات یاد رکھنا مثل محبت میں شامل کوئی تیسرا نہ ہو (شاہ نے مثل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سنجیدگی سے کہا)۔

آج روز کے برعکس سب تھکان کی وجہ سے سست ہوئے پڑے تھے آج شاہ ویز کی شادی کا آخری دن تھا جس کی تیاری پچھلے ایک ماہ سے کی جا رہی تھی۔ ناشتہ کرتے ہوئے کومل پھوپھو نئی نویلی دلہن کا سب سے تعارف کروا رہیں تھیں وہ ایک سلجھی ہوئی اور ذہین لڑکی تھیں چونکہ ناشتہ ایک دو بجے کیا جا رہا تھا اسی لیے ناشتہ کہ فوراً بعد مہک (شاہ ویز کی بیگم) کو پارلر بھیج دیا گیا تھا۔

باقی سب بھی تھکن کے مارے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے مثل اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی تبھی عازہ چائے کا کپ لیتی ہوئی مثل والے کمرے میں آگئی (یہ لو مثل میں تمہارے لیے چائے لائی ہوں) عازہ نے مسکراتے ہوئے مثل سے کہا اور چائے کا کپ ساتھ پڑے ٹیبل پہ رکھ دیا۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مثل اٹھ کے بیٹھ گئی (یہ کیا یہ تو ایک کپ کیا تم نہیں پیو گی چائے) مثل نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا جس کا جواب عازہ نے بیزاریت کے ساتھ دیا (نہیں مثل میرا موڈ نہیں مجھے پتا ہے تمہیں پسند اسی لیے سوچا کہ تمہیں پلا دوں تمہاری تھکان اتر جائے گی) مثل نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ پکڑے لیا (بہت شکریہ عازہ)۔

تقریباً پانچ دس منٹ گزر چکے تھے مثل اپنا فون یوز کر رہی تھی جبکہ عائرہ مثل کے ساتھ لیٹے چھت کی جانب دیکھ رہی تھی چائے پیتے پیتے اچانک مثل کو میسج کا نوٹیفکیشن آیا جسے دیکھتے ہی مثل نے میسج اوپن کر لیا۔

زیان: مثل کیا تم ابھی لان میں آسکتی ہو مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے

میسج دیکھتے ہی مثل نے عائرہ کو بتایا (چلو آؤ میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں) عائرہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا اور دونوں اپنا دوپٹہ لیتے ہوئے لان کی جانب چل دی۔

لان میں پہلے ہی زیان مثل کا انتظار کر رہا تھا (خیریت ہے زیان اتنی جلدی میں بلایا مجھے) مثل نے فکر مندی سے پوچھا (ہاں وہ بات کچھ یہ تھی کہ مجھے بھائی کو کچھ گفٹ کرنا تھا ولیمے کے لیے تم مدد کرو میری گفٹ سلیکٹ کرنے میں) زیان نے معصومیت سے کہا (زیان میں کیا مدد کر سکتی ہوں مجھے نہیں۔ سمجھ آتی) مثل نے کچھ سوچتے ہوئے جبکہ زیان نے مثل کی بات کاٹی (یار مثل کچھ نہیں ہوتا آجاؤ) ابھی زیان کہہ ہی رہا تھا جب عائرہ کو اچانک ہلکہ سا چکر آیا گاڑی کا سہارا لیتے ہوئے عائرہ سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کھڑی ہو گئی (عائرہ تم ٹھیک ہو) مثل نے فکر مندی سے عائرہ کا جائزہ لیا (ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں بس ہلکا سا چکر آگیا تھا تم دونوں جاؤ مجھے طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی ورنہ میں بھی ضرور جاتی) عائرہ نے مدہم آواز میں سارا قصہ بیان کر دیا (چلو مثل بیٹھو گاڑی میں) زیان نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا (پر گھر

والوں کو تو بتانے دو مثل ابھی اپنی بات پوری کر ہی رہی تھی جب عازہ نے اس کی بات کاٹی میں بتا دیتی ہوں سب کو تم جاؤ آرام سے۔۔۔

مثل کو گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے عازہ اندر کی جانب آگئی (مثل تمہیں ایک نا ایک دن تو جانا ہی تھا) طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے عازہ کمرے کی جانب چل دی جبکہ کچھ ہی فاصلے پہ موجود شاہانہ بیگم عازہ کی باتیں سن چکی تھیں۔۔۔



ہمیشہ کی طرح شاہ بلال اور زین آج بھی ایک ہی کمرے میں لیٹے ہوئے تھے جبکہ سر درد کے باعث شاہ سر پہ ہاتھ رکھے بیٹھا ہوا تھا تبھی مرینا کی کال نے اس کا دھیان بھٹکایا شاہ نے چڑتے ہوئے کال کٹ کر دی (پتا نہیں اب اس عورت کو کیا مسئلہ ہے میرے ساتھ) شاہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ ہی لمحوں کے بعد شاہ کے فون پہ ایک میسج آیا (اگر اپنی محبوبہ کی اصلیت دیکھنا چاہتے ہو تو اس ایڈریس پہ آجاؤ) میسج کے آخر کے میں ایک ایڈریس شائع تھا (اب یہ کیا فضولیت ہے) میسج دیکھتے ہی شاہ کا پارا ہائی ہو گیا (سب خیریت ہے شاہ بھائی کیا ہوا ہے) زین نے فکر مندی سے شاہ کی جانب دیکھا جو غصے میں اب شرٹ پہن رہا تھا زین کو مکمل اگنور کرتے ہوئے شاہ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

کمرے سے باہر آتے ہی شاہ سیدھا مثل اور عازہ کے کمرے میں پہنچ گیا ایک دفع دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے شاہ اندر گھس گیا بیڈ پہ بیٹھی عازہ نے شاہ کی جانب مسکراتے چہرے کے ساتھ دیکھا (خیریت ہے شاہ سب)

چائے کا سپ بڑھتے ہوئے عازرہ نے کہا (مثل کہاں ہیں) سوال سنجیدگی سے پوچھا گیا (اوہ مثل وہ زیان کے ساتھ جارہی تھی کہیں میں نے پوچھا تو کہتی کے تمہیں بتانا میں ضروری نہیں سمجھتی) عازرہ نے انتہائی معصومیت سے کہا جبکہ عازرہ کو نظر انداز کرتے ہوئے شاہ کمرے سے فوراً باہر نکل آیا۔

کمرے میں واپس آکر شاہ نے اپنی گاڑی کی چابی پکڑی اور فوراً باہر نکل آیا جبکہ بلال اور زین تجسس سے شاہ کی حرکتیں دیکھ رہے تھے۔

لان کی جانب چلتے ہوئے شاہ نے مثل کو میسج کیا (کہاں ہو مثل) جبکہ مثل کا فون عازرہ کے پاس ہونے کی وجہ سے شاہ کا میسج دیکھتے ہی عازرہ کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ رونما ہو گئی۔

شاہ ابھی اپنی گاڑی میں بیٹھا ہی تھا جب مثل کی جانب سے رپلائی آگیا جو کہ عازرہ نے ہی دیا تھا (شاہ ابھی میں بڑی ہوں بعد میں بات کرتی ہوں بائے) مثل کا میسج پڑھتے ہی شاہ کی موبائل پہ گرفت سخت ہو گئی غصے کے ساتھ شاہ نے اپنا فون سائڈ پہ پھینک دیا۔

شاہ اسی ایڈریس کی جانب گاڑی دوڑانے لگا (ایسا نہیں تھا اسے مثل پہ شک تھا لیکن وہ مثل کو لے کر اتنا پوسیسو تھا کہ وہ اس کے معاملے میں کسی پہ بھی یقین نہیں کر سکتا تھا) سگریٹ کے کش لیتے ہوئے شاہ تیز رفتار میں گاڑی چلانے لگا۔



زیان نے گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے جا روکی گاڑی آہستہ چلانے کے باعث زیان اور مثل کافی دیر سے ہوٹل پہ پہنچے (یہاں کیوں لائے ہو زیان) مثل نے حیرانگی سے کہا (تم آؤ تو سہی مثل) گاڑی سے باہر آتے ہوئے زیان اب مثل کی جانب کا دروازہ کھولنے لگا (آجاؤ باہر) کچھ سوچتے ہوئے مثل بھی گاڑی سے باہر آگئی اور زیان کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

لیفٹ میں آتے ہی مثل نے ایک دفع پھر تجسس سے پوچھا (زیان یہ ہم کہاں جا رہے ہیں) اب کی بار زیان نے انگلی کے اشارے سے مثل کو چپ کروادیا۔

کچھ ہی لمحوں بعد مثل شاہ کو میسج کرنے کا سوچ رہی تھی لیکن اپنے ہاتھ میں فون نہ پا کر مثل کو فوراً ہی وہ لمحہ یاد آگیا جب زیان کا میسج دیکھنے کے لیے عازرہ نے مثل سے اس کا فون لے لیا تھا۔

پچھلے کچھ لمحوں سے مثل کو اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ چلو مثل چلیں زیان کی آواز سنتے ہی مثل ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور سیکنڈ فلور پہ رکی ہوئی لفٹ سے باہر آگئی۔

زیان اور مثل ایک کمرے کے سامنے جا کر جس کا دروازہ زیان نے چابی کی مدد سے کھولا اور اندر داخل ہو گیا (یہ دیکھو مثل میں سوچ رہا ہوں اس اپارٹمنٹ کو گفٹ کر دوں) زیان نے اندر آتے ہوئے کہا (یہ تو بہت اچھا گفٹ ہے) مثل نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا اور زیان مثل کو سارا اپارٹمنٹ دکھانے لگا۔

دیکھتے ہوئے اچانک ہی مثل کو چکر آیا اور وہ گرتے گرتے بچی (مثل تم ٹھیک ہو) زیان نے مثل کے قریب آتے ہوئے کہا (میں ٹھیک ہوں وہ بس ہلکا سا سر بھاری ہو رہا تھا) مثل نے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا



گاڑی تیزی سے چلانے کی وجہ سے شاہ زیان اور مثل کے پانچ منٹ بعد ہی ہوٹل پہنچ گیا گلاسز لگاتے ہوئے شاہ گاڑی سے باہر نکلا اور اسی ہوٹل کی جانب چل دیا

ٹھیک اسی ایڈریس کو دیکھتے ہوئے شاہ اب اسی اپارٹمنٹ کے باہر کھڑا تھا جبکہ دروازہ پہلے ہی کھلا ہوا تھا کچھ سوچتے ہوئے شاہ نے دروازہ کھولا اور اندر کی جانب چلتا آیا ٹی وی لاؤنچ میں کسی کو ناپاتے ہوئے شاہ اپارٹمنٹ میں موجود ایک کمرے کی جانب چل دیا

مین دروازے کی طرح یہ دروازہ بھی پہلے سے ہی کھلا تھا تجسس سے ایک دفع پھر شاہ نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا جبکہ اندر کا منظر دیکھتے ہی شاہ کے قدم وہیں جم گئے (مثل کو چکر آیا تھا جبکہ مثل کو گرنے سے بچانے کے لیے زیان نے اسے تھام رکھا تھا) شاہ کو سامنا کھڑا شاہ دھندلا دکھائی دے رہا تھا جبکہ زیان شاہ کو پہلے ہی دیکھ چکا تھا

آخر کار خاموش ہوتے ہوئے شاہ نے مدہم آواز سے کہا (اترو گاڑی سے) شاہ ک الفاظ سنتے ہی مثل کو دھچکا سا لگا اور خود کو سنبھالتے ہوئے مثل گاڑی سے اتر کر گھر کی جانب جانے لگی۔

شاہ گاڑی میں بیٹھا مثل کو گھر کی جانب جاتا دیکھنے لگا اور مثل کے اندر جاتے ہی شاہ تیزی سے گاڑی چلاتا غائب ہو گیا۔

ولیمے کا فنکشن اپنے اختتام پہ تھا جب کے سارے گھر شاہ کے لیے پریشان ہو رہے تھے (سر شاہ سر کا فون آف ہیں ہم ان کی لوکیشن نہیں دیکھ سکتے) بلال نے لاپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے ضرور شاہ سے کہا رات کے بارے بج چکے تھے شاہ کی کسی کو کوئی خبر نہ تھی جبکہ آج ہونے والے واقعے کے بارے میں زیان اور مثل دونوں نے ہی کسی کو نہ بتایا تھا میں کچھ کرتا ہوں آزان نے اپنی پاکٹ سے فون نکالتے ہوئے کہا۔

وہ جلدی سے اپنے کمرے میں واپس آگئی دروازہ بند کرتے ہی وہ اپنے وجود کو مزید نہ سنبھال سکی اور زمین بوس ہو گئی اس کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنا شروع ہو گئے (شاہ کیا یہ تھی آپ کی محبت کیا اتنا تھا مجھ پہ یقین آپ کو) اپنا چہرہ گھٹنوں میں لیتے ہوئے وہ بنا آواز کے نا جانے کب تک روتی رہی۔



مثل کو گھر میں جاتا دیکھ وہ تب سے ہی مسلسل ڈرائیونگ کر رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا وہ کتنے سگریٹ پی چکا ہے گاڑی چلاتے ہوئے سگریٹ پینا اس کی عادت تھی لیکن اب اسے اس عادت سے بھی سکون میسر نہیں ہو

پا رہا تھا اس کے زہن میں وہی لمحے بار بار چل رہے تھے جسے یاد آنے پر وہ صرف ایک ہی سوال کرتا تھا (کیا کمی تھی میری محبت میں مثل) ہاتھ سٹیرنگ پہ زور سے مارتے ہوئے شاہ نے ایک دفع پھر خود سے یہی سوال کیا تھا _____

رات ہو چکی تھی جب وہ تھک ہار کر بلاخر کسی اپارٹمنٹ میں داخل ہوا لائٹ جلاتے ہوئے شاہ نے اپارٹمنٹ کا جائزہ لیا اور ایک کمرے کی جانب چل دیا کمرے میں گھپ اندھیرا ہونے کے باوجود چاند کی روشنی کمرے ہو روشن کر رہی تھی گاڑی کی چابیاں بیڈ پہ پھینکتے ہوئے اس نے اپنی شرٹ اتاری اور کھڑکی سامنے آکھڑا ہوا چاند کی روشنی اس کا وجود بخوبی روشن کر رہی تھی ہاتھ بڑھا کر شاہ نے پورا پردہ پیچھے کر دیا _____

چاند کو بغور دیکھتے ہوئے آج اس کی آنکھ سے ایک بھی آنسو نہ نکلا تھا (یا اللہ میری محبت میری دعاؤں کا کیا ہوگا) وہ اپنے درد کی شدت میں بس اتنا ہی کہہ پایا تھا پردا مکمل طور پہ آگے کرتے ہوئے وہ پھر سے گھپ اندھیرے میں آگیا زمیں پہ بیٹھتے ہوئے اس نے سگریٹ جلائی اور پھر سے اپنے خیالوں میں گم ہو گیا _____



رات کے دو بج رہے تھے وہ خود کو سنبھالتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی اور ٹی وہ لاؤنچ میں آگئی جہاں اب آزان بلال اور زین موجود تھے خاموشی سے چلتی وہ قریبی صوفے پہ آ بیٹھی (مثل کوئی بات ہوئی ہے کیا) زین نے ساتھ بیٹھتے ہوئے مدہم آواز سے پوچھا جس کا جواب بھی مدہم آواز میں ہی دیا گیا (ہمممممم) کیا بات ہے بتاؤ آزان نے تجسس سے پوچھا جس پہ مثل روتے ہوئے سارا کچھ بتا گئی _____

سچ میں بھائی مجھے بالکل نہیں پتا میرے ساتھ ہوا کیا میں تو زیان کے ساتھ گفٹ سلیکٹ کرنے گئی تھی (اُس اوکے مثل اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں یہ کسی کا پری پلان تھا) آزان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا (اور تم فکر نہ کرو شاہ ابھی لاہور میں ہے ہمیں اس کی لوکیشن کا تو نہیں معلوم بس اتنا پتا ہے کہ فلحال وہ لاہور میں ہے اور ہم بھی کل لاہور چلے جائیں گے) آزان نے ایک ایک بات آرام سے مثل کو سمجھائی۔

آزان مثل کو سمجھانے کے بعد معذرت کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ زین اور بلال وہیں مثل کے پاس بیٹھے اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہے تھے (مثل غلطی تمہاری بھی نہیں ہے اور نہ ہی غلطی شاہ کی ہے وہ اس بات پہ یقین کر رہا جو اس نے دیکھا جبکہ تم جانتی ہو کہ یہ سب تم نے جان بوجھ کر نہیں کیا) زین مدہم آواز میں مثل کو تسلی دیتا رہا جبکہ بلال اپنی سوچوں میں گم تھا (مثل تم ہر ایک بات بتاؤ جو آج تمہارے ساتھ ہوئی ہر ایک بات سے مراد معمولی سے معمولی بات بھی بتاؤ) بلال نے کچھ سوچتے ہوئے مثل سے پوچھا۔

اب کیا فائدہ اسے مجھ پہ یقین ہی نہیں (مثل نے روندتی ہوئی آواز میں کہا) پھر وہی بات مثل دیکھو مثل وہ شاہ ہے جس کے غصے سے تم بخوبی واقف ہو وہ تمہیں اور زیان کو ادھر ہی گولی مارنے کی طاقت رکھتا تھا لیکن وہ تمہیں اپنے ساتھ لے آیا اگر اسے تم سے محبت نہ ہوتی تو وہ تمہیں کب کا زیان کے لیے چھوڑ گیا ہوتا (زین نے ایک دفع پھر مثل کو سمجھایا جس کے بعد مثل آج ہونے والی ہر ایک چیز کے بارے میں زین اور بلال کو بتانے لگی)۔



اگلی روز بھی گھر کا ماحول افسردہ تھا جبکہ مثل کو اب جلد از جلد لاہور جانا تھا اور شاہ سے بات کرنی تھی باقی سب بھی ناشتے کے فوراً بعد اسلام آباد سے روانہ ہو گئے۔

شام کے پانچ بجے سب گھر پہنچ چکے تھے جبکہ سب سے معذرت کرتے ہوئے بلال اپنے گھر چلا گیا ضروریز شاہ کا غصہ اب آسمانوں پہ تھا انھیں شاہ کی کوئی بھی خبر نہیں مل رہی تھی (کیا یہ بچہ ہے جس میں اتنی عقل نہیں گھر والوں کو کم از کم اطلاع کر دے) ضروریز شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا جبکہ ضروریز شاہ کا غصہ دیکھتے ہوئے کوئی بھی مداخلت کرنا نہیں چاہتا تھا۔

سب رات کے کھانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جبکہ اس کے لیے کھانا تو جیسے حرام ہو گیا تھا اتنے میسجز اور کال کرنے کے باوجود بھی اسے کوئی خبر نہ ملی تھی اپنا فون ہاتھ میں پکڑے ہوئے وہ اپنے کمرے سے باہر نکلتی سیڑھیاں اترے لگی کچھ سوچتے ہوئے وہ وہیں سیڑھیوں پہ بیٹھی انتظار کرنے لگی۔

□♥□ جیسے ننگے پاؤں،

بجھٹے پُرانے کپڑوں والے بچے،

اپنی خالی جیبوں کا احساس لیے،

دل کو اچھی لگنے والی

مہنگی چیزیں،

* کسی دوکان کے بند شیشوں سے، *

پہروں لگ کر تکتے ہیں نا!

* میں بھی تمہاری تصویر کو یوں ہی اکثر تکتی رہتی ہوں ♥ □ □

♥ □

آنکھ کھلی تو اس نے خود کو وہیں زمیں پہ بیٹھا پایا آنکھیں ملتے ہوئے اس نے خود کو ہوش دلائی اس کو اپنا سر بھاری محسوس ہو رہا تھا درد کی شدت سے اسے ہر منظر دھندلا دکھائی دے رہا تھا بیڈ کا سہارا لیتے ہوئے اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی خود کو بمشکل سنبھالتے ہوئے وہ باتھ روم تک پہنچا شاور کا پانی پڑتے ہی اسے سکون سا محسوس ہونے لگا ناجانے کیوں اچانک اسے خود سے کوفت سی محسوس ہوئی شاور لینے کے بعد وہ کمرے میں موجود شیشے کے سامنے اپنا وجود دیکھنے لگا سگریٹ جلا کر شاہ نے کش بھرا اور دھواں شیشے کی جانب اڑا دیا اپنا عکس دھندلا ہوتا دیکھ اس نے ایک طنزیہ مسکراہٹ کی اور بیڈ پہ خود کو گراتے ہوئے پھر سے سگریٹ پینے میں مصروف ہو گیا۔

♥ □

اس واقعے کے ہوئے تین دن گزر چکے تھے جبکہ شاہ کی کوئی خبر موصول نہ ہوئی اس کا فون تب سے ہی سوئچ آف جا رہا تھا وہ عشاء کی نماز کے بعد اللہ سے دعا مانگ رہی تھی (یا اللہ وہ جہاں کہیں بھی ہے اس کی

حفاظت کرنا اور اسے اپنے حفظ و امان میں رکھنا) وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ دن میں کتنی دفع روتی ہے وہ بس یہ جانتی تھی کہ شاہ کو اس نے کتنے وقت سے نہیں دیکھا۔

دعا مانگ کے وہ جائے نماز سے اٹھتے ہوئے کھڑکی کی جانب آگئی چاند کی روشنی آج بھی ہر طرف چھائی ہوئی تھی اس کے پاس کہنے کے لیے الفاظ نہ تھے اور آنسوؤں کو ضبط کرنا اس کے لیے اب ممکن نہ تھا تین دن ہونے والے تھے اور شاہ کا کوئی پتا نہ تھا۔

گھر میں ہر طرف اندھیرا تھا وہ سیڑھیوں میں بیٹھی اپنا چہرہ گھٹنوں میں لیے بنا آواز کے رو رہی تھی اس نے ایک دفع پھر شاہ کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی جواب موصول نہ ہوا۔



اس کی حالت مزید خراب ہو چکی تھی ناجانے کتنے سگریٹ وہ پی چکا تھا اس کا جسم آب شدید گرم ہو چکا تھا اپنا جسم نڈھال پاتے ہوئے اس نے غصے سے ایک اور سگریٹ جلائی اور پینے لگا اس کا سانس لینا اب دوبھر ہو چکا تھا سگریٹ کا دھواں کمرے میں چاروں پہر بسیرا کر چکا تھا سگریٹ کا کش لیتے ہوئے اس نے بمشکل لفظ ادا کیے۔

منذ آن تعرفت علی ذلک القمر، صحت بقلبي وروحي

لقد فقدت أنا ذاهب لا أعرف إلى أين أنا ذاهب

(مہ آشنا گشتم زجان و دل من فدا گشتم)

جب سے اُس چاند سے شناسا ہوا ہوں میں دل و جان سے قربان ہو گیا ہوں

(فنا گشتم فنا گشتم نمی دانم کجا رفتم)

میں کھو گیا ہوں مٹ گیا ہوں۔ نہیں جانتا کدھر جا رہا ہوں۔

خود کو سنبھالتے ہوئے وہ اٹھا اور گاڑی کی چابی ڈھونڈے لگا کچھ ہی دیر بعد چابی تھامتے ہوئے وہ شرٹ ہاتھ میں لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔

خود کو سنبھالتے ہوئے وہ اٹھا اور گاڑی کی چابی ڈھونڈے لگا کچھ ہی دیر بعد چابی تھامتے ہوئے وہ شرٹ ہاتھ میں لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔

باہر نکلتے ہی شرٹ پہنتے ہوئے وہ پارکنگ میں اپنی گاڑی کی طرف چل دیا۔

سڑکوں پہ چاروں پہر چاند کی روشنی چھائی ہوئی تھی ایک دفہ پھر سگریٹ پیتے ہوئے وہ تیز رفتار سے گاڑی چلانے لگا رات کے تقریباً 1 بج رہے تھے جب اس نے گاڑی گھر کے قریب روکی اور سگریٹ پھینکتے ہوئے گھر کی جانب چلا آیا یہ منظر اس کی نظروں سے پہلے بھی گزر چکا تھا اور وہ بخوبی جانتا تھا۔

پہلے کی طرح ہی اس کے دروازہ کھٹکھٹانے پہ فوراً ہی گارڈ کی آواز سنائی دی تھی (شاہ) سنتے ہی گارڈز نے فوراً دروازہ کھول دیا گارڈز کو مکمل طور پر انور کرتا ہوا شاہ اندر کی جانب چل دیا۔

چاروں پہر اندھیرا تھا لیکن وہ اس جگہ کو بخوبی جانتا تھا اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے اس کی نظر اچانک ہی سیڑھیوں پر پڑی شاہ کو اپنے قدم منجمد ہوتے محسوس ہونے لگے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ خود کو روکنا سکا۔

سیڑھیوں پہ بیٹھی اس لڑکی کی ہلکی ہلکی سسکیوں کو وہ سن سکتا تھا اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا لیکن پچھلے کچھ دنوں سے جو وحشت اس نے خود میں پال رکھی تھی وہ ہرگز ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مثلاً کو نظر انداز کرتے ہوئے شاہ اپنے کمرے میں آگیا دروازہ فوری طور پہ بند کرتے ہوئے شاہ کا وجود زمیں بوس ہو گیا خود کو سنبھالتے ہوئے شاہ اٹھ کھڑا ہوا اور الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے بیڈ پہ پھینکنے لگا اچانک ہی ایک خیال نے اس کے ہاتھ ساکت کر دیے (شاہ کیا تم اتنے بے رحم ہو کہ تمہیں اپنی محبت کے رونے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا) اس طرح کے مزید سوال اس کے ذہن میں دوڑنے لگے۔

کھڑکی کے قریب آتے ہی اس نے پردے ایک جھٹکے سے پیچھے کر دیے اب اس نے رونا چھاڑ دیا تھا لیکن اس کی لال پڑتی آنکھیں اس کے اندر موجود اذیت کا بخوبی بتا رہی تھیں۔

پردے پیچھے کرتے ہی شاہ نے چاند کی جانب دیکھا جو مکمل آب و تاب سے چمک رہا تھا (یا اللہ میری محبت میری دعاؤں کا کیا ہوگا) اس کے ذہن میں صرف ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا ایک لمحے میں ہی شاہ نے

پردے آگے کر دیے اور بیڈ پہ جا بیٹھا سر جھکائے وہ اپنے دونوں ہاتھ سر پہ رکھے ان آوازوں سے دور جانا چاہتا تھا ان سسکیوں سے دور جانا چاہتا تھا جو وہ غلطی سے سن بیٹھا تھا۔

بیڈ سے اٹھتے ہوئے شاہ کمرے سے باہر آگیا وہ ابھی بھی وہیں بیٹھیں ہلکی آواز میں رو رہی تھی آج بھی اس کے کمرے سے آنے والی ہلکی سی روشنی اس کا عکس بنا رہی تھی۔

مشل کے قریب جاتے ہی شاہ نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا دیوار کے ساتھ لگی سہمی ہوئی وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی جو کہ اندھیرے کی وجہ سے اسے دکھ نہ رہا تھا (شاہ) اس کے منہ سے بے اختیار نکلا جسے سنتے ہی شاہ نے اپنا ہاتھ مشل کے قریب ہی دیوار پہ دے مارا۔

ایک دفع پھر لائٹر دونوں کے درمیان جلا تھا مشل کی روتی ہوئی آنکھیں بخوبی واضح ہو رہی تھیں جبکہ شاہ کی لال پڑتی آنکھیں دیکھتے ہی مشل کے اوسان خطا ہونے لگے روتی ہوئی آنکھوں سے ایک لمحے کے لیے سرخ آنکھیں ٹکرائی تھیں ایک لمحے میں ہی شاہ نے اپنی نظریں ہٹالی۔

شاہ یہ ابھی مشل اپنی بات مکمل کرنے ہی والی تھی جب شاہ نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے شاہ کے ہاتھ کو چھونے لگے۔

لائٹر ایک دم سے بجھ گیا دونوں کے درمیان ایک دفع پھر سے اندھیرا ہو گیا (ابھی شاہ مرا نہیں ہے جو تم تو رہی ہو چپ کر کے جا کر اپنے کمرے میں سو جاؤں) شاہ نے انتہائی مدہم آواز میں لفظ ادا کیے لیکن شاہ کے منہ سے نکلنے والی تپش انتہا کی تھی آہستہ سے اپنا ہاتھ مشل کے منہ پر سے ہٹاتے ہوئے وہ پیچھے ہو گیا۔

وہ چاہ کر بھی خود کو ہلا نہیں پا رہی تھی (جا رہی ہو یا میں چھوڑ کے آؤں) اب کی بار آواز میں رعب تھا جسے سنتے ہی مثل سیڑھیاں چڑھتی اوپر چلی گئی وہ ابھی بھی وہیں سیڑھیوں میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا جو کہ دروازہ بند کرتے ہوئے اندر جا چکی تھی۔

ہیں دلیلیں تیرے خلاف مگر

سوچتا ہوں تیری حمایت میں

اسے جاتا دیکھ شاہ بھی اپنے کمرے میں چلا آیا بیڈ پہ کپڑے ویسے ہی بکھرے پڑے تھے سب کپڑوں کو ایک بیگ میں ڈالتے ہوئے بالآخر وہ بھی بیڈ پہ جا لیٹا کانوں میں ہینڈ فری لگاتے ہوئے وہ نصرت صاحب کی قوالی سننے لگا۔

تیری یاد عبادت میری

میں ہنچواں دی کراں تسبیح



صبح ہوتے ہی سب جان چکے تھے کہ شاہ گھر واپس آ چکا ہے (شاہ کو بلا کے لاؤ بیٹا) کھانے کی میز پہ بیٹھے ضوریز شاہ نے اپنے غصے پہ قابو کرتے ہوئے زین سے کہا جو ضوریز شاہ کی بات سنتے ہی سر ہاں میں ہلاتے ہوئے شاہ کے کمرے کی جانب چل دیا۔

شاہ اپنے بال تولیے سے خشک کرتے ہوئے ہاتھ روم سے باہر نکلا تھا اس کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ زین حیرانگی سے دیکھنے لگا (کیا بات ہے زین) رولہ بیڈ پہ پھینکتے ہوئے شاہ زین کی جانب دیکھنے لگا (وہ آپ کو تایا ابو بل رہے ہیں) اطلاع دیتے ہی زین کمرے سے باہر نکل گیا۔

سب کھانے کی میز پہ بیٹھے شاہ کا ہی انتظار کر رہے تھے جو کچھ ہی لمحوں بعد ٹیبل کے قریب کھڑا تھا۔ اس سے پہلے کے ضوریز شاہ برس پڑتے دادی نے ضوریز شاہ کو چپ رہنے کا اشارہ دیا (ابھی کوئی بھی کسی بھی قسم کی بات نہیں کرے گا آؤ شاہ بیٹا بیٹھو ناشتہ کرلو جو بھی بات ہوگی بعد میں کی جائے گی) دادی کی بات سنتے ہی سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے تھے۔

کمرے میں پہنچو فوراً (کھانے کی میز سے اٹھتے ہوئے ضوریز شاہ نے رعب دار انداز میں کہا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔

کسی سے کوئی بات کہے بنا شاہ اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب چل دیا کمرے میں پہنچتے ہی سگریٹ اور لائٹر پکڑتے ہوئے شاہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

ضوریز شاہ کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ کمرے میں چکر لگا رہے تھے تبھی اچانک دروازہ کھلنے کی آواز آئی جسے سنتے ہی ضوریز شاہ کے قدم ساکت ہو گئے بکھڑے بالوں اور سخت ہوتی آنکھوں کے ساتھ شاہ کمرے میں داخل ہوا۔

کہاں تھے تم پچھلے تین دنوں سے (سوال انتہائی سنجیدگی سے پوچھا گیا)

میں نہیں جانتا (جواب مختصر تھا)

تو کیا تمہارا باپ جانتا ہے (ضوریز شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا)

یہ آپ ان ہی سے پوچھ لیں (جواب پھر مختصر تھا)

مجھے سعودی عرب واپس جانا ہے (شاہ نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور اپنے ہاتھ میں موجود سگریٹ لائٹر کی مدد سے جلائی)

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے یہاں جو برانچ کھولی گئی ہے اس کی ذمہ داری تم نے لی تھی یاد بھی ہے (ضوریز شاہ کا غصہ آسمانوں پہ تھا)

میں اس ذمہ داری سے خود کو دستبردار کرتا ہوں (ہاتھ میں موجود سگریٹ جل رہا تھا)

ویسے بھی میں نے اور تمہاری والدہ نے تمہاری شادی کا فیصلہ کر لیا ہے ایک ہفتے کہ اندر اندر تمہاری شادی کردی جائے گی ہم زیادہ وقت ادھر نہیں رک سکتے (ضوریز شاہ نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا)

سامنے موجود شخص خاموشی سے ساری بات سن چکا تھا سگریٹ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے اس نے ایک کش لگایا اور دھواں ہوا میں اڑاتے ہوئے ہلکی آواز میں کہنے لگا

(مجھے شادی نہیں کرنی)

ضوریز شاہ کو غصہ اس کی بات پہ آیا تھا یا اس کے انداز پہ وہ خود بھی سمجھ نہ پائے تھے

ایک زور دار تھپڑ شاہ کے چہرے پہ پڑا

تم جیسا انسان اس قابل بھی نہیں کہ ہم اسے اپنی پھول جیسی بیٹی دیں اگر تمہاری مثل کے ساتھ منگنی نہ ہوئی ہوتی تو میں کبھی بھی تم جیسے انسان کو اس سے شادی کا نہ کہتا دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے (ضوریز شاہ غصے میں کیا کہہ گئے تھے وہ خود بھی نہیں جانتے تھے)۔

وہ جو کب سے سر جھکائے اپنے والد کی باتیں سن رہا تھا سر ہاں میں ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

باہر سب اندر ہونے والی بات سننے کا ہی انتظار کر رہے تھے لیکن سب کو نظر انداز کرتے ہوئے شاہ گھر سے باہر نکل گیا۔



سورج غروب ہو رہا تھا وہ اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے سامنے سورج غروب ہوتا دیکھ رہا تھا (یا اللہ)

اس کے منہ سے بے اختیار نکلا (میں کیسے اپنے باپ کے ساتھ زبان درازی کر سکتا تھا میرے اللہ وہ والد ہیں میرے میں کیسے ان سے اونچی آواز میں بات کر سکتا تھا) یا اللہ وہ کہتے ہیں کہ میں مثل کے قابل ہی نہیں لیکن میرے اللہ تو گواہ رہنا وہ میرے پاس جب نہیں بھی تھی میں نے تب بھی کسی لڑکی کی جانب

نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا میری محبت پاک ہے یا اللہ) مدہم آواز میں وہ ناجانے کب تک اللہ سے باتیں کرتا رہا۔

ضوریز شاہ اور شاہ کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے ہی مثل اپنے کمرے میں چلی آئی دروازہ بند کرتے ہیں وہ اپنے بیڈ پہ جاگری وہ نہیں جانتی تھی یہ کیسی کیفیت ہے جو وہ محسوس کر رہی ہے اس کے سب سے قریب جو شخص تھا وہی اسے چھوڑ کے جانے والا تھا (یا اللہ آپ تو جانتے ہیں نا میری محبت پاک تھی) وہ روتے ہوئے خود سے باتیں کرنے لگی محبت میں سب سے زیادہ یقین معنی رکھتا ہے اور شاہ کو مجھ پہ یقین ہی نہیں تھا کیا یہ تھی اس کی محبت کہ اس نے ایک دفع بھی مجھ سے پوچھنا ضروری نہ سمجھا (وہ روتے ہوئے شاہ کو کہتی چلی گئی)

ہائے یہ میری تنہائی
ہائے یہ اسکی غیر موجودگی



وہ اپنی امی کی بات غور سے سن رہا تھا جو اسے وہ سب بتاتی چلی جا رہیں تھیں جو بھی انہوں نے سنا تھا (امی آپ فکر نہ کریں) کچھ لمحوں بعد آزان نے اپنی امی کو حوصلہ دیا جو شاہ کو سوچتے ہوئے رو رہی تھیں۔ رات کے پہر وہ ہر ایک بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا (آخر وہ یہ سب کیوں کرنا چاہتی ہے) آزان نے اپنا ہاتھ دیوار پہ مارتے ہوئے کہا اور پھر سے اپنے کمرے میں چکر لگانے لگا اچانک ہی کسی خیال کے آنے پر

آزان نے بلال کو فون ملایا (کہاں ہو بلال مجھے مل سکتے ہو) بلال کو باہر بلاتے ہوئے آزان بھی اس سے ملنے چلا گیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد آزان اور بلال ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھے جبکہ آزان بلال کو سب کچھ بتانے لگا (پر مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا کہ وہ ایسا کیوں کرنا چاہتی ہے) آزان نے نا سمجھی کے عالم میں کہا۔

جبکہ اب بلال بھی اس کچھ عرصے میں ہونے والے سارے واقعات کے بارے میں آزان کو بتانے لگا۔ یہ سب جو بھی ہو رہا ہے یہ ایک انسان کا کام نہیں ہے (آزان نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا) بالکل ایسا ہی ہے آزان بھائی۔ دونوں کافی دیر باتیں کرنے کے بعد اپنے اپنے گھر جا کہ شاہ کی تلاش کرنے لگے۔



وہ اسی اپارٹمنٹ میں موجود تھا جہاں وہ پہلے رہ رہا تھا اب کی بار کا دکھ اسے پہلے سے کئی گنا زیادہ لگ رہا تھا اب اس کی محبت پہ انگلی اٹھائی گئی تھی جس محبت میں وہ پوری طرح سے مخلص تھا۔

اس کا باپ اس سے نفرت کرتا ہے اور وہ کبھی اس کی شادی اب مثل سے نہیں ہونے دے گا وہ یہ بھی جانتا تھا اس نے ایک دفع بھی سارے واقعی کی اصلیت جاننے کی کوشش نہ کی تھی۔

اسے اب سب کچھ ختم ہوتا محسوس ہونے لگا اب کسی بھی چیز کی اس کے سامنے کوئی اہمیت نہ تھی اب اسے اپنی زندگی سے بھی کوئی سروکار نہ تھا (سگریٹ جلاتے ہوئے وہ اپنی حالت کو نظر انداز کرتے ہوئے پھر سے

پینے لگا اس کا جسم انگاروں کی طرح جھلس رہا تھا لیکن جسمانی تکلیف اس کے دل میں موجود تکلیف کو کم نہیں کر سکتی تھی)

مجھے اس سے اتنی محبت تھی جتنی ایک پندرہ سال بعد ہونے والی اپنی پہلی اولاد سے ہوتی ہے



دو دن گزر چکے تھے (بس کر دو مثل رونے سے کیا ہو جائے گا) اس کی دوست آمنہ اس کا سر سلگھاتے ہوئے کہنے لگی جو کہ کب سے اسکی گود میں سر رکھے تو رہی تھی وہ سب کچھ آمنہ کو بتا چکی تھی

دیکھو مثل رونے سے کچھ ہو تو نہیں جائے گا ابھی وہ غصے میں ہے (آمنہ نے اسے دلا سے دیتے ہوئے کہا) لیکن اس نے ایک دفع کہا تھا کہ وہ مجھے چھوڑ سکتا ہے لیکن شرک برداشت نہیں کرے گا (مثل نے روتی آنکھوں سے آمنہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا)

دیکھو مثل ہر کوئی فرشتہ نہیں ہوتا خامیاں ہر انسان میں ہوتی ہیں لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ہم اسے بے وفا سمجھیں جہاں تک میرا خیال اس نے تم سے کبھی بے وفائی نہیں کی اور نہ ہی کبھی تم نے کی ہے یہ محض ایک غلط فہمی ہے بس تمہیں اللہ پر یقین رکھنا ہو گا مثل ہر چیز میں بہتری ہے اس میں بھی کوئی بہتری ہے تم اپنی زندگی یوں تباہ نہیں کر سکتی دیکھو کہا حال بنا لیا ہے (آمنہ نے مثل کو اٹھاتے ہوئے ہاتھ روم کی جانب بڑھایا) میں ادھر ہی تمہارا انتظار کر رہی ہوں تم جلدی آؤ

مرد کو تو وہ ہوا بھی نہیں پسند جو اس کی پسندیدہ عورت کو چھو کر گزرتی ہے



آج کتنے ہی دونوں کے بعد اس نے اپنا فون آن کیا جسے آن کرتے ہی وہ بیڈ پہ پھینکتے ہوئے ہاتھ میں چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ بال تولیے سے خشک کرتے ہوئے باہر نکل رہا تھا تبھی اس کا فون بجا جس پہ مرینا کا نام روشن ہو رہا تھا کال اٹھاتے ہی شاہ نے وجہ پوچھی (کیا مسئلہ ہے اب تمہارے ساتھ) لہجہ پہلے سے بھی زیادہ تلخ ہو چکا تھا (شاہ مجھے تمہیں ایک بات بتانی ہے بہت اہم ہے) مرینا نے شاہ کی بات کو انکور کرتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی (کیا بات ہے بتاؤ) شاہ کو مرینا کی بات میں بالکل دلچسپی نہ تھی (تمہیں مجھ سے ملنا ہو گا شاہ) مرینا نے سنجیدگی سے کہا جس کا جواب کچھ لمحوں بعد دیا گیا (ممنہم میں آرہا ہوں تمہارے گھر) شاہ نے ایک لمحے میں کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔

شرٹ پہنتے ہوئے وہ گاڑی چابی لیے باہر نکل گیا بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ ڈرائیونگ کرتا ہوا مرینا کے گھر جا پہنچا۔

گیٹ پہ موجود گارڈز نے شاہ کی جانب دیکھا جو گلاسز ٹھیک کرتے ہوئے اب سگریٹ جلانے میں مصروف تھا (شاہ) گارڈز کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے ہوئے شاہ نے ایک ہی لفظ ادا کیا جسے سنتے ہی ایک گارڈ نے مرینا کو شاہ کے آنے کی اطلاع دی۔

کچھ ہی لمحوں بعد شاہ ڈرامینگ روم میں بیٹھا سگریٹ سلگانے میں مصروف تھا تبھی مرینا ٹرے لیتے ہوئے ڈرامینگ روم میں داخل ہو گئی۔

یہ لو شاہ (مرینا کی آواز سن کر شاہ کو مرینا کی موجودگی کا احساس ہوا) چپے کا کپ تھامتے ہوئے شاہ نے سر ہلا کر شکریہ ادا کیا۔

ابھی مرینا شاہ کے قریب سیدھی ہو کہ بیٹھی ہی تھی جب شاہ نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا (کیا بات بتانی تھی تم نے مجھے) سوال سنجیدگی سے کیا گیا جسے سنتے ہی مزید وقت ضائع کرنے کی بجائے مرینا فوراً ہی اپنا لیپ ٹاپ لیے شاہ کو دکھانے لگی یہ دیکھو شاہ جس کڈناپیر نے مجھے کالز کی تھیں وہ کالز ہر دفع ایک ہی لوکیشن سے کی گئیں تھیں (مرینا نے ساری ہسٹری شاہ کے سامنے پیش کی جسے دیکھتے ہی شاہ کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ چھا گئی) (ایز آئی نو) جیسا کہ میں جانتا تھا ایک قہقہہ شاہ نے بلند کیا جبکہ مرینا حیرانگی سے شاہ کی جانب دیکھنے لگی۔

کچھ دیر بیٹھے ہوئے مرینا شاہ کو ایک دفع پھر اپنے لیے مائل کرنے لگی جبکہ شاہ مرینا کو نظر انداز کیے صرف اپنی سگریٹ ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

سگریٹ ختم ہوتے ہی شاہ اٹھ کھڑا ہوا جبکہ مرینا بھی شاہ کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔

مرینا کے بال چہرے سے ہٹاتے ہوئے شاہ نے مدہم آواز میں کہا۔

تم حسین ہو تو کیا

ہم یوں ہی مر جائیں گے

طنزیہ مسکراہٹ دکھاتے ہوئے شاہ باہر نکل آیا (مرینا کی مدد کرنا شاہ کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی وہ جانتا تھا کہ یہ سب مرینا ہی کی وجہ سے ہوا تھا پھر مرینا کے قریب جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) _____



ایک اور دن گزر چکا تھا وہ ہاتھ میں فون پکڑے کچھ لکھنے لگی _____

میں جب اوسان اپنے کھونے لگتی ہوں تو ہنستی ہوں □

میں تم کو جب یاد کر کے رونے لگتی ہوں تو ہنستی ہوں

آنسو پھر سے اسکی آنکھوں سے بہنا شروع ہو گئے (شاہ آپ کو مجھ پہ یقین کرنا چاہیے تھا) وہ روتے ہوئے خود سے کہنے لگی (میری محبت کی تزییل کی ہے آپ نے شاہ) وہ اٹھ کے کھڑی کے قریب چلی آئی _____

اب نہ دیکھو گے پلٹتا مجھے اپنی جانب کے عزت نفس بہت قیمتی شے ہے جاننا

(آنکھوں میں موجود آنسو صاف کرتے ہوئے وہ سنجیدہ لہجے میں چاند کی جانب دیکھتے ہوئے کہنے لگی اور

جھٹ سے پردے کھڑکی کے آگے کر دیے) _____



گھر میں سب کھانے کی میز پہ موجود تھے جب ضروریز شاہ انتہائی سنجیدگی سے اعلان کیا _____

مثل کا نکاح اس جمعہ کو آزان کے ساتھ مقرر کر دیا گیا ہے۔

ضوریز شاہ کی بات سنتے ہی مثل کے ہاتھ سے پانی کا گلاس زمیں پہ جاگرا جس پہ سب نے فوراً ہی مثل کی جانب دیکھا (بیٹا تمہیں کوئی اعتراض ہے) مثل کے والد نے مثل سے محبت بھرے انداز میں پوچھا (نہیں ابو مجھے کوئی اعتراض نہیں) مثل نے بناوٹی مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے میں چلی آئی جبکہ کھانا کھانے کے فوراً بعد سب اپنے اپنے کمرے میں چلے آئے۔

آدھی رات کو وہ تینوں بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے (میرے اور مثل کے نکاح کی بات شاہ تک پہنچا دو) آزان نے سنجیدگی سے زین اور بلال سے کہا۔

مرینا کے پاس سے ہو کر وہ اپنے اپارٹمنٹ میں واپس آچکا تھا اپنا لیپ ٹاپ نکالے وہ تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا جبکہ وقفے سے ساتھ پڑی شراب بھی پی رہا تھا تبھی گھنٹی بجنے کی آواز نے شاہ کے چلتے ہاتھوں کو روکا لیپ ٹاپ سائڈ پہ رکھتے ہوئے شاہ بالوں میں ہاتھ پھرے خود کو ہوش دلاتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گیا دروازہ کھولنے پہ بلال اور زین شاہ کو پیچھے کرتے ہوئے تیزی سے اندر آگئے۔

تم لوگوں کو کیسے پتا چلا کہ میں یہاں ہوں (شاہ نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا) آپ کے فون کی لوکیشن سے (زین نے مزے سے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے کہا) اففف آخر میں نے اپنا فون آن کیا ہی کیوں (شاہ نے ہلکی آواز میں خود سے کہا) یہ کیا شراب (بلال نے حیرانگی سے ساتھ پڑی شراب کو دیکھتے ہوئے کہا) جب کا شراب کر پیتے ہوئے شاہ نے کہا

زندگی کا عذاب پیتا ہوں بن کے _____ خانہ خراب پیتا ہوں !!!

لوگ لوگوں کا خون پیتے ہیں میں تو پھر بھی شراب پیتا ہوں !!!

آپ کو پتا بھی ہے یہ حرام ہے (بلال نے غصے سے کہا)

اگر کسی کو نشے میں چور دیکھو تو اپنے دل سے کہو

کون جانتا ہے کہ اس نے شراب صرف اسے لیے پی ہو

کہ نشے سے زیادہ بری چیزوں سے بچ جائے۔

(شاہ نے مزید پیتے ہوئے کہا)

اگر قرآن کہتا ہے کہ یہ حرام ہے تو آپ کی رائے اہمیت نہیں رکھتی (بلال نے شاہ سے گلاس پکڑتے ہوئے کہا) _____

کیا ہو گیا ہے شاہ سر آپ کو (کافی دیر کی خاموشی کے بعد بلال نے سنجیدگی سے پوچھا) کچھ نہیں (جواب مختصر تھا) تو گھر کیوں نہیں آرہے (بلال نے ایک دفع پھر سوال کیا) میرا کوئی گھر نہیں میرا باپ مجھے نکال چکا ہے (شاہ نے سگریٹ جلاتے ہوئے مدہم آواز میں کہا) سر آپ کو بھی پتا ہے آپ نے بات غلط کی تھی (بلال ڈرتے ہوئے شاہ سے کہہ بیٹھا) کیا کہا تم نے (شاہ نے اب کی بار سگریٹ ہونٹوں سے الگ کرتے ہوئے کہا ہوئے حیرانگی سے پوچھا) یہی سر کہ آپ نے بات ہی غلط کی تھی _____

تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو بلال میرے باپ نے مجھے کہا کہ میں نے بات ہی غلط کی جبکہ میری محبت پہ انگلی اٹھائی گئی تم جانتے ہو بلال میں نے مثل کے ہوتے ہوئے کبھی کسی دوسری لڑکی کی جانب دیکھا بھی نہیں (شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا)

سر محبت میں مخلص ہونے کے ساتھ ساتھ یقین ہونا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے آپ اپنی محبت میں مخلص تو ہیں لیکن یقین نہیں کرتے

(بلال نے کچھ لمحوں کے بعد مدہم آواز میں کہا)

مجھے اس پہ یقین ہے (شاہ نے آہستگی سے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا)

اگر یقین ہوتا تو آپ مثل سے شادی کے لیے انکار نہ کرتے یقین ہوتا تو اسے اس طرح روتا نہ چھوڑ دیتے آپ نے تو اس معاملے کی اصلیت بھی جاننے کی کوشش نہیں کی یہ محبت نہیں ہے شاہ صاحب (بلال نے سمجھانے کے انداز میں کہا)

میری غلطی نہیں ہے بلال میں اس کے معاملے میں بہت شدت پسند ہوں اتنا کہ اس کے ساتھ میں کسی کو تصور بھی نہیں کر سکتا (شاہ نے مزید سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا)

لیکن اب آپ کو اس کے ساتھ کسی اور کو صرف تصور ہی نہیں کرنا بلکہ حقیقت میں دیکھنا بھی ہے دو روز بعد جمعہ کو مثل اور آزان بھائی کا نکاح ہے (نظریں بیڈ پہ جمائے ہوئے بلال نے نہ جانے کیسے یہ لفظ ادا کیے تھے وہ جانتا تھا یہ خبر سامنے موجود شخص کی دنیا ہلا دے گی)۔



اس کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا شاہ کا شادی سے انکار سننے کی باوجود بھی وہ خود کو اسی کی تسلیم کرتی تھی اس نے سب خواب شاہ کے ہی دیکھے تھے وہ مزید کسی سے کوئی امید نہیں لگا رہی تھی لیکن وہ اس سے الگ ہونے کا بھی سوچ نہیں سکتی تھی اپنے ابو کے سامنے تو وہ مسکراہٹ سے سب قبول کر چکی تھی لیکن اس کا دل یہ بات تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھا وہ جیسے شاہ کے سامنے اسکی بھابھی بن کے رہ سکتی تھی یہ سوچ اس کی ازیت میں اضافہ کر رہی تھی۔

یا اللہ میری کیا غلطی تھی جو میرے ساتھ ایسا ہو رہا کیوں میرے سب سے قریب موجود شخص مجھ سے دور کر دیا گیا کیوں اس شخص نے ایک دفع بھی مجھ سے پوچھنے کی کوشش نہ کی کیوں اس نے حقیقت جاننا نہیں چاہی کیا بس اتنی ہی تھی اس کی محبت کیا بس اتنا ہی یقین تھا اسے مجھ پہ شاید اس شخص کا میری زندگی سے جانا ہی بہتر تھا (مثل نے اپنے آنسوؤں پونچھے ہوئے کہا) جو شخص میری محبت میری مخلصی پہ یقین نہیں کرتا اس پہ میں اپنی محبت اب مزید ذائع نہیں کروں گی اب اگر وہ واپس آ بھی جائے تب بھی میں اس کی جانب نہیں بھروں گی

جو شخص ایک دفع چھوڑ سکتا ہے

وہ دوبارہ بھی چھوڑ سکتا ہے

اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے مثل جائے نماز سے اٹھ گئی



جیسا ہم نے سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہوا ہے وہ کسی سے کال پہ بات کرتے ہوئے کہنے لگی اب بس آخری پلان کی باری ہے اس کے بعد ہم دونوں کو اپنی منزل مل جائے گی اب کی بار زیادہ مسئلہ نہیں ہوگا کیونکہ اس کا یقین ٹوٹ چکا ہے وہ کبھی بھی اب مثل پہ دوبارہ یقین نہیں کرے گا اور ہم اپنا کام بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔

اگر مثل میرے شاہ کی چاہت نہ ہوتی تو اس کے ساتھ کبھی بھی یہ نہ ہوتا۔

عائزہ نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے کال کاٹ دی جبکہ آزان دبے پاؤں چھت کی سیڑھیوں سے واپس چلا آیا نیچے آتے ہی آزان نے فوراً بلال کو کال ملائی۔

تم اور امی ٹھیک کہہ رہے تھے بلال یہ سب کچھ ایک پلاننگ کے مطابق ہوا ہے لیکن اس دوسرے شخص کو ہم جب تک ڈھونڈ نہیں لیتے ہم کوئی بھی ایکشن نہیں لے سکتے۔



مثل اور آزان کے نکاح کی بات سنتے ہی شاہ اپنا غصہ ضبط نہ کر پایا اور بلال کو گریبان سے پکڑتے ہوئے دھارنے کے انداز میں بولا (یہ کہا بکواس کی ہے تم نے اگر آئندہ ایسی کوئی فضول بات میں نے تمہارے منہ سے سنی تو جان نکال دوں گا)۔

شاہ کا غصہ دیکھتے ہوئے زین فوراً سے بلال کو شاہ کی گرفت سے چھڑوانے لگا (شاہ بھائی بلال کی کیا غلطی ہے اس میں یہ سچ ہی کہہ رہا ہے) زین نے بلال کو آزاد کرواتے ہوئے کہا۔

میں تم دونوں کی جان لے لوں گا دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے (شاہ نے دھارتے ہوئے کہا) ہمیں بھیجنے سے یہ نکاح رک نہیں جائے گا آپ کو یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی (زین نے مدہم آواز میں کہا) ایسا ہو ہی نہیں سکتا مثل کبھی بھی میرے علاؤہ کسی اور سے شادی کے لیے رضامند نہیں ہو سکتی (شاہ نے کمرے میں چکر لگاتے ہوئے کہا) اگر اتنا یقین اس پہ تب کر لیتے تو آج یہ نوبت آتی ہی نہ آپ نے اس کی محبت پہ شک کیا ہے اب آپ کا کوئی حق نہیں بنتا اسے روکنے کا اور ویسے بھی وہ اس نکاح کے لیے ہامی بھر چکی ہے۔

زین کے آخری الفاظ سنتے ہی شاہ نے بے قابو ہوتے ہوئے پرفیوم و شیشے پہ دے مارا جس سے سامنے موجود شیشہ کرچی کرچی ہو گیا۔

شاہ کی زندگی میں شاہ کی بندی کسی اور کی ہو نہیں سکتی (شاہ نے شیشے پہ ہاتھ مارتے ہوئے ایک ایک لفظ پر دباؤ دیتے ہوئے کہا) جبکہ شاہ کے ہاتھ سے خون بہتا دیکھ بلال اور زین فوراً شاہ کی جانب بڑھے۔

شاہ سر یہ کی کر دیا آپ نے (بلال نے شاہ کا ہاتھ فکر مندی سے پکڑتے ہوئے کہا) کچھ نہیں ایک جھٹکے سے
شاہ نے اپنا ہاتھ بلال کی گرفت سے آزاد کیا اور پھر سے سگریٹ پینے لگا۔

جو جو اس سب میں ملوث ہے میں اس ہر ایک شخص کی زندگی عذاب کر دوں گا

شاہ نے سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتے ہوئے کہا

تم لوگ گھر جاؤ مجھے کچھ کام ہے



رات کا آخری پہر تھا جبکہ نیند اسکی آنکھوں میں کہیں بھی نا تھی بیڈ سے اٹھتے ہوئے وہ کچھ سوچتے ہوئے
شرٹ پہننے لگا اور گاڑی کی چابیاں اٹھنے باہر نکل گیا۔

گاڑی تیزی سے منزل کی جانب بڑھ رہی تھی اسے اپنی اس عادت سے سخت چڑ تھی جب وہ رات کو اس کی
یاد آنے پہ گاڑی نکالے اسے دیکھنے چلا آتا تھا۔

آج بھی ہمیشہ کی طرح سڑک پہ چاروں پہر اندھیرا تھا خامشی سے گاڑی سے اترتے ہوئے وہ گھر کے قریب
چلا آیا ہمیشہ کی طرح گارڈ کے سوال پہ اس نے اپنا نام بلند آواز میں پکارا تھا (شاہ) جسے سنتے ہی گارڈ نے
دروازہ کھول دیا۔

لان عبور کرتے ہوئے وہ لیونگ روم میں آگیا لیکن آج سیڑھیوں پہ کوئی موجود نہ تھا وہ اس کا انتظار کرنا
اب چھوڑ چکی تھی۔

سیڑھیاں عبور کرتا ہوا وہ مثل کے کمرے میں چلا آیا اب کی بار دروازہ اس نے آہستگی سے کھولا تھا اور اندر
چلا آیا۔

مثل کو سوتا دیکھ شاہ اس کے قریب ہی زمیں پہ بیٹھے اسے بغور دیکھے لگا۔

میں تمہیں چاند کہوں یہ ممکن تو ہے

لیکن لوگ تمہیں رات بھر دیکھیں یہ مجھے گوارا نہیں

شاہ کے لبوں سے بے اختیار نکلا جس کی آواز نے مثل کی نیند میں خلل پیدا کر دیا اور وہ آنکھیں ملتے ہوئے
قریب بیٹھے شخص کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگی شاہ کو پہنچاتے ہی مثل کے منہ سے بے اختیار شاہ نکلا جسے
سنتے ہی شاہ فوراً سے کھڑا ہو گیا۔

شاہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں (مثل نے اٹھ کے بیٹھے ہوئے کہا) وہ میں یہاں (شاہ یہاں کیا بات کرنے
آیا تھا بھول چکا تھا) تم نے شادی نے لیے ہامی بھری (شاہ نے نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو بغور دیکھتے
ہوئے مدہم آواز میں کہا)۔

کمرے میں کچھ دیر کی خاموشی کے بعد مثل نے کہا (ہممم میں اس شادی کے لیے راضی ہوں) مدہم آواز میں ادا کیے جانے والے مثل کی آواز سنتے ہی شاہ کو اپنا آپ انگاروں جیسا محسوس ہوا غصے کی وجہ سے شاہ کا چہرہ لال ہو چکا تھا۔

ایک جھٹکے سے مثل کی بازو پکڑے شاہ اسے دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا (کیا کہا تم نے پھر کہنا) شاہ کے غصے کا اندازہ مثل اس کی گرفت سے بخوبی لگا سکتی تھی (میں تیار ہوں شادی کے لیے) مثل نے مدہم آواز سے کہا۔

اگر میرے بس میں ہوتا تو اسی وقت تمہاری جان نکال دیتا مثل (شاہ نے اپنا ہاتھ دیوار سے مارتے ہوئے دھارنے کے انداز میں کہا جبکہ پٹی کے باوجود شاہ کے ہاتھ سے خون پھر سے بہنا شروع ہو گیا)۔

منظور مجھے اب ہر ستم ہے لیکن منظور مجھے اب تم نہیں (مثل نے نظریں نیچے کرتے ہوئے مدہم آواز میں کہا)۔

وہ جو پہلے ہی اپنا غصے برداشت کرنے میں ناکام ہو رہا تھا اب بات اس کے قابو سے باہر ہو چکی تھی خود کو روکنے کے باوجود شاہ روک نہ پایا تھا۔

اپنے خون سے بھرے ہاتھ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے شاہ نے مثل کا چہرہ پکڑے اسکا منہ اپنی جانب کیا۔

میں تم سے محبت ضرور کرتا ہوں مگر اسکا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ شاہ تمہاری غلامی کرے گا مجھ سے سر جھکانے کی توقع نہ کرنا۔

اس کی آنکھوں میں اپنی شعلہ بار نظروں سے کہتے ہوئے وہ ایک جھٹکے سے دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔

جبکہ مثل خاموشی سے اپنے بیڈ پہ دوبارا آلیٹی۔

(خاک کو زیب نہیں دیتا آگ سا رویہ)

اس کی آنکھ صبح فجر کے وقت کھلی تھی خود پہ سے کبیل ہٹاتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی دسمبر کی یہ سرد صبح تھی بالوں کو باندھتے ہوئے وہ شیشے میں خود کو دیکھنے لگی لیکن اپنا چہرہ دیکھتے ہی اس کا رنگ فق ہو گیا حیرانگی سے وہ شیشے کے قریب ہوتے ہوئے خود کو دیکھنے لگی۔

یاد آتے ہی نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا شروع ہو گئے وہ جانتی تھی اس کے چہرے پہ لگا خون شاہ کا تھا رات کا سارا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے پھر سے چلنے لگا وہ رات کو کیا کیا کہہ گئی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ چاہتی تھی کہ شاہ اس پہ ہاتھ اٹھائے تاکہ اس کے دل میں موجود شاہ کی محبت فنا ہو جائے پر ایسا نہیں ہو سکتا تھا دل ہی دل میں وہ بھی جانتی تھی کہ شاہ کبھی اس پہ ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔

میں آپ کے دل میں اپنی نفرت پیدا کر دوں گی شاہ اتنی نفرت کے آپ خود ہی مجھے چھوڑ دیں گے زمیں پہ بیٹھی وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگی۔

خود کو سنبھالتے ہوئے وہ جلدی سے فجر کی نماز پڑھنے کے لیے وضو کر آئی وہ نماز پڑھتے ہی وہ سجدے میں رونے لگی (میں کتنی ہی بے حس کیوں نا ہو جاؤں شاہ کو درد دینے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں یا اللہ مجھے ہمت

دے اس شخص نے میری محبت کی تزیل کی ہے مجھے ہمت عطا کر دیں اللہ کا میں اپنے جذبات میں آکر کمزور نہ ہو جاؤں) وہ سجدے میں روتے ہوئے خود سے کہنے لگی۔

سجدے سے اٹھتے ہی وہ جائے نماز تہہ کرتے ہوئے بیڈ پہ آ بیٹھی صبح کہ چھ بج رہے تھے وہ جانتی تھی کہ زین کبھی بھی اس وقت کال نہیں اٹھائے گا اس کی نیند بہت گہری ہوتی پر اس وقت بلال کو کال کرنا اسے مناسب نہ لگ رہا تھا پر پریشانی کے عالم میں وہ سب کچھ نظر انداز کرتے ہوئے بلال کا نمبر ملانے لگی۔

تقریباً تین دفع بل بجنے پر ہی کال اٹھالی گئی تھی

ہیلو اسلام و علیکم کون (بلال کی آواز سے صاف اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ وہ ابھی بھی نیند میں ہے)

و علیکم السلام بلال بھائی میں ہوں مثل (مثل نے مدہم آواز میں کہا)

مثل سب خیریت تو ہے آپ نے اس وقت کال کی (بلال نے فوراً ہی بیڈ سے اٹھتے ہوئے فکر مندی سے کہا)

جی بھائی سب خیریت ہے بس (وہ بات کرتے کرتے اچانک رک گئی)

کیا ہوا ہے مثل آپ بتائیں تو سہی (بلال نے ایک دفع پھر اسرار کیا سب پہ مثل نے رات ہونے والا سارا واقع بلال کو بتا دیا)۔

شاہ کو کیا ہوا تھا بھائی اس کے ہاتھ سے خون کیوں نکل رہا تھا (مثل نے خود کو سنجیدہ کرتے ہوئے کہا)۔

ہمممم مثل دراصل کل جب میں نے اور زین نے آزان بھائی اور آپ کے نکاح کی اطلاع شاہ کو دی تھی تب شاہ اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر پایا اور اس نے شیشہ توڑ دیا تھا جس کے کانچ نے شاہ کا ہاتھ بڑی طرح زخمی کر دیا تھا (بلال نے ٹھہرتے ٹھہرتے اپنے الفاظ ادا کیے)۔

بھائی وہ ایسا کیوں کر رہا ہے اب جب اسے مجھ پہ یقین ہی نہیں (مثل نے ہلکی آواز میں کہا جسے بلال بمشکل سن پایا تھا)۔

مثل وہ بھی انسان ہے ہر کوئی فرشتہ نہیں ہو سکتا اور غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہے اور خاص طور پہ اس شخص کے بارے میں سوچیں جو آپ سے بے حد محبت کرتا ہو وہ آپ کو ایسے کسی اور کے ساتھ دیکھے اور بات یہ ہیں بہن شاہ آپ کو اپنی عزت سمجھتا تبھی وہ آپ کو اپنے ساتھ واپس لے آیا۔ ایسے تو وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ آپ اکیلی زیان کے ساتھ گئی ہی کیوں (بلال نے سنجیدگی سے کہا)۔

ہمممم (اس کے پاس الفاظ ختم ہو چکے تھے)۔

اب آپ مزید کچھ نہ سوچیں اور سو جائیں (بلال نے نرمی سے کہا جسے سنتے ہی مثل نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فون کاٹ دیا)۔



اس کے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے وہ تیزی سے سیڑھیاں عبور کرتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا تھا اسے اپنی شریانیں پھٹتی محسوس ہو رہیں تھیں اپنے ہاتھ سے نکلتے خون کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ گاڑی میں آبیٹھا اور تیزی سے گاڑی چلانے لگا۔

وہ مسلسل سگریٹ پیتے ہوئے گاڑی چلانے میں مصروف تھا اس کے ہاتھ سے خون بہتے بہتے اب خود ہی تھم چکا تھا۔

اس کے کانوں میں ابھی بھی مثل کے الفاظ گونج رہے تھے (منظور مجھے اب ہر ستم ہے لیکن منظور مجھے اب تم نہیں) ایسے کیسے تمہیں میں منظور نہیں شاہ نے ہاتھ سٹیرنگ پہ مارتے ہوئے غصے سے کہا۔

وہ ہلکی رفتار میں گاڑی چلا رہا تھا تبھی بیک وقت فجر کی آذان کی آواز سنائی دینے لگی گاڑی روکتے ہوئے وہ گاڑی سے باہر آنکلا اور سگریٹ پھینکتے ہوئے غور سے آزان سننے لگا۔

دور کہیں سے صدا بلند ہوئی

□ ♥ آؤ نماز کی طرف ♥ □

پھر یہی صدا بلند ہوئی

، رب رحمن بلا رہا تھا اپنے محبوب بندوں کو

موزن نے صدا بلند کی

□ ♥ آؤ کامیابی کی طرف ♥ □

اللہ خود اپنے بندوں کو بلا رہا تھا

سخت سردی میں سنناٹا کو چیرتے ہوئے مسجد کی جانب سے آواز آئی

صدائیں مسلسل بلند ہو رہی تھی محبوب نے بلایا تھا

اسے یاد آیا کہیں کا کچھ پڑھا ہوا

□ ♥ "اللہ کسی نفس کو اس کی ہمت سے بڑھ کر مکلف نہیں ♥ □

اپنی جیکٹ اتارتے ہوئے اس نے گاڑی میں رکھ دی اور اپنے شرٹ کی بازو اوپر کرتے ہوئے وہ قریب ہی موجود مسجد کی جانب چلا آیا۔

وضو کر کے ہو نماز ادا کر رہا تھا دو سنت اور فرض کا سلام پھیرتے ہوئے اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے کیے یہ مسجد سنسان علاقے میں وقوع پذیر تھی تبھی شاہ کے علاوہ وہاں صرف مؤذن ہی موجود تھا۔

آنکھیں بند کرتے ہو شاہ اللہ سے باتیں کرنے لگا۔

یا اللہ میں مکمل ہار جاؤں گا اگر وہ کسی اور کی ہو گئی مجھے کامیابی عطا کر دیں یا اللہ آپ تو کہتے ہیں کہ آپ کسی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ ازیت نہیں دیتے یا اللہ اس میں کوئی شک نہیں۔ میرے میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں اسے کسی اور کا ہوتا دیکھوں یا اللہ مجھے یہ ازیت نہ دیں (وہ دعا کرنے میں مگن تھا تبھی کسی کے ہاتھ کا بوجھ اپنے کندھے پاتے ہوئے شاہ نے فوراً سے اس شخص کی جانب دیکھا شاہ کہ آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں)۔

وہ اس مسجد کے مؤذن تھے جو کہ اب شاہ کے قریب آ بیٹھے تھے (کیا بات ہے بیٹا) اس ضعیف شخص نے نرمی سے پوچھا جس پہ کچھ لمحوں تک مسجد میں خاموشی رہی۔

میں ازیت میں ہوں (جواب مختصر تھا)

کیسی ازیت بیٹا (ایک دفع پھر خاموشی چھا گئی)

مسجد میں بچے کارپٹ پہ نظریں جمائے شاہ مختصراً سب کچھ بتانے لگا۔

تم نے اللہ سے اپنی محبت مانگی (سوال سنجیدگی سے کیا گیا)۔

جی مانگی ہے (جواب مختصر تھا)

تو پھر شک کیسا ہے (پھر سوال کیا گیا)

اس کا نکاح میرے بھائی سے ہو رہا ہے (شاہ نے ٹھہر ٹھہر کر کہا)

اگر وہ تمہارے لیے بہتر ہوئی اور تم اسے اللہ سے مانگتے ہو تو اس میں کوئی شک نہیں کے وہ تمہیں مل کے رہے گی (نرمی سے کہا گیا)

پر معاملات بہت سنجیدہ ہیں وہ مجھ سے نکاح اب کرنا ہی نہیں چاہتی (شاہ نے خود پہ ضبط کرتے ہوئے کہا) بیٹا وہ تمہارا مسئلہ نہیں معاملات کتنے ہی سنجیدہ کیوں نا ہوں صرف ایک کن ہونے کی دیر ہے _____ (آخری بات کہتے ہوئے وہ مؤذن شاہ کے سر پہ پیار دیتے ہوئے چلے گئے) _____

کچھ ہی لمحوں بعد شاہ بھی مسجد سے باہر آچکا تھا جب کہ گاڑی میں آتے ہی شاہ نے کال ملائی _____ وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی سویا تھا جب فون پہ چمکتا شاہ کا نام دیکھ کر چڑچکا تھا (یا اللہ ان دونوں کی شادی کروا دیں ورنہ انھوں نے مجھے سونے نہیں دینا) بلال نے خود سے کہتے ہوئے فون اٹھا لیا اسلام و علیکم جی سر سب خیریت ہے (بلال نے سنجیدگی سے کہا)

وعلیکم السلام میں آرہا ہوں آدھے گھنٹے تک تمہیں لینے تیار رہو (شاہ نے تیزی سے کہتے ہوئے کال کٹ کر دی جبکہ بلال ابھی بھی شاہ کے عالم میں فون کان سے لگائے بیٹھا ہوا تھا) _____



صبح کے دس بج رہے تھے جب عازرہ مشل کے کمرے میں آئی وہ فریش ہو کر ابھی باتھ روم سے باہر آئی تھی جب اس کی نظر بیڈ پہ بیٹھی عازرہ پہ پڑی _____

کیا ہوا عائرہ کوئی بات تھی (مثل نے اپنا چہرہ خشک کرتے ہوئے پوچھا)

مثل میں تمہارا دکھ سمجھ سکتی ہوں (عائرہ نے آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے کہا)

کیسا دکھ (شیشے میں دیکھتے ہوئے مثل نے سنجیدگی سے کہا)

اگر میری شادی میرے ہی محبوب کے بھائی سے ہو رہی ہوتی تو میں تو خود کو مار دیتی (عائرہ نے افسردگی سے کہا)

اس سے پہلے عائرہ مزید کچھ کہتی زین بازو سے پکڑتے ہو عائرہ کو باہر لے آیا (چلو عائرہ امی بلا رہی ہیں) باہر جاتے ہی زین عائرہ کو شعلہ بار نظروں سے دیکھنے لگا (جب تمہیں سب کچھ پتا بھی ہے تو تم ایسا کیوں کر رہی ہو) اس نے دھارتے ہوئے کہا

میں نے کیا کہہ دیا میں نے تو بس یہی کہا ہے کہ میں ہوتی تو خود کو مار دیتی (عائرہ نے بال جھٹکتے ہوئے کہا) دور ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے (عائرہ کو کہتے ہوئے زین مثل کے کمرے میں آگیا)

وہ بیڈ پہ بیٹھی رو رہی تھی جب زین اس کے ساتھ آبیٹھا (دیکھو مثل رونے سے کچھ نہیں ہوگا عائرہ تو فضول بولتی ہے جو تمہارے لیے بہتر ہوگا وہی ہوگا مثل) زین نے اسے سمجھانے کے انداز میں کا اور باہر چلا آیا

بلال کی بات سنتے ہی شاہ کو اپنا آپ آگ میں جھلستا محسوس ہوا۔ اپنی شعلہ بار نظروں سے شاہ نے بلال کو گھوری سے نوازا جسے دیکھتے ہی بلال منہ پھیر گیا۔

تقریباً گیارہ بجے شاہ اور بلال اسلام آباد پہنچ چکے تھے (میں اسے کال کر کے باہر بلاؤں گا تم نے اسے بے ہوش کرنا ہے) شاہ نے گلاسز لگاتے ہوئے اپنا پلان بتایا جبکہ ایک دفع پھر بلال کا منہ کھلا رہ گیا (کیا ایاااااااااا) یہ لو شاہ نے سپرے کی بوتل بلال کی جانب پھینکی اور کال کرنے لگا۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ فون کانوں سے لگائے باہر چلا آیا جبکہ کانپتا ہوا بلال سپرے کی بوتل خالی کر چکا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے ہوش میں آتے ہوئے ادھر ادھر کا جائزہ لینا چاہا لیکن چاروں پہر اندھیرے کے سوا کچھ نہ تھا۔

مورنگ (اچانک سے آنے والی آواز سن کر وہ بڑی طرح چونکا تھا (کون ہے) اس نے کرسی سے اٹھنا چاہا لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ ٹھیک سے ہل بھی نہ پایا تھا۔

شاہ کے ایک میسج پہ بلال ساری لائنس آن کرتے ہوئے اندر کی جانب چلا آیا دونوں اب بالکل اس شخص کے سامنے کرسیوں پہ بیٹھے ہوئے تھے۔

یہ سب کیوں کیا تم نے (شاہ نے سگریٹ جلاتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا) کلک کیا کیا ہے میں نے (زیان نے ہکلاتے ہوئے اپنے لفظ ادا کیے (میں تمہارے ساری کالز سن کے آیا ہوں زیان جو تم نے اپنے دوسرے نمبر

سے کی تھیں (سگریٹ پینے میں مگن شاہ نے آہستگی سے کہا جسے سنتے ہی زیان کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا)۔

کلک کونسی کالز۔

مجھے مجبور نہ کرو کہ میں تمہیں گولی مار دوں (شاہ نے ایک دفع پھر آہستگی سے کہا)۔

میں ہمیشہ سے مثل کو پسند کرتا ہوں (زیان نے بمشکل اپنے الفاظ ادا کیے جسے سنتے ہی شاہ نے ایک زور دار تھپڑ زیان کے منہ پہ دے مارا)۔

آئندہ تمہارے منہ سے میں بھابھی کا لفظ سنوں (شاہ نے دھارنے کے انداز میں کہا)۔

سر کنٹرول پلیز ایسے آپ اسے نہیں مار سکتے اس سے اس کے پارٹنر کے بارے میں پوچھیں ہمارے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے (بلال نے شاہ کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی کی)۔

اس سب میں تم اکیلے ملوث نہیں کس کا پلان تھا پہ (شاہ نے زیان کا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا)۔

ممم میں نہیں جانتا۔ زیان کا جواب سنتے ہی شاہ نے مزید ایک تھپڑ اس کے منہ پہ جھڑ دیا۔ جو سوال

کیا جائے اس کا سیدھا جواب چاہیے مجھے آئی سمجھ۔ بتاؤ اب کون ہے تمہارے ساتھ اس سب میں (شاہ

نے دھارتے ہوئے پوچھا)۔

عائزہ (جواب مختصر تھا) وہ یہ سب کیوں کر رہی ہے (اب کی بار بلال نے سوال کیا) وہ شاہ کو بہت چاہتی ہے (زیان کا مدہم آواز میں دیے جانے والا جواب سن کر شاہ وہیں منجمد ہو گیا) میں نے ہمیشہ اسے بہن سمجھا ہے (شاہ نے آہستگی سے کہا) _____

تم دونوں کو الگ کرنا بھی ہمارا پلان تھا (سر جھکائے وہ اب اپنی ہار قبول کر چکا تھا) میں ہی مثل کو زبردستی وہاں لے کر گیا تھا اور عائزہ نے جان بوجھ کر مثل کے فون سے تمہیں ایسے میسج کیے تھے ہم جانتے تھے تم غصے کے تیز ہو تم مثل کو چھوڑ دو گے _____

بھابھی بولو کہانا (زیان کی ساری بات سن کر شاہ نے بس ایک ہی بات نوٹ کی تھی) _____
زیان کو آزاد کرتے ہوئے شاہ اسے ایک آخری دھمکی دینے لگا (آئندہ کبھی اپنے بھائی اور بھابھی کے بیچ میں آنے کا سوچنا بھی نہ ورنہ یہ ریکارڈنگ پورے خاندان میں گھومے گی) (اپنی شعلہ بار آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا) _____



وہ باتھ روم سے نکلتے ہوئے اپنے بال خشک کر رہی تھی جب عائزہ بھاگی بھاگی اس کے پاس آئی (مثل جلدی کرو تمہیں پار لڑ بھی جانا ہے نکاح ہے یار تمہارا) کمرے میں آتے ہی عائزہ مثل سے کہنے لگی _____
ہممم جا رہی ہوں (مثل نے سنجیدگی سے کہا) دیکھو مثل اب یہی تمہارا نصیب ہے (عائزہ نے مثل کے قریب آکر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا) _____

ہمم (جواب مختصر تھا) چلو اپنا سامان دو میں گاڑی میں رکھو دیتی ہوں (عائزہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا) _____

بیڈ سے مثل کا بیگ لیتے ہوئے عائزہ مثل کو لیے باہر کی جانب چلی آئی (نیچے سب سے ملنے کے بعد مثل کو ضروریز شاہ نے روکا) بیٹا یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا (مثل نے سر پہ پیار دیتے ہوئے ضروریز شاہ نے نرم لہجے میں کہا) جس پہ مثل نے اپنے آنسو بمشکل ضبط کیے تھے _____

اس کے لیے یہ لمحہ بہت ازیت ناک تھا وہ چاہتے ہوئے بھی سب کچھ روک نہیں سکتی تھی اسے اچانک عائزہ کی بات یاد آگئی (اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو خود کو مار لیتی) _____



شاہ اور بلال واپسی کے راستے پہ تھے کافی دیر کی خاموشی کو شاہ بلال نے توڑا (سر مجھے پتا تھا اس سب میں عائزہ ملوث ہے) بلال نے سڑک کی جانب دیکھتے ہوئے مدہم آواز میں کہا (تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں) لہجہ سنجیدہ تھا (آپ کچھ بھی سننا ہی کب چاہتے تھے) بلال کی بات سن کے گاڑی میں ایک دفع پھر خاموشی ہو گئی _____

کہیں نہ کہیں میں بھی جانتا تھا تبھی میں زین کو ساتھ نہیں لایا (شاہ نے سنجیدگی سے کہا) اب ہمیں کوئی بھی ایکشن لینے سے پہلے زین کو بتانا ہوگا _____

ہمم اس کو بتانا پڑے گا _____

ویسے سر آپ نے صبح کھانا تو کھایا تھا

بلال کا سوال سنتے ہی شاہ نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا (بلال تم اس سٹویشن میں بھی یہ سوال پوچھ رہے ہو) _____

تو کیا ہوا سر اس سٹویشن میں کیا کھانا پینا حرام ہوتا ہے (بلال نے معصومیت کی انتہا کر دی) _____

یار بلال میں بالکل بھی ہنسنے کے موڈ میں نہیں (شاہ کے ڈمپل نمایاں ہوئے) _____

سر ویسے شادی کے بعد میں آپ کو بہت مس کروں گا

شاہ کو ایک دفع پھر جھٹکا سا لگا (خیریت تو ہے نا بلال) شاہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا _____

سر کیا مین میں اب آپ کی فکر بھی نہیں کر سکتا (بلال نے معصومیت سے پوچھا) بلال تن دفع ہو جاؤ یہاں سے _____

سر مجھے کھانا کھلا دیں ورنہ میں ایسے ہی سوال کرتا رہوں گا _____

یار بلال ہم لیٹ ہو رہے ہیں

سر ابھی تو یہ بھی نہیں پتا کہ آپکا نکاح ہونا بھی ہے کہ نہیں پر مجھے ابھی زندہ رہنا ہے سر پلیز مجھے کھانا کھا لیں دیں ورنہ ایک بھوکے کہ بددعا بہت جلدی لگتی ہے سر (بلال کسی موٹر کی طرح شروع ہو چکا تھا) _____

اچھا میری دوسری بیوی مر نہ جانا کہیں اس وقت تمہاری فوتگی میں بالکل افراد نہیں کر سکتا _____

کچھ ہی دیر بعد دونوں ایک ڈھابے پہ موجود تھے جہاں بلال کھانا کھانے میں مصروف تھا جبکہ شاہ بمشکل ضبط کیے بیٹھا تھا۔

چلو یار بلال میرے نکاح پہ باقی کا کھا لینا (شاہ نے چڑ کر کہا)۔

سوری سر جیسا کہ میں آپ کو پہلے ہی کہہ چکا ہوں آپ کے نکاح کا کوئی پتا نہیں کے ہونا بھی ہے یا نہیں پر اپنی زندگی کے ساتھ میں رسک نہیں لے سکتا (بلال نے کھانا کھاتے ہوئے فوراً ہی بولا)۔

جس پہ شاہ سرنفی میں ہلاتا رہ گیا



شام کے تقریباً پانچ بج رہے تھے جب شاہ اور بلال کی گاڑی لان میں آرکی (سر آپ فکر نہیں کریں سب ٹھیک ہوگا) بلال نے آہستگی سے کہا اور دونوں گاڑی سے اترتے ہوئے اندر کی جانب چلے آئے۔

اندر پہلے ہی سب لیونگ روم میں بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے (مثل کہاں ہے) سب کو نظر انداز کرتے ہوئے شاہ نے بلند آواز میں سوال کیا جس کا جواب ضوریز شاہ نے دیا (وہ اب تمہارے بھائی کی ہونے والی بیگم ہے تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں) ضوریز شاہ کی بات سنتے ہی شاہ میں آگ سی جل اٹھی جسے وہ بمشکل ہی ضبط کر پایا تھا۔

مثل کہاں ہے (ایک بار پھر وہی سوال کیا گیا جس کا جواب اب شاہ کی امی نے دیا) بیٹا وہ پارلر چلی گئی ہے تیار ہونے (لیونگ روم میں چند لمحوں کی خاموشی رہی) زین تم سے بات کرنی ہے (زین کو مخاطب کرتے ہوئے شاہ دوبارہ لان کی جانب چل دیا)۔

جی شاہ بھائی (چند لمحوں بعد بلال اور زین بھی لان میں چلے آئے) مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے (شاہ نے سنجیدگی سے کہا) جی بتائیں (زین کا جواب سنتے ہی شاہ نے ریکارڈنگ زین کو سنا دی) تینوں میں کچھ لمحوں کی خاموشی برقرار رہی جبکہ کچھ ہی دیر بعد اپنے غصے کو مزید کنٹرول نہ کرتے ہوئے زین اندر کی جانب بھاگنے کے انداز میں گیا۔

شاہ اور بلال اس کا رد عمل بخوبی جانتے تھے (شاہ اور بلال اٹھتے ہوئے زین کے پیچھے چل دیے)۔

دھرام کی آواز کے ساتھ زین کمرے میں داخل ہوا جبکہ عازہ نیل پالش لگانے مین میں مصروف تھی (اب کیا مسئلہ ہے تمہیں) اس سے پہلے کے عازہ مزید کچھ کہتی زین نے ایک زوردار تھپڑ عازہ کے منہ پہ دے مارا جس سے وہ دور جاگری (یہ کیا کر رہے ہو زین) شاہ نے آگے بڑھ کر فوراً ہی زین کو روکا۔

کتنی گھٹیا ہو تم مجھے تمہیں اپنی بہن کہتے ہوئے شرم آرہی ہے (زین نے دھارتے ہوئے کہا) یہ کیا طریقہ ہے زین تمہیں اس لیے نہیں بتایا کہ تم یہ سب کرو (شاہ نے زین کو بیڈ پہ بیٹھاتے ہوئے کہا جبکہ بلال زین کو پانی دینے لگا۔

ادھر بیٹھو تم بھی (شاہ نے نیچے گری ہوئی عازہ کو بیڈ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا) اب شاہ نے دوبارہ
ریکارڈنگ عازہ کو سنائی جسے سنتے ہی عازہ نے اپنا سر شرم سے جھکا لیا (ایم سوری شاہ) _____
عازہ تم نے ایسا کیوں کیا _____

میں تمہیں پسند کرتی ہوں شاہ (عازہ نے سر جھکائے آہستگی سے کہا)
پر عازہ تم بھی جانتی ہو کہ میں نے تمہیں ہمیشہ اپنی بہنوں کی طرح ٹریٹ کیا ہے _____
میری کیا غلطی اس میں شاہ اگر مجھے تم سے محبت ہو گئی _____

جب تم جانتی تھی کہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں میری اس سے شادی ہونے والی ہے تو کیوں کیا تم
نے یہ سب (شاہ نے دھارتے ہوئے کہا) _____
میں تم سے محبت کرتی ہوں شاہ (عازہ نے ایک دفع پھر اپنی محبت کا اظہار کیا جس پہ زین مزید خود کو چپ
نہ رکھ سکا) _____

تم کتنی بے شرم ہو تمہیں بالکل احساس نہیں تم نے کیا کر دیا ہے تم میں انسانیت نام کی کوئی چیز بھی ہے یا
نہیں اب مثل کا نکاح شاہ کے بھائی سے ہو رہا ہے یہی چاہتی تھی نا تم (زین مزید خود کو قابو نہ رکھ پایا اور
چلانے لگا) _____

بس بہت ہو گیا (شاہ نے سنجیدگی سے کہا اور کمرے سے باہر چلا آیا) لیونگ روم میں موجود سب شاہ کے ہی منتظر سے (مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے) شاہ نے ضوریز شاہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا (لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی) جواب سنجیدگی سے دیا گیا۔

میرے ساتھ ایسا نہ کریں ابو (وہ سر جھکائے بس اتنا ہی کہہ پایا تھا)۔



وہ دلہن کا جوڑا پہنے خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی خود کے علاوہ وہ سب کو بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

اپنا موبائل پکڑے وہ کچھ لکھنے لگی۔

□ خواب □

جو ایک نہیں ہوتے،

وہ ایک ہونے کے،

خواب تو دیکھ سکتے ہیں۔

خواب۔۔۔ دونوں ہاتھوں میں تمہارے چہرے کو بھرنے کا۔

خواب۔۔۔ تمہارے کان میں چپکے سے کہنے کا۔

تمہارے ماتھے کے بوسے کا،
تمہارے ہونٹوں کی حدت کا،
تمہارے بازوؤں میں مرنے کا،
تمہارے ہاتھ کو تھامے دور بڑی دور تلک،
ایک ہی رستے پہ چلنے کا،
بکھرنے کا سنبھلنے کا،
مچلنے کا نکھرنے کا۔
میری جان !!!!
مجھے اجازت دو،
میں سارے خواب یہ اپنے،
تمہاری آنکھ میں رکھ دوں۔
تمہارے پاس آکر میں بہت دھیرے سے،
یہ کہ دوں۔

مجھے تم سے محبت ہے۔

مجھے تم سے محبت سے کہیں زیادہ محبت ہے۔

بتاؤ ناں؟

جو ایک نہیں ہوتے،

وہ ایک ہونے کا،

خواب تو دیکھ سکتے ہیں ناں۔۔۔

آنسوؤں کے قطرے اس کی گال کو چھوتے ہوئے موبائل سکرین پہ گرنے لگے۔۔۔



شاہ تمہیں اس پہ یقین نہیں اور نکاح کوئی عام بات نہیں ہوتی جو ہم اس لیے کر دیں گے شادی کے بعد تم اس پہ یقین کرنے لگو گے (ضوریز شاہ نے سنجیدگی سے کہا)۔۔۔

ابو وہ محض ایک غلط فہمی تھی (سر جھکائے شاہ نے سنجیدگی سے جواب دیا)۔۔۔

تو تمہیں چاہیے تھا کہ اس غلط فہمی کو دور کرو نہ کہ اس رشتے کو ہی ختم کر دو (ضوریز شاہ نے پھر سنجیدگی سے کہا)۔۔۔

غلطیاں سب سے ہوتی ہیں میں کوئی فرشتہ تو نہیں ابو آپ مجھے ایک موقع تو دیں (شاہ نے التجائیں انداز میں کہا) _____

اب کیا فائدہ اس موقع کا جب مثل تم سے نکاح کرنا ہی نہیں چاہتی (اب کی بار آذان نے جواب دیا) _____
اگر مثل مان گئی تو کیا میرا اس سے نکاح کروا دیں گے (شاہ نے سنجیدگی سے پوچھا) _____
شاید _____

ضوریز شاہ نے مختصر سا جواب دیا جسے سنتے ہی شاہ لان کی طرف بھاگا جبکہ کچھ یاد آنے پر شاہ اوپس اپنے کمرے میں چلا آیا کمرے میں آتے ہی الماری سے کچھ نکالے وہ اپنی جیب میں ڈالنے لگا اور پھر سے بھاگنے کے انداز میں اپنی گاڑی تک پہنچا (لیونگ روم میں موجو ضوریز شاہ اس کی حرکتیں دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلانے لگے) _____

تم دونوں یہاں کہا کر رہے ہو (شاہ نے حیرانگی سے بلال اور زین کی جانب دیکھا جو پہلے گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے) ہم بھی ساتھ جائیں گے (زین کا جواب سنتے ہی شاہ سر نفی میں ہلاتا ہوا گاڑی چلانے لگا) _____
اگر گاڑی میں اس سے بھی زیادہ سپیڈ ہوتی تو آج شاہ وہ حد بھی پار کر دیتا _____

کچھ ہی لمحوں بعد گاڑی پارلر کے سامنے آرکی اور تینوں گاڑی سے باہر نکل آئے پارلر کے قریب جاتے ہی گارڈز نے تینوں کو روک لیا (سوری سر یہ لیڈیز پارلر ہے آپ نہیں جاسکتے (گارڈ نے سنجیدگی سے کہا) _____

میری بیوی ہے اندر (شاہ نے انتہائی سنجیدگی سے کہا) سوری سر ہم پھر بھی نہیں جانے دیں گے۔

ایسے کیسے نہیں جانے دو گے (شاہ نے اپنے والٹ سے کچھ نوٹ نکالتے ہوئے گارڈز کے جانب بڑھائے جسے مسکراہٹ کے ساتھ لیتے ہوئے انھوں نے شاہ کو اجازت دے دی)۔

گلاسز لگائے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے شاہ اپنی چندا کو دیکھنے میں مصروف تھا جبکہ باقی لڑکیاں شاہ کو دیکھنے میں مگن تھیں۔

ایک میک اپ آرٹسٹ سے پوچھنے پہ شاہ کو مشل کے کمرے کا معلوم ہو چکا تھا۔

کمرے کے باہر کھڑے شاہ کی دھڑکنیں بتریب ہو چکی تھیں پچھلی ملاقات اور مشل کے الفاظ شاہ کو پھر سے یاد آگئے تھے۔

اپنے خیال کو جھٹکتے ہوئے شاہ آہستہ سے دروازہ کھولے اندر چلا آیا مشل شیشے کی جانب چہرہ کیے کرسی پہ بیٹھی ہوئی تھی۔

آہستہ آہستہ قدم بڑھائے شاہ مشل کی کرسی کے پیچھے کھڑا مشل کو اور خود کو شیشے میں دیکھنے لگا۔

وہ اپنے فون میں نظریں جمائے یاسین پڑھنے میں مصروف تھی جبکہ اچانک ماشاء اللہ کی آواز سن کر مشل نے چونک کر شیشے میں دیکھا جہاں شاہ کا عکس بخوبی ظاہر ہو رہا تھا۔

شاہ (مثل کے منہ سے بے اختیار شاہ کا نام نکلا جسے سنتے ہی شاہ اپنی خیالی دنیا سے باہر آیا اور مثل کے سامنے زمیں پہ جا بیٹھا (اپنا پاؤں آگے کرو) شاہ نے سنجیدگی سے کہا (کیوں کیا ہوا شاہ) کرو تو سہی (شاہ نے ایک بار پھر اسرار کیا جس کے بعد خود ہی مثل کا پاؤں آگے بڑھاتے ہوئے اسے پائل پہنانے لگا۔

مثل یہ پائل میں نے تب لی تھی جب میں واپس پاکستان آرہا تھا اور میں نے خود سے یہ کہا تھا کہ ہمارے نکاح والے دن میں تمہیں یہ پہناؤں گا اور آج میں الحمد للہ تمہیں پہنا رہا ہوں (شاہ نے مدہم لہجے سے مثل کو پائل پہناتے ہوئے کہا)۔

پر ہمارا نکاح نہیں ہو رہا شاہ (مثل نے سنجیدگی سے مگر آہستہ آواز میں کہا)۔

مثل تم بس ایک دفع ہاں کر دو چندا مجھے پروا نہیں کہ سب کا کیا فیصلہ ہے تم ایک دفع ہاں کر دو مجھے معاف کر دو مثل (شاہ نے نم آنکھوں سے مثل کی جانب دیکھا)۔

آپ کو مجھ پہ یقین نہیں شاہ اور ایسی محبت کا کوئی فائدہ نہیں جس میں ایک انسان کو اپنی جاگیر سمجھ کر زلیل کر دیا جائے (مثل نے سر جھکائے آہستگی سے کہا)۔

مثل وہ محض ایک غلط فہمی تھی مجھے تم پہ یقین ہے مثل (شاہ نے معصومیت سے کہا)۔

میں دیکھ چکی ہوں کتنا یقین ہے آپ کو مجھ پہ (مثل نے اپنے آنسوؤں پہ قابو پاتے ہوئے بمشکل کہا)۔

ٹھیک ہے چندا تو میں تمہیں حق مہر میں گن دے دیتا ہوں اگر کبھی بھی میں یقین نہ کروں تو مار دینا (شاہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا جس پہ مثل نے حیرانگی سے آنکھیں بڑی کیے شاہ کی جانب دیکھا)۔

مثل میرے پاس ایک جان ہی ہے وہ بھی تم پہ قربان کرنے کے لیے تیار ہوں۔

مثل ابھی وقت نہیں ہے پلیر ہاں کردو (شاہ نے معصومیت سے کہا)۔

ٹھیک ہے (مثل ابھی اپنی بات مکمل کرنے ہی والی تھی جب شاہ مثل کے سر پہ ہاتھ رکھے شکر ادا کرتے ہوئے باہر نکل گیا)۔



کچھ ہی لمحوں بعد وہ تینوں گھر پہنچ چکے تھے خوشی کے مارے ڈرائیونگ کرنا شاہ کے لیے دو بھر ہو رہا تھا لان میں گاڑی روکتے ہوئے تینوں فوراً ہی اندر کی جانب بڑھے جہاں سب جانے کے لیے تیار ہو چکے تھے۔

ابو (شاہ نے پھولتے سانس کے ساتھ ضوریز شاہ کو مخاطب کیا) ابو وہ مان گئی ہے (شاہ نے تیزی سے اپنی بات مکمل کی) ٹھیک ہے تم بھی جا کر تیار ہو جاؤ (ضوریز شاہ نے اس انداز میں کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں) کیا مطلب آپ لوگوں کو بالکل بھی حیرانی نہیں ہوئی (شاہ نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو کہ بہت پرسکون نظر آرہے تھے) نہیں ہمیں بالکل حیرانی نہیں ہوئی کیونکہ یہ نکاح تمہارا اور مثل کا ہی ہو رہا تھا آذان کے ساتھ نکاح کی خبر تو ہم نے جھوٹ کہی تھی تم سے تاکہ تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو سکے (ضوریز شاہ نے چائے کا سپ لیتے ہوئے پرسکون انداز میں کہا) کیا ایااااا (وہ جو مرنے کی حالت تک پہنچ چکا تھا ضوریز شاہ کی باتیں سن کر اسے دھچکا سا لگا) جی ہاں مثل میری بہن کی طرح ہے اب جاؤ جلدی تیار ہو جاؤ (آذان نے مزید پرسکون ہوتے ہوئے کہا)۔

کمرے میں آتے ہی شاہ نے بلال اور زین کی جانب دیکھا جو تقریباً تیار ہو چکے تھے (تم دونوں کو پتا تھا) سوال سنجیدگی سے کیا گیا (جی ہاں) تو مجھے بتایا کیوں نے (شاہ نے چڑتے ہوئے کہا) تیار ہو جائیں باقی باتیں بعد میں کر لینا (زین اور بلال کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلے آئے)۔



بادشاہی مسجد میں منعقد کیے گئے نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی دوپٹے سے چہرہ چھپائے وہ اندر سے مکمل خوف زدہ تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ سب نے کیا فیصلہ کیا ہے خوف کے مارے وہ ساری آیات پڑھنے لگی جو اسے آتی تھیں۔

شائقہ (مثل کہ بہن) مثل کے ساتھ آ بیٹھی (مثل تم ٹھیک تو ہو فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو گا) شائقہ نے مثل کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی کی جا پہ مثل نے ہاں میں سر ہلا دیا کچھ ہی لمحوں کے بعد نکاح کی رسم شروع ہو گئی جبکہ مثل کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو چکی تھیں۔ مثل ولد فرقان شاہ کیا آپ کو عالیان ولد ضریر شاہ سے حق مہر ایک لاکھ سکھہ رائج الوقت پر یہ نکاح قبول ہے (مولوی صاحب کے الفاظ سنتے ہی اسکی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے) قبول ہے۔ دونوں طرف سے قبولیت ہو جانے پر مثل اب عالیان شاہ کی بیگم بن چکی تھی۔ مثل اور شاہ نے شکرانے کے دو نوافل ادا کیے جس کے بعد سب گھر چلے آئے۔

گھر آتے ہی سب سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے شاہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ شاہ کے جاتے ہی سب کے قہقہے ہوا میں بلند ہو گئے۔



وہ اس کے بالوں میں محبت سے انگلیاں پھیرنے لگی

جانتی ہو میرا سر اپنی گود میں رکھ کر جب چاند اور تاروں بھرے آسمان تلے تم اپنے شاہ کے بالوں میں محبت سے انگلیاں پھیرتی ہو تو میری دنیا تھم سی جاتی ہے۔

تمہیں پتا ہے سکون کیا ہے چندا؟؟

کیا ہے شاہ؟؟

دنیا میں سکون کا دوسرا نام تم ہو چندا

وہ مسکرائی

اس کا ہاتھ چومتے ہوئے وہ کہنے لگا تم ہو میرا سکون۔

□♥□♥ خدھا □♥□♥ نحن لك يعشق يتنفس

ہم تو آپ کے عشق میں سانس لیتے ہیں

ختم شد